رسالہ رہن منشی شیام لال

جلد اول

منقسم اوپر آٹھہ قسم کے

جسکی قسم اول مین اصول قانون و نظایر متعلق عام رہن و قسم دوم مین رہن دشٹ بندھک یعنی رہن محض بلا قبضہ و قسم سوم مین رہن بھوگ بندھک یعنی رہن مع القبض بالتصرف و قسم چہارم مین رہن پٹ بندھک یعنی رہن محرابی و قسم پنجم مین رہن لہن گہن یعنی بیع بالوفا و قسم ششم مین رہن کٹ قبالہ و قسم ہفتم مین ٹھیکہ زرپیشگی و قسم ہشتم مین رہن متفرقات حسب فہرست منسلکہ کتاب ہذا مندرجہ رسالہ میکفرسن صاحب و کتاب نظایر صدر دیوانی آگرہ و ہائی کورٹ آگرہ و الہ آباد و ویکلی رپورٹر و بنگال لا رپورٹ و کتب مستند انڈین لا رپورٹ ابتدا سنہ [illegible] سے لغایت جون سنہ [illegible]ع مندرج ہین جسکو منشی شیام لال صاحب وکیل عدالت دیوانی ضلع کانپور نے ترتیب دیا اور بتوجہ بلیغ منشی ہیرا لال صاحب مہتمم مطبع و باہتمام کشیر مرزا ظہیر بیگ مینیجر

ماہ ستمبر سنہ [illegible]ع

مطبع شاخ شعلۂ طور کانپور مین چھپا

فہرست رسالہ رہن مرتبہ شام لال جلد اول

مضمون	صفحہ
قسم سوم رہن بھوگ بندھک	۱۸۵

مضمون	صفحہ
قسم چہارم رہن پٹ بندھک	۲۰۷

صفحہ	مضمون
۲۰۸	قسم پنجم رہن لہن گہن

مضمون	صفحہ
قسم ششم کٹ قبالہ	۲۳۰
قسم ہفتم ٹھیکہ زرپیشگی	۲۳۳
قسم ہشتم رہن متفرقات	۲۳۸

تمت

دیباچہ

رسالۂ رہن مرتبہ شیام لال

جلد اول

چونکہ تمام ہندوستان مین دستور ورواج عام طور پر رہن رکھنے جائداد غیر منقولہ ومنقولہ واسباب و زیورات وسواری وجانور ونیز دیگر اشیا جنپر اطلاق جائداد غیر منقولہ یا منقولہ ہوسکتا ہو یا نہو سکتا ہو مثل حصص بنک یا ریلوی یا کسی کمپنی کے جاری ہے اور اوسکے ایفاء معاہدہ یا شکست معاہدہ کی نسبت طرح طرح کے مقدمات منجانب مرتہنان و راہنان ہر ایک عدالت مین دائر ہوتے ہین اور سوا رسالہ مسٹر میکفرسن صاحب کے کہ جسکو تالیف ہوئے مدت مدید ہوئی اور کوئی رسالہ بالفعل جسمین کل اصول و قواعد متعلقہ رہن و نظایر متعلق اصول و قواعد کو یکجا مندرج ہون موجود نہین ہے جس سے بادی النظر مین کل اصول و قواعد و نظائر متعلقہ معاملۂ رہن ایک جگہ معلوم اور دریافت ہوسکین اور یہ معلوم ہوسکے کہ اون اصول اور قواعد پر نظائر پریوی کونسل وہائی کورٹ کلکتہ و مدراس و بمبئی واِلہ آباد و چیف کورٹ پنجاب و جوڈیشل کمشنر

ملک اودھ سے کس کس طور پر صادر ہوئے ہین اور جو کتاب صدر دیوانی و ہائی کورٹ آگرہ و آلہ آباد و ہائی کورٹ کلکتہ و ویکلی رپورٹر و بنگال لا رپورٹ و پنجاب گائیڈ و لا رپورٹ کلکتہ مؤلفہ وکینلی صاحب و لیگل ریممبرینسر مؤلفہ مسٹر تاک صاحب وغیرہ و انڈین لا رپورٹ مین مندرج ہین وہ کون کون ہین اونکا کہانتک متعلق ہو سکتے ہین اسلیئے **منشی شام لال** صاحب وکیل عدالت دیوانی ضلع کانپور نے اس رسالہ کو بڑی محنت و جانفشانی سے مرتب کیا ہے اور یہ رسالہ ہر شخص قانونی پیشہ و نیز دیگر شائقین قانون و نظائر و اہل مقدمات کے لیئے بدرجہ غایت کارآمد ہے و بنظر سہولیت و منفعت و رفع دقت خاص عام اس دریائے ناپیدا کنار کو اس نظر سے کہ شائقین کو بڑی تلاش و جستجو سے اوسکے جملہ مقاصد پر عبور نہین ہوتا تھا کوزہ مین بند کیا ہے تاکہ خاص عام کو فائدہ کثیر پہونچے امید کہ سہو و خطا سے ناظرین معاف فرمائین ۔

تعریف جائداد غیر منقولہ

جائداد غیر منقولہ اوس شے کو کہتے ہین کہ جو زمین سے ملصق ہو گو وہ بآسانی علیحدہ ہو سکتی ہو **مثلاً** درخت عام طور پر جائداد غیر منقولہ مین داخل ہین گو وہ بآسانی بھی اوکھڑ سکے اگرچہ از روے قانون رجسٹری کے درخت اور زراعت صرف بغرض تعمیل احکام رجسٹری کے منقولہ قرار دی گئی ہے لیکن از روے نظائر کے یہ بات طے پا چکی ہے کہ عام حالتو مین درخت جائداد غیر منقولہ ہے ۔

تعریف جائداد منقولہ

جائداد منقولہ وہ جائداد ہے کہ جسپر اطلاق جائداد غیر منقولہ کا نہو سکے اور وہ قابل احساس و لمس کے ہو اور بہت سی ایسی شکلین ہین کہ جنمین دعوی نہ متعلق جائداد غیر منقولہ سمجھا جاتا ہی نہ متعلق جائداد منقولہ۔ مثلاً کوئی مدعی مدعا علیہ پر دعوی ہرجہ بربناء فریب یا غفلت مدعا علیہ کے دائر کرے تو یہ ہرجہ نہ متعلق جائداد غیر منقولہ سمجھا جائیگا نہ متعلق جائداد منقولہ۔

قسم رہن

ہندستان مین بالفعل آٹھ قسم کا رہن ہی وہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ و دیگر شئی سے متعلق ہی لیکن رہن قسم پنجم و ششم سوای جائداد غیر منقولہ کے جائداد منقولہ یا دیگر شئی سے متعلق نہین ہے۔

قسم اول۔ عام رہن کہ جسمین تمیز دخلی یا غیر دخلی وغیرہ یا کسی قسم رہن کی کچھ نہین ہے

قسم دوم۔ ڈشٹ بندھک جسکو محض رہن اور نیز رہن بلا قبضہ کہتے ہین اور ڈشٹ کے معنی ہندی مین نظر اور بندھک کے معنی رہن یا گرو ہین اس سے مراد یہ ہی کہ جائداد مرہونہ پر مرتہن نگاہ ڈال سکے اور اوسکو قبضہ و دخل و تصرف سے کچھ تعلق نہو۔

قسم سوم۔ بھوگ بندھک جسکو رہن مع القبض بالتصرف یا رہن انتفاعی کہتے ہین بھوگ کے معنی ہندی مین کھانا پینا یعنی تصرف کرنا اور بندھک کے معنی رہن یا گرو

ہین اس سے مراد یہ ہے کہ منافع جائداد کا بعوض سود کے مرتہن کو دیا جاے اور اصل زر رہن کے ادا ہونے پر فک رہن ہو جاے۔

قسم چہارم - پٹ بندہک یعنی رہن مجرائی پٹ ہندی مین ادا کرنیکو کہتے ہین اور بندہک کے معنی رہن یا گرو ہین اس سے مراد یہ ہے کہ راہن کل زر اصل و سود کی بابت ایسی مدت کیلیے مرتہن کو قابض کرا دے کہ اوسکی میعاد منقضی ہونے پر بلا ادای اصل و سود زر رہن کے جائداد فک رہن ہو جاے اور مرتہن اپنی مدت مقابضت مین کل اصل و سود زر رہن وصول کر لے۔

قسم پنجم - لہن گہن یعنی بیع بالوفا لہن سے مراد ہندی مین مالک ہونے سے ہے اور گہن ہندی مین رہن یا گرو کو کہتے ہین اس سے یہ مراد ہے کہ راہن جائداد کو بلا قبضہ یا مع قبضہ مرتہن کے پاس ایک مدت معین کے لیئے رہن کرے اور رہننامہ مین یہ شرط لکھدے کہ اگر مدت معینہ پر زر رہن ادا نہوگا تو رہن بیع کامل یا بیعیات ہو جائیگی یا یہی رہننامہ بجای بیعنامہ اور زر رہن بجاے زر ثمن کے متصور ہوگا۔

لیکن یہ رہن سوائے جائداد غیر منقولہ کے جائداد منقولہ یا اور کسی شی سے متعلق نہین ہوتے

قسم ششم - کٹ قبالہ یعنی بیع شرطی یا بیع مشروط کٹ ہندی مین قطع کرنیکو کہتے ہین اور قبالہ سے مراد بیعنامہ ہے یعنی بیعنامہ بذریعہ اقرارنامہ کے قطع کیا جاتا ہی اوسکی صورت یہ ہے کہ زید عمرو کے نام کسی جائداد غیر منقولہ کا بیعنامہ قطعی لکھدے اور عمرو سے ایک اقرارنامہ اپنے حق مین اس مضمون کا لکھا لے کہ اگر اسقدر مدت معین مین اسقدر زر ثمن مشتری کو ادا کیا جاے تو مشتری

جائداد کو واپس کردیگا کٹ قبالہ ور رہن بیع بالوفا مین کچھہ فرق نہین ہے دونون صورتون مین تاریخ انقضاے میعاد رہننامہ یا تاریخ انقضاء واپسی جائداد سے دعوی فک رہن میعاد قانونی کے اندر کہ جو بالفعل عام صورتون مین ساٹھہ برس ہی ہوسکتا ہے۔ سواے اوس صورت کے کہ مرتہن بیع بالوفادار یا مشتری کٹ قبالہ بعد انقضاے میعاد معینہ کے ازروے قانون درخواست دیکر بیعبات کرانے بغیر کرانے بیعبات کی مشتری کٹ قبالہ بھی بعد انقضاے میعاد مالک متصور نہین ہوسکتا اوسکی حیثیت صرف مرتہن بیع بالوفادار کی مطابق ہے اور کٹ قبالہ بھی سواے جائداد غیر منقولہ کے جائداد منقولہ یا دیگر شئی سے متعلق نہین ہی۔ اور مرتہن بیع بالوفادار یا مشتری کٹ قبالہ بعد انقضاے مدت معینہ کے بلا کارروائی بیعبات کسی حالت مین مالک کامل یا مالک قطعی نہین ہوسکتی باوجودیکہ دستاویزات مین یہ شرط بھی مندرج ہو کہ کارروائی بیعبات کی مرتہن یا مشتری کو ضرورت نہوگی۔

قسم ہفتم۔ ٹھیکہ زرپیشگی۔ جو ٹھیکہ کہ زرپیشگی دیکر بابت جائداد کے لیا جاے وہ مثل رہن بھوگ بندھک یا پٹ بندھک کی متصور ہے جیسی کہ صورتین شرائط ٹھیکہ مذکور سے ظاہر ہوتی ہون۔

قسم ہشتم۔ متفرقات کہ جسمین ہر قسم و ہر شئی کا رہن و قواعد و معمول متعلقہ رہن داخل ہے۔

قسم اوّل عام رہن

جسمین تمیز دخلی یا غیر دخلی اور کسی قسم کے رہن کی کچھہ نہین ہے۔

تعریف رہن

بموجب اصول عام مندرجہ رسالہ ہیکفرسن صاحب کے رہن اراضی کی تعریف
یہ ہی کہ تا وقتیکہ حکم عدالت یا منشاء قانون مانع نہ ہووی مدیون یا اوسکے
قائم مقام حفظ دَین کے لیے حقیت کو گرو یا رہن کرے اوسکو رہن کہتے ہین
اور ہندوستان مین قدیم سی رہن اراضی کا دستور جاری ہی - اور شرع
شاستر مین مندرج ہی - شرع اور شاستر مین درمیان رہن اراضی اور رہن
دوسری جائداد کے کچھہ فرق نہین ہی ہندوستان مین ابتداءً رہن بلا دخل
مروج تھا - اور صحت رہن کے لیے دخل ضروری تھا - جس سے رہن رکھنا
ثابت ہووی - مگر اب بہت دنون سی اس ملک مین رہن بلا دخل مروج ہی -
اگر مرتہن ضمانت سی دست بردار ہونے کی نیت سی دخل ترک نہ کری یا بذریعۂ
راہن بیدخل ہوجاے تو اوسکی استحقاق رہن مین فرق نہین آتا - مرتہن
ذیل کو دوسری دائنون اور دوسری مرتہنون پر ترجیح ہی - اور وہ اپنا مطالبہ
پیشتر پانیکا مستحق ہی بشرطیکہ قبضہ اوسکا بلا جبر و فریب ہو - مرتہن بلا اجازت
راہن اور راہن بدون اجازت مرتہن جائداد مرہونہ کو فروخت نہین کرسکتا
گو اس قسم کا بیع قانوناً معتبر ہی مگر اوسکا نافذ ہونا مرتہن کی مرضی پر موقوف ہے
سواے اوس صورت کے کہ زر رہن ادا کردیا جاے یا دوسری طرح فک رہن عمل مین
آوی - کل شی مرہونہ پر مرتہن کی جو حقیت ہی وہ بسبب ادا ہونے بعض دین
رہن کے خلل پذیر نہین ہوتی - رہن میعادی اور غیر میعادی ہوسکتا ہی -

اور جب فک رہن کے لیے کوئی تاریخ معین نہو تو جتنی مدت کے بعد منظور ہو فک رہن ہوسکتا ہے - مرتھن کو تصرف محاصل کا بھی اختیار ہوسکتا ہے یا صرف حفاظت کا - معاملات رہن مین وثایق تحریری بہترین ثبوت متصور ہین - جمیع قوانین گورنمنٹ کی روسے رہن دخلی ہو یا بلا دخلی بہرحال معتبر ہے - جمیع قوانین متعلقہ رہن ۱۸۵۵ء کے بعد مقرر ہوئی ہین - اور اوسی سال اہالیان قانون نے پہلے اس باب مین دست اندازی کی اور ایکٹ جاری کیے کہ مہاجن لوگ کہانتک سود لے سکتے ہین اور اوسکی حد مقرر کی - جو معاملات رہن کہ قبل اجرای ایکٹ ۲۸ ۱۸۵۵ء یعنی یکم جنوری ۱۸۵۵ء کی پیشتر کے اور ۱۰ نومبر ۱۸۵۵ء کی بعد کے ہین اس زمانہ کے معاملات رہن مین ۱۲ سیکڑہ سالانہ یعنی سود فیصدی یکروپیہ ماہواری سے زیادہ حسب دفعہ ۲ - ایکٹ ۴ ۱۸۷۳ء ممالک مفوضہ و مفتوحہ مین نہین دلایا جاسکتا لیکن اگر کم قرار پایا ہو تو کم دلایا جائیگا - اور اگر مرتھن کو زیادہ وصول ہوا ہو تو وہ اصل یا فکتی مین محسوب ہوگا اور جسوقت مرتھن کو اصل و سود مل جاویگا اوسی وقت معاہدہ رہن باطل اور شی مرہونہ قابل انفکاک ہو جائیگی لیکن جو معاملات رہن کہ بعد نفاذ ایکٹ ۲۸ ۱۸۵۵ء یعنی یکم جنوری ۱۸۵۵ء یا اوسکے بعد کے ہین اونمین تعمیل معاہدہ مندرجۂ دستاویز کے کہ جو درباب سود و اصلات کے مندرج ہون ہوگی اون معاملات مین ایسا نہین ہوسکتا کہ مرتھن ۱۲ سیکڑہ سالانہ یعنی فیصدی ایک روپیہ ماہواری سے زیادہ سود نہ پاسکے -

تذکرہ قوانین متعلق عام رہن

اگرچہ قانون ۵ ۱۷۹۳ء دربارہ سود متعلقہ ممالک بنگالہ و بہار و اڑیسہ و ریگولیشن و ایکٹ ۱۸۳۴ء و قانون ۳۴ ۱۸۰۳ء متعلقہ ممالک مفوضہ و مفتوحہ دربارہ سود ازروے قانون ۲۸ ۱۸۵۵ء و ۱۵ ۱۸۰۳ء منسوخ ہو گئی ہین اور قانون ۸ ۱۸۰۵ء جسکی رو سے قانون ۳۴ ۱۸۰۳ء ملک دوآبہ و ملک واقع طرف راست دریاے جمن معہ بوندیلکھنڈ متعلق کیے گئے ازروے ایکٹ ۱۹ ۱۸۰۷ء و قانون ۴ ۱۸۲۱ء دربارہ سود ضلع کٹک ازروے ایکٹ ۲ ۱۸۳۸ء منسوخ ہو گئے ہین اور بالفعل ایکٹ ۲۸ ۱۸۵۵ء درباب سود کے جاری ہے لیکن دفعہ ۲ ایکٹ ۲۸ ۱۸۵۵ء مین یہ بات مندرج ہے کہ یہ ایکٹ نمبر ۲۸ ۱۸۵۵ء ذمہ داری و حق رسی متعلقہ مقدمات سابق مین مؤثر نہین ہے جس سے یہ مراد ہے کہ معاملات مقدمات رہن ماقبل یکم جنوری ۱۸۵۵ء مطابق قوانین سابق فیصلہ پاوینگے۔ اور چونکہ معاملات رہن کے انفکاک کے لیے قانون مین ساٹھ برس کی میعاد رکھی گئی ہے۔ اور فی الحال بہت سے معاملات رہن ماقبل جنوری ۱۸۵۵ء کی بابت نالشات دائر ہوتے ہین اسلیئے باوجود منسوخ ہو جانے قوانین مذکور کے دفعات قوانین مذکور معہ دفعات قانون ۱۷ ۱۸۰۶ء جو سود سے متعلق ہین و نیز دفعات ایکٹ ۲۸ ۱۸۵۵ء ذیل مین لکھی گئی ہین۔

قانون ۵ ۱۷۹۳ء

دفعہ ۲۔ ضمن ۱ و ۲ و ۳۔ ملک بنگالہ و بہار و اڑیسہ مین اگر بناء دعوی ۲۸ مارچ ۱۷۸۰ء سے قبل پیدا ہوئی ہو تو سود بشرح تین روپیہ دو آنہ سیکڑہ

ماہواری یعنی ۱۲ فی سیکڑہ سالانہ بابت قرضہ کے جو سو روپیہ سے کم ہو اور اگر سو روپیہ سے زاید ہو تو ۹ سیکڑہ سالانہ لیا جائیگا۔

دفعہ ۳ ضمن ۱ و ۲ و ۳ - ملک بنگالہ اور بہار اور اڑیسہ مین اگر بناء دعوی درمیان ۲۸ مارچ ۱۹۱۸ع اور یکم جنوری ۱۹۳۹ع کے پیدا ہوئی ہو تو سود بشرح ۱۲ سیکڑہ سالانہ بابت قرضہ کے جو ایکسو روپیہ سے کم ہو اور اگر ایکسو روپیہ سے زائد ہو تو بشرح ۹ سیکڑہ سالیانہ لیا جائیگا۔

دفعہ ۵ - اگر شرح سود مندرجہ دفعات بالا سے کم قرار پائی ہو تو صرف شرح کے مطابق ڈگری ہوگی۔

قانون ۴ ۱۹۳۳ع

دفعہ ۲ ضمن ۱ و ۲ و ۳ - ممالک مفوضہ و مفتوحہ مین اگر بناء دعوی ۱۰ نومبر ۱۹۱۸ع سے قبل پیدا ہوئی ہو تو سود بشرح ۶ سیکڑہ سالیانہ بابت زر قرضہ جو ایکسو روپیہ سے زائد ہوا اور ۹ سیکڑہ سالیانہ بابت قرضہ کے جو ایکسو روپیہ سے زائد ہو دلایا جائیگا۔

دفعہ ۴ - اگر شرح سود مندرجہ دفعہ بالا سے کم قرار پائی ہو تو صرف اوسی شرح کے مطابق ڈگری ہوگی۔

قانون ۴ ۱۹۳۵ع

دفعہ ۳ ۳ ضمن ۱ و ۲ - ملک آگرہ و علیگڈھ و سہارنپور مین اگر بناء دعوی

۳۰ دسمبر ۱۸۶۷ع سے قبل پیدا ہوئی ہو اور ملک بونڈیلکھنڈ مین اگر بنا دعوے ۱۶ دسمبر ۱۸۷۳ع سے قبل پیدا ہوئی ہو تو شرح سود ۱۲ سیکڑہ سالیانہ بابت زر قرضہ کے جو ایکسو روپیہ سے زائد نہو اور ۱۰ سیکڑہ سالانہ بابت قرضہ کے جو ایکسو روپیہ سے زائد ہو دلایا جائیگا۔

قانون ۱۴ ۱۸۵۸ع

دفعہ ۹ ضمن ۱ و ۲۔ ملک کٹک ۱۲ پرگنات پٹاسپور و کمارہ تیجوڑہ و بگرائی مین اگر بنا دعوی ۱۴ اکتوبر ۱۸۵۸ع سے پہلے پیدا ہوئی ہو تو شرح سود ۱۲ سیکڑہ سالیانہ بابت زر قرضہ کے جو ایکسو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور ۱۰ سیکڑہ سالیانہ بابت قرضہ کے جو ایکسو روپیہ سے زیادہ ہو دلایا جائیگا۔

قانون ۷ ۱۸۵۶ع

دفعہ ۲۔ اگر شرح سود مندرجہ دفعہ ۳ سے کم قرار پائی ہو تو صرف اوسی شرح کے مطابق ڈگری ہوگی۔

دفعہ ۳۔ ملک بنارس مین اگر بنا دعوی پہلی جنوری ۱۸۵۶ع سے پہلے پیدا ہوئی ہو تو جو شرح سود فریقین کے درمیان قرار پائی ہو اور اگر کوئی شرح قرار نہ پائی ہو تو جو شرح سود بموجب رواج مہاجنان ورسم ملک کے معین ہے دلائی جائیگی

نقل قانون ۲۸ ۱۸۵۵ع

ایکٹ نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ع

لیجسلیٹیف کونسل کی حضور سے صادر ہو کر ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۵۵ع کو جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر ملک ہند کی پیشگاہ سے منظور کیا گیا ایکٹ واسطے تنسیخ جملہ قوانین سود کے۔

واضح ہو کہ جو قوانین سود کی بابت بالفعل نافذ ہین اون سبکو منسوخ کرنا قرین مصلحت متصور ہو کر حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

دفعہ ۱ — دفعہ ۳ — ایکٹ پارلیمنٹ مصدورہ جلسہ شاہ جارج سوم جلوس ۱۳ ابنام زد ایکٹ بغرض قرار دینے چند قاعدہ واسطے حسن انتظام معاملات ایسٹ انڈیا کمپنی ملک ہندوستان و یورپ مین کسی تمسک یا معاہدہ یا اقرار سے جو ہندوستان قلمرو انگریز بہادر مین بعد اجرا ء اس ایکٹ کے منعقد ہو تعلق نہوگا اور قوانین مندرجہ فہرست ایکٹ ہذا اور جملہ قوانین بابت بیع و ناجائز جو قلمرو ہندکور کی کسی جگہ پر مروج ہے اس قانون کی رو سے منسوخ ہوا۔

(**مئولف**) یہ دفعہ بموجب ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۰ع منسوخ ہو گئی ہے۔

دفعہ ۲ — اگر کسی مقدمہ مین سود واجب الادا ہو تو حاکم عدالت اپنے فیصلہ یا ڈگری مین سود اوس شرح سے دلاویگا جو متعاقدین کے درمیان ٹھہرا ہو اور اگر سود کی کوئی شرح مقرر نہوئی ہو تو اوس شرح سے سود دلایا جائیگا جو حاکم عدالت کی دانست مین مناسب معلوم ہو۔

دفعہ ۳ — جب حاکم عدالت کی فیصلہ یا ڈگری مین یہ حکم اندراج پاوے کہ زر فیصلہ

یا زر ڈگری پر سود دلا کر یا کسی فیصلہ یا ڈگری کی بابت وہ سود دلاوے تو حاکم
موصوف کو یہ حکم دینے کا اختیار ہے کہ سود کا حساب اوسی شرح سے کیا جاوے کہ جس
شرح سے زر ڈگری یا زر فیصلہ پر فیصلہ یا ڈگری میں زر اصل کا سود دلایا گیا ہو
یا اور کسی شرح سے جو حاکم عدالت کو مناسب معلوم ہو۔

دفعہ ۴۔ اگر بذریعہ رہن یا کسی اور معاہدہ کے زر قرضہ لیا جاوے اور یہ شرط
قرار پاوے کہ قرضہ دینے والا سود کی جگہ کسی جائداد یا جائداد کے منافع کو اپنے
استعمال یا تصرف میں لاوے تو ایسی شرط متعاقدین کی نسبت وثوق رکھی گی

دفعہ ۵۔ جب مجموعہ بنگالہ کے قوانین کے مطابق کسی رہن یا بیع بالوفا کے
معاملہ کی نسبت جو آیندہ کو انعقاد پاوے زر اصل و سود کا داخل کرنا جائز ہو
تو مبلغ سود اوس شرح سے داخل ہوگا جو وثیقہ معاہدہ میں مذکور ہو اور اگر
کوئی شرح سود متعاقدین میں مقرر نہوئی ہو اور بلحاظ مضمون وثیقہ کے سود
واجب الطلب ہو تو سود شرح بارہ روپیہ سیکڑہ سالانہ کے دلایا جائیگا مگر صورت اخیر میں
یہ شرط ہے کہ حاکم عدالت یہ تجویز کریگا کہ زر امانت پر کس شرح سے سود دلایا جاوے۔

دفعہ ۶۔ بعد نفاذ اس ایکٹ کے قرض دینے والے اور اوس شخص کے درمیان کہ
جسنے بذریعہ رہن یا بیع الوفا جائداد غیر منقولہ یا اور کسی معاہدہ کے قرض لیا
حساب کا تصفیہ ضرور ہو تو روپیہ کا سود اوس شرح سے دلایا جائیگا جو وثیقہ
میں مشروط ہو اور اگر متعاقدین میں کوئی شرح سود مقرر نہوئی ہو اور بلحاظ
مضمون وثیقہ کے وہ سود واجب الادا ہو تو سود اوس شرح سے دلایا جائیگا
جو حاکم کی دانست میں مناسب ہو۔

دفعہ ۷ - اس ایکٹ کی کسی عبارت سے جو سابق کی دفعات مین مذکور ہوئی ہین کسی شخص کے حقوق یا استحقاق وادرسی مین فتور نہ آویگا اور اسمین مؤثر نہ ہوگی اور عبارت مذکور کسی شخص کے ذمہ داری مین نسبت کسی اعمال یا معاہدہ کے جو قبل نفاذ اس ایکٹ کے منعقد ہوا ہو وجہ تخفیف یا تبدیل کی نہوگی

(**منسوخ**) یہ دفعہ بموجب ایکٹ ۱۸۸۹ع منسوخ ہوگئی -

دفعہ ۸ - یہ ایکٹ یکم جنوری ۱۸۵۶ع سے نافذ ہوگا -

(**منسوخ**) یہ دفعہ بھی از روے ایکٹ ۱۸۸۹ع منسوخ ہوگئی ہے -

تعریف وصلات وسود متعلق عام رہن

اون معاملات رہن مین جو قبل اجراے ایکٹ ۱۸۵۵ع یعنی قبل یکم جنوری ۱۸۵۶ع کے ہون جبکہ زر رہن اصل وسود یا فقطی مرتھن منافع جائداد مرہونہ یا دوسری طریقہ سے وصول ہوجاے تو جائداد مرہونہ قابل انفکاک ہوجاتی ہے گو میعاد رہننامہ منقضی ہوئی ہو یا نہوئی ہو اور رہننامہ مین گو کسی طرح کی شرطین خلاف اس اصول کے مندرج ہون و نیز لحاظ بہ نسبت راہن نہین ہوسکتا اور راہن بعد اداے اصل وسود یا فقطی مرتھن کے جو حساب منافع سے یا بطور ادا ہوجاے مستحق پانے زر واصلات کا مرتھن سے ہوتا ہے اگر مرتھن کو اون شرائط سے کچھ نقصان سود پہونچے تو او سپر پابندی شرائط رہننامہ لازم ہوتی ہے لیکن جو معاملات رہن بعد نفاذ ایکٹ ۲۸ ۱۸۵۵ع یعنی بعد یکم جنوری ۱۸۵۶ع کے ہین او نمین راہن اور مرتھن پابند اون شرائط کے قرار

دیئے گئے ہین جو رہننامہ مین مندرج ہون یعنی اگر رہننامہ مین یہ شرط مندرج ہے کہ منافع جائداد کا بعوض سود کے مرتھن کو دیا گیا ہو تو پابندی اسکی راہن اور مرتھن دونون پر رہیگی گو ہمین راہن اور مرتھن کو نقصان ہو یا اگر یہ شرط مندرج ہو کہ درمیان میعاد مندرجۂ رہننامہ کے انفکاک رہن نہوسکیگا یا ایک خاص مدت کے لیے بابت تذکرہ بین المیعاد انفکاک رہن کے رہن کیا جاے تو قبل انقضاے میعاد معینہ کے انفکاک رہن نہین ہوسکتا مگر بعد انقضاے میعاد رہن ایسے رہننامہ کے جو یکم جنوری ۱۸۸۲ع کے بعد لکھا گیا ہو گو مرتھن قابض رہا ہو تو برعایت شرائط دستاویز رہننامہ کے راہن بعد اوسکے اندر رہن اصل و سود کے مستحق دلاپانے وصلات کا مرتھن سے ہوتا ہے۔

میعاد وصلات رہن

از روے قانون میعاد ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ع مد ۱۰۹ دعوی و اصلات کے لیے بالفعل میعاد تین برس قایم رہی ہے گو سابق مین بارہ برس اور چھ برس تھی۔

نظایر متعلق سود و وصلات عام رہن

۱ - اگرچہ دھرم شاستر یا شرع اسلام مین کوئی حکم مانع سود کسی قسم پر موجود ہو لیکن بموجب ایکٹ ۲۸ ۱۸۵۵ع کے سود خلاف شرع و شاستر دلایا جاسکتا ہے گو بعوض پانسو روپیہ کے ایک مہینہ مین دو سو روپیہ لیا جانا یعنی بعوض پانسو روپیہ کے سات سو روپیہ دینا قبول کیا جاے۔

نظیر نمبر ۷ صفحہ ۲۰۳ کتاب و بحث انڈین لا رپورٹ انگریزی تہذیب ویکلی لین صاحب یعنی خلاصہ نظایر ویکلی رپورٹر بحث انٹرسٹ یعنی سود۔

۲ - جب کوئی شرح سود فریقین کی جانب سے بعد انقضاے ۱۵ یوم قرار نہ پاوے تو عدالت کو اختیار ہی کہ بموجب دفعہ ۲ - ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ء و دفعہ ۱۰ - ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء کہ جسکے بجاے دفعہ ۲۰۹ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء ہی شرح سود مناسب بعد انقضاے میعاد مذکور کے مقرر کرے۔

نظیر نمبر ۸ صفحہ ۲۰۳ کتاب و بحث مذکور الصدر۔

۳ - جبکہ بر بناے رہننامہ شرح سود ۲ ماہواری سیکڑہ قرار پائی اور بحالت وعدہ خلافی ادای زر اصل اندر تین سال شرح سود بحساب ۴ روپیہ سیکڑہ ماہواری قرار پاوے تو دفعہ ۲ - ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ء بحث تاوان پر موثر نہین ہی بلکہ تجویز کرنا اس امر کا عدالت کے اختیار مین ہی کہ آیا ۴ روپیہ سیکڑہ ماہواری بطور سود قرار پایا تھا یا بہ نیت جرمانہ کے قرار پایا تھا۔

نظیر نمبر ۹ صفحہ ۲۹۴ کتاب و بحث صدر۔

۴ - زر واصلات پر سود تاریخ متحقق ہونے واصلات سے دلایا جاتا ہی نہ تاریخ بیدخلی سے
نظیر نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۴ کتاب مذکور الصدر بحث مین پرافٹس یعنی واصلات۔

۵ - مرتہن جو نالش دخلیابی بعد بیعیات کی دائر کرے وہ مستحق پانے واصلات کا تاریخ حکم بیعیات سے ہے۔

نظیر نمبر ۱۱ صفحہ ۲۹۶ کتاب صدر بحث مارگیج یعنی رہن۔

۶ - جب سے قانون سود منسوخ ہوگیا ہے راہن اور مرتہن کوئی معاہدہ بہ نسبت

جائداد مرہونہ کے جسکو وہ پسند کرین کر سکتی ہین اور راہن بذریعہ معاہدہ کے اس استحقاق سے محروم رہ سکتا ہے کہ وہ مرتہن فریق کو سمجھا پانے منافع کے لیے مجبور کرے۔

نظیر نمبر ۱۶۲ صفحہ ۳۰۰ کتاب وبحث صدر۔

۷۔ جب کہ راہن نے زر اصل واسطے انفکاک جائداد مرہونہ کے جمع کرلیا ہو کہ جسکا منافع مرتہن بعوض سود کے لیتا رہا ہو اور نامبردہ دعوی جھوٹھا بیع مطلق کرایا ڈگری کا دائر کرے کہ جسکی وجہ سے مدعی کو نالش دخل کی دائر کرنا پڑے تو مدعی مستحق وصلات پانیکا حسب منشا قانون میعاد نیز سود کا تاریخ نالش سے۔

نظیر نمبر ۱۷۵ صفحہ ۳۰۰ کتاب وبحث صدر۔

۸۔ جبکہ ایک راہن مواخذہ دار صرف واسطے جزو جائداد مرہونہ کی ہو لیکن کل زر رہن اپنے شریک حصہ دارون کی بابت بھی ادا کر دیے تو راہن مذکور مستحق پانے وصلات کا بابت کل جائداد مرہونہ کے ہے۔

نظیر نمبر ۱۰۳ صفحہ ۵۰۳ کتاب وبحث صدر۔

۹۔ ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ع کی رو سے احکام شرع دربارہ سود منسوخ تصور ہونا چاہیے رواج دلانے سود کا درمیان اہل اسلام کے منحصر دیر رای عدالت کے ہے۔

نظیر نمبر ۲۶ صفحہ ۲۴۹ کتاب وبحث آف بنگال لا رپورٹ انگریزی مرتبہ جی ڈی اوڈ وین صاحب یعنی خلاصہ بنگال لا رپورٹ بحث انٹرسٹ یعنی سود۔

رام لال مکرجی بنام حیدر دہر

۱۰۔ گو رہننامہ مین شرط سود کی بشرح لعہ فیصدی سالانہ مندرج ہے لیکن دیگر شرائط وتصریحات

تائید ہی مین شرط منافع کی بحق مرتھن مندرج ہوئی تو مرتھن ۵ سیکڑہ سالانہ
سود پانیکا مستحق حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۵ ۱۸۹۳ء ہے -
نظیر نمبر ۳۸ - بکھن لال بنام ہرکشن سنگہ صفحہ ۵۶ ہم کتاب دیجیسٹ مائیکچ -
۱۱ - وقت تفہیم حساب مابین راہن و مرتھن وکیل کی مجرائی سود کی وقتاً فوقتاً
زرلگان اور منافع سے ہوسکتی ہے مرتھن راہن کو بابت اوس زرلگان منافع او
سود کی حساب دیہی جو اوسنے بابت لگان اور منافع کے اوس سے لیا ہو
جو اوسکو قرضہ پر واجبی ہے لیا ہو -

نظیر نمبر ۳۹ - رادہا بنودی مصر بنام کرپا مئی دیبی صفحہ ۵۶ ہم کتاب بحث صدید
۱۲ - جب ڈگری مین کوئی حکم بہ نسبت سود کی نہو تو عدالت جاری کنندہ
ڈگری کو اختیار سود دلانیکا نہین ہے دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۱۸۶۱ء تنازعات سود یا
زر واصلات سے متعلق نہین ہی جنکی تصریح اور تجویز ڈگری مین نہوئی ہو -
نظیر نمبر ۴۰ سود درشن لال بنام بھکاری سنگہ صفحہ ۳۳ بحث اسٹ یعنی سو دکتاب صدر
۱۳ - بذریعہ رہننامہ طرز انگریزی کی مدعاعلیہم نے کچھ جائداد مدعی کی پاس شرط
کے ساتھ منتقل کی کہ زر اصل ۳۰ ستمبر ۱۸۶۵ء کو ادا کرے اور سود بابت زر مذکور
ششماہی ششماہی معہ بقیہ سالانہ کے ادا کرے بحالت وعدہ خلافی ادائے مذکور الصدر
کے مدعی مالک کامل جائداد کا ہو جائے مدعا علیہم ادائی سود مین قاصر ہوئے اور
۳۰ ستمبر ۱۸۶۶ء کو مدعی نے درخواست بعبارت بحضور صاحب جج چٹگام کے
بیعنامہ کی اوسپر اطلاعنامہ حسب منشاء دفعہ ۸ - ایکٹ ۱۸۰۶ء جاری ہوا اور
اوسکی تعمیل مدعا علیہم پر ہوئی ۱۵ اپریل ۱۸۶۹ء کو نالش مدعی کیطرف سے واسطے

اثبات اور استحکام خریداری مطلق اور حصول دخل جائداد مرہونہ کی دائر ہوئی تجویز ہوئی کہ نالش قابل قایم رہنے کے نہین تھی ۔
آئین ۷ سنہ ۱۸۶۰ع ایسے رہن سے متعلق ہی اور حسب منشاء آئین مذکور مرتہن درخواست بیعبات کی اوسوقت تک نہین کرسکتا جب تک کہ میعاد مقررہ زر رہن گذر نہ جاوے بیعبات بوجہ وعدہ خلافی سود کے بین المیعاد مقررہ نہین ہوسکتا اور راہن کو استحقاق میعاد ایکسال کا تاریخ مشتہر ہونے درخواست بیعبات سے حاصل ہے ۔
نظیر نمبر ۲۸ ۔ سرستی بالا دیبی بنام نندلال سین صفحہ ۳۵۳ کتاب سحبث صدر ۱۳ ۔ دستاویز رہننامہ مین یہ شرط تھی کہ مرتہن بعوض سود منافع جائداد پاوے لہذا مرتہن مستحق دلاپانے سود بحساب ۱۲ سیکڑہ سالانہ اوس سنہ کے نہ تھا جسمین منافع کم از مقدار سود شرح مذکورہ بالا کے ہوا ہو ۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۳۴ صفحہ ۵۵۹ کتاب اردو مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۸۶۶ع شیو امبر بنام جگل داس ۔
۱۵ ۔ نالش مرتہن دخیلکار بنام وارثان راہن واسطے دلاپانے اصل زر رہن مسبوق کے تجویز ہوئی کہ اولاً نالش مرتہن دخیلکار واسطے اصل زر قرضہ قابل سماعت کے نہین ہے ثانیاً اگر وہ سماعت ہو تو حساب کل زر وصلات کا لینا چاہیے ثالثاً حساب جزو رہن کا جو مرتہن نے دیگر حصہ دار کو سمجھا دیا تھا اوپر راہن پر واجب التعمیل نہین ہے ۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۸ صفحہ ۹۵۸ کتاب اردو مورخہ ۳۱ اگست سنہ ۱۸۶۶ع

مسماۃ سعادت النسا بنام گوپی ناتھ ۔

۱۶ ۱۔ معاملات رہن مین تجویز کرنا واجب تھا کہ بعد مخسوبی وصلات کس حساب سے سود لگانا چاہیئے اور اوسکے انفکاک رہن کے لیئے واجب الادا ہوا کس قدر روپیہ ضرور ہے

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۱۵۰ صفحہ ۱۱۳۴ کتاب اُردو مورخہ ۱۹ نومبر ۱۸۶۰ع
رام ڈہال سنگہ بنام سجن سنگہ ۔

۱۷ ۱۔ موضع شخص ثالث کو ٹھیکہ دیا گیا تو مدعی مستحق حق التحصیل عہ سیکڑہ نہین ہے للعہ سیکڑہ کافی ہے ۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲۸۵ صفحہ ۴۰۹ کتاب اُردو مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۸۶۰ع
پھولچند بنام مولچند ۔

۱۸ ۱۔ راہن مستحق دلاپانے زر لگانہ معہ سود اوس تاریخ سے جب وہ واجب الادا ہوا ہے

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۴۲۳ صفحہ ۳۲۶ کتاب اُردو مورخہ ۲۷ فروری ۱۸۶۱ع
محمد امداد حسین بنام رگھوناتھ ۔

۱۹ ۱۔ بلحاظ شرایط دستاویز و نظائر عدالت صدر معاملہ از روے دستاویز مذکور از قسم رہن قرار پایا لہذا اوسکے تصفیہ وصلات واپس ہوا ۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲ صفحہ ۷۴۱ کتاب اردو مورخہ ۳۰ اپریل ۱۸۶۱ع
دہن سنگہ بنام گنگا دین ۔

۲۰ ۔ گو رہننامہ مین کسی طرح کی شرط درباب سود ہو مگر جب زر رہن مع سود ادا ہو جاے شے مرہونہ فک رہن ہوسکتی ہے ۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۴۴ صفحہ ۴۰۷ کتاب اردو مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۶۱ع

منے سنگھ بنام چنی سنگھ ۔

(مؤلف) میرے نزدیک یہ نظیر اوس مقدمہ سے متعلق ہے جسمین رہننامہ قبل اجرائے ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ء یعنی یکم جنوری سنہ ۱۸۵۶ء سے تحریر ہوا ہو ۔

۲۱ - حساب و اصلات مین خرچ تحصیل مرتہن مجرا دینا چاہیے ۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۳۹ صفحہ ۱۰۹۵ مورخہ ۲۹ جون سنہ ۱۸۶۱ء رچھپال بنام شمس الدین

۲۲ - دستاویز مین شرط انفکاک رہن بعد نو برس بادائے زر رہن مندرج ہے اور محاصل بعوض سود دیا گیا اور رہننامہ بعد نفاذ ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ء تحریر ہوا تو قبل انقضائے میعاد فک رہن نہین ہو سکتا ۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۱۵۹ صفحہ ۳۹۲ کتاب اردو مورخہ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ء رام چرن لال بنام بھوانی سنگھ ۔

۲۳ - دعوی فک رہن مین موافق قانون ۳۴ سنہ ۱۸۰۳ء کے فرد حساب آمد و خرچ کا پہلے لے لینا چاہیئے بلا تعمیل مراد قانون تجویز بیجا ہے ۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۱۷۱ صفحہ ۳۴۷ کتاب اردو مورخہ ۷ دسمبر سنہ ۱۸۶۱ء بابو رام سہائے سنگھ بنام چینو ۔

۲۴ - پٹہ زرپیشگی مثل دستاویز رہن ہے تصفیہ سود و اصلات موافق قانون ۳۴ سنہ ۱۸۰۳ء کے چاہیئے ۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۵۰۵ صفحہ ۱۰ کتاب اردو مورخہ ۲ جنوری سنہ ۱۸۶۲ء پرکاش سنگھ بنام حاجی محمد امام بخش ۔

۲۵ - مقدمہ انفکاک رہن مین راہن کو لگان اراضی سیر مقبوضہ مرتہن دلایا گیا ۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۵۰ صفحہ ۲۹ کتاب اردو مورخہ ۲۹ جنوری ۱۸۶۲ع
مسماۃ سدھنی بنام للو سنگھ۔

۲۶۔ اراضی سیر بلا تعین لگان خواہ بہ تعین لگان برائے نام درج کاغذات ہوتی ہیں پس بلالحاظ اوسکے جو لگان واجبی ثابت ہو راہن کو مرتہن سے ادا پانا چاہیے
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲۰۳ صفحہ ۲۷ کتاب اردو مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۶۴ع
دیبی پرشاد بنام کرشن رائی۔

۲۷۔ نسبت ایسی دستاویز رہننامہ کے جو قبل نفاذ ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ع یعنی یکم جنوری ۱۸۵۶ع تحریر ہوئی ہو حسب منشاء دفعہ ۱۰ قانون ۳۴ سنہ ۱۸۰۳ع تصفیہ حساب کا کرنا چاہیے گو دستاویز مذکور میں شرط خلاف اوسکے ہووے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲۷ صفحہ ۱۲۹۸ کتاب اردو مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۸۶۲ع
کنور بھگوتی پرشاد بنام دین دیال۔

۲۸۔ جو شخص بوجہ ناجائز قابض و دخیل رہی وہ مستحق پانے حق التحصیل نہیں ہے
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۸۰ صفحہ ۱۰۱۵ کتاب اردو مورخہ ۲۹ نومبر ۱۸۶۲ع
مسماۃ عظیم النسا بنام چودھری صفدر علی۔

۲۹۔ اگر مرتہن از روے شرط رہننامہ مستحق دخلیابی جائداد بوصول زر قرضہ خود منافع جائداد سے تا ایام معینہ ہو مگر بعدہ مرتہن نے منجملہ پیداوار مضع قرار لینے ایک رقم سالیانہ کا کیا ہو تو درصورتیکہ زر اصل معہ سود رقم مذکور سے وصول ہو گیا ہو مستحق دخلیابی کا نہیں رہی باوجودیکہ میعاد رہن نگذری ہو۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۵۵ صفحہ ۳۳۴ کتاب اردو مورخہ ۲۶ فروری ۱۸۶۳ع

ہیپیت چنیلی گر بنام لیلا من -

۳۰ - مرتہن کو منصب وصول لگان مندرجہ جمعبندی حاصل تھا اگر اوسنے مطابق اوسکے اسامیان سے وصول نہین کیا تو قصور اوسکا ہی اور تنخواہ پیادہ وغیرہ ایام عذر قابل مجرائی نہین ہی -

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۴۸ اصفحہ ۲۴۲ کتاب اردو مورخہ ۲۴ مارچ ۱۸۶۳ع لالہ ہر سہائے بنام محمد حسن -

۳۱ - وقت مرتب کرنے حساب رہن بھوگ بندیک اگر یہ ثبوت ہو کہ بوجہ باقیداری خود راہنان کی کچھ رقم وصول نہوئی تو بنام مرتہن صرف وہی روپیہ مندرج کرنا چاہیے جو فی الواقع وصول ہوا نہ وہ روپیہ جو کاغذات جمعبندی مین مندرج ہو -

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۱۰۲ صفحہ ۲۱۱۱ کتاب اردو مورخہ ۱۱ مئی ۱۸۶۳ع بی بی ریٹ صاحبہ بنام سیداسنگہ -

۳۲ - اگر جمعبندی ضایع ہوگئی ہو تو ثبوت دیگر نسبت لگان وزر وصولی کی بشرطیکہ وہ معتبر متصور ہو منظور کیا جاوے -

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲۰۴ صفحہ ۳۵۱ کتاب اردو مورخہ ۹ جولائی ۱۸۶۳ع جمنا پرشاد بنام بابو ہر گوبند -

۳۳ - ڈگری عدالت ماتحت مشعر انفکاک رہن بعد ادای اصل زر رہن و بحکم تصفیہ حساب اصلات بصیغہ اجرا ڈگری اوس حالت مین بحال نہین ہوسکتی جب مدعی کا یہ بیان ہو کہ زر رہن معہ سود دصلات سے وصول ہو چکا -

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۱۷۱ صفحہ ۴۰۰۷ کتاب اردو مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۶۳ع

چھوٹو سنگہ بنام بھیرون پرشاد۔

۳۴۔ جب تک اصل و سود زر رہن ادا ہوجانا ثابت نہو فک رہن نہین ہوسکتا۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۳۷۲ صفحہ ۳۴ کتاب و مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۶۴ء جوکھو بنام اکبر علی شاہ۔

۳۵۔ جائے کامل سے تجویز ہوئی کہ گو اوس قدر اصل و سود جو درخواست متفرقہ
بیعیات مین مندرج تھا داخل ہوگیا مگر سود بابت سال مہلت کے داخل نہوا
تو نہ ادا ہونا سود آخر الذکر کا واسطے بیعیات کے کافی ہے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۵ صفحہ ۲۸۴ کتاب اردو مورخہ ۱۷ فروری ۱۸۶۴ء
کنھئی پرشاد بنام بلدیو سہائے۔

۳۶۔ وصول ہونا یا نہونا کل قرضہ کا معہ سود اوسکے مابین میعاد پٹہ جات
بخطرہ متاجرون کے قرار پایا تھا تو ایسے پٹہ جات مانند رہن متصور نہین ہوسکتے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۵۵ ۳ صفحہ ۱۹۴ کتاب اردو مورخہ ۱۷ مارچ ۱۸۶۴ء
منصور خان بنام قادر داد خان۔

۳۷۔ جمعبندی سرکاری حساب اصلات مین بنا تحصیل قرار دیجا ہی الا اوس
صورت مین کہ واسطے تردید اوسکے وجہ خاص موجود ہون۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۳۹ ۳ صفحہ ۳۵ کتاب اردو مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۶۴ء
دیبی داس بنام مسماۃ میوا وغیرہ۔

۳۸۔ واصلات تاریخ نالش سے کہ جس تاریخ زر واجب واسطے انفکاک رہن
جمع کیا گیا دلانا چاہیئے نہ تاریخ ڈگری سے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۳۷ صفحہ ۹۲۷ کتاب اردو مورخہ ۹ اپریل ۱۸۶۴ء

ماؤ ہو رام بنام ہزاری رام ۔

۳۹ ۔ مرتہن بعد بیباقی زر رہن قابض رہا ہو تو انصافاً لائق ادای زر و اصلات معہ سود کے ہے ۔

نظیر صدر دیوانی اگرہ نمبر ۵۰ ہ صفحہ ۸۰ کتاب اردو مورخہ ۹ مئی ۱۸۶۳ع شیو سہاے بنام ایسری سنگھ ۔

۴۰ ۔ منافع سیر جزو زر و اصلات ہے اور رہن بلا لحاظ شرح جمعبندی کے شرح واجب سے حساب مجرا پاوے ۔

نظیر صدر دیوانی اگرہ نمبر ۹۹۰ صفحہ ۹۱۸ کتاب اردو مورخہ ۲۶ مئی ۱۸۶۴ع بیوہار چند دیال بنام محمد علی خان ۔

۴۱ ۔ مرتہن مستحق تفہیم حساب و اصلات کا بابت کل زمانہ رہن کے ہے نہ بابت صرف اوس میعاد کے جو واصلات کے لیے مقرر ہے ۔

نظیر صدر دیوانی اگرہ نمبر ۲۸۹ صفحہ ۱۰۰۷ کتاب اردو مورخہ ۷ جون ۱۸۶۱ع نرائن وغیرہ بنام گوبندا ۔

۴۲ ۔ جب مرتہن بلا کسی قصور یا بد طریقہ کے عرصہ دراز تک بیدخل رہا ہو تو کل سود جو زر اصل پر واجب اوسکے پانیکا وہ مستحق ہی گو اوسکی تعداد اصل سے زائد ہو جاوے ۔

نظیر صدر دیوانی اگرہ نمبر ۱۴۲ صفحہ ۱۰۵۵ کتاب اردو مورخہ ۱۳ اگست ۱۸۶۴ع بینی مادھون پرشاد بنام شیخ محمد علی ۔

۴۳ ۔ زر و اصلات موافق قیمت اسٹامپ کے دلائی گئی گو دعوی واصلات مندرجہ عرضی نتھا اور مرتہن رہن بھوگ بندھک میعادی کا مستحق پانے سود ۱۲ سیکڑہ سالانہ اصل پر بعد میعاد رہننامہ او سوقت تک ہے جب تک زر رہن ادا ہو جاوے

احسان خان بنام مراد علی۔

۴۴۔ رقوم سائر وصول شدہ گو فرد حساب حلہ رہن مین مندرج نہون مگر راہن ثابت ہونے پر مجرا پاویگا اور جملہ مرتھان مشترکا ذرمنفرداً ذمہ دار اصلاً ہین نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۹۷ صفحہ ۴۰ کتاب اردو مورخہ ۲۹ جنوری ۱۸۶۵ع

ایسری سنگہ بنام بابو رگھبیر سنگہ۔

۴۵۔ معاملہ رہن مین جب تک کل کمی سود کی ادا نہو لیوے تب تک کچھ روپیہ اصل مین جمع نہونا چاہیئے۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۸۳ صفحہ ۴۲ کتاب اردو مورخہ ۴ فروری ۱۸۶۵ع

جمنا پرشاد بنام بابو ہرگوبند۔

۴۶۔ راہن مستحق سمجہا پانے حساب کا تاریخ رہن سے اور بجز ایسی صورت کے کہ غایت مرتبہ خاص ہو مواخذہ دار اوس باقی زرلگان کا نہین ہوسکتا جو کاشتکاران اراضی مذکورہ سے یافتنی ہو۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۱۲۵ صفحہ ۲۰۶ کتاب اردو مورخہ ۱۱ اپریل ۱۸۶۵ع

ٹھاکر پرشاد بنام نظام الدین۔

۴۷۔ مقدمات انفکاک رہن مین زرموصولہ مرتہن پر سود نہ لگانا چاہیئے بلکہ جو روپیہ حاصل ہو وہ پہلے بحساب سود مجرا کیا جاے اگر فاضل رہے تو اصل زررہن مین منہا ہوگا۔

نظیر ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۵ جلد ۲ صفحہ ۳۳ کتاب اردو و ۱۳۲ کتاب انگریزی۔ مورخہ ۲ اگست ۱۸۶۹ع۔ رگھوناتھ تیواری بنام بھجن۔

۴۸ - تعداد لگان وصولی معہ اوسکے کہ جو بہ تدبیر مناسب وصول ہوسکتی تھی رقم واصلات مین شامل ہے -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۲ ۔ ۳۷ ا صفحہ ۹ ۳ کتاب اردو و ۷ ا کتاب انگریزی مورخہ ۲۵ اگست سنہ ع - رگھونا تھ دوبے بنام ہیٹی ددنلے -

۴۹ - راہن نے بعد فک رہن دخل کے مرتہن پر واسطے منافع چند سال یا فتنی اپنے کے دعوی کیا یہ مقدمہ بموجب ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ع قابل سماعت محکمہ مال کے قرار نہین پایا -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۵ ۔ ۴۰ ا صفحہ ۸ کتاب اردو ۴ - انگریزی مورخہ ۹ جنوری سنہ ع - پریم سکھ بنام عباس علی -

۵۰ - راہن علاقہ کا نمبردار بھی تھا اوسنے مرتہن کو دخل نہ دیکر حصہ مرہونہ کا منافع خود وصول کیا پس وہ مجاز نہین ہے کہ بہ نسبت دعوی مرتہن بابت منافع کے یہ عذر پیش کرے کہ واقعی قبضہ مرتہن کا نہین ہے -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۶ ۔ ۵۸ ا صفحہ ۴ ا کتاب اردو و ۴ کتاب انگریزی مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ع - نیلکنٹھ بنام محمد روشن -

۵۱ - اگر یہ ثابت کرایا جاوے کہ مدعا علیہم درخت قطع کرکے لے گئے تو نالش فک رہن مین قیمت اونکی مجرا دلانا چاہیئے -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۴ صفحہ ۲ ۵ ۳ کتاب اردو و ۳ ۲ ۱ ا انگریزی مورخہ ۱۵ فروری سنہ ع - دریاؤ بنام مہر سنگھ -

۵۲ - جو روپیہ مرتہن اپنی سمجھ سے مناسب جانکر بابت مرمت و ترقی جائداد مرہونہ کے خرچ کرے اوس سب روپیہ کا ذمہ دار راہن کو عائد کرنا مرتہن کا بلا قرار داد درد ا

نہین ہے خواہ وہ روپیہ مرتہن خود اپنی خوشی سے یا بموجب کسی حکم حاکم کے جسکی تعمیل اوسکے اوپر قانوناً لازم ہو خرچ کرے مگر مرتہن خرچ ضروری امر راہن پر عائد کر سکتا ہے ۔

نظیر ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۳۴۷ صفحہ ۹۱۳ کتاب اردو ۸۷۶ کتاب انگریزی مورخہ ۴ مارچ ۱۸۸۶ع - میاں اللہ بنام رامداس ۔

۵۳ ۔ عدالت مین جمع کرنا زر اصل و سود اضعاف کا کافی تھا اور مرتہن ازروے اوس قانون کے جو اس مقدمہ سے متعلق ہے صرف اسی قدر کا دعوی کر سکتا تھا پس ایسے مقدمہ مین ضرور تھا کہ زر سود بابت سال مہلت یا اوسکے کسیقدر ایام کا جمع کیا جاتا ۔

نظیر ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۳۴۷ صفحہ ۳۴۱ کتاب اردو ۳۹۴ کتاب انگریزی مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۸۵ع - شیوبرت وبابولال بنام وہابلی ٹھاکر ۔

۵۴ ۔ مرتہن اوس قدر باقیات طلب کرنیکا مستحق نہین ہے جو خود اوسکی غفلت کے باعث سے ناقابل الوصول ہو گئی ۔

نظیر ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۹۰ صفحہ ۲۰۶ کتاب اردو ۴۴۲ کتاب انگریزی مورخہ ۱۸ مارچ ۱۸۸۶ع - رام پرشاد بنام مسماۃ کشنا ۔

۵۵ ۔ مہتمم بندوبست کا یہ کام نہین ہے کہ تجویز اس امر کی کرین کہ زر رہن مرتہن محاصل مرہونہ سے پٹ گیا ہے ۔

نظیر ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۱۱۸ صفحہ ۳۰۵ کتاب اردو ۳۰۳ کتاب انگریزی مورخہ ۷ جولائی ۱۸۸۶ع بہدون رائے بنام گلاب سنگھ ۔

۵۶ - تعدادوراصلات خواہ اوسکا اعتراض ہوا ہو یا نہ ہوا ہو بلا ثبوت قبول نہ ہونی چاہیئے -
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۱۸۹ صفحہ ۵۲۴ کتاب اردو ۱۱۳ کتاب انگریزی مورخہ ۲۱ جولائی ۱۸۸۷ع - بیتپال سنگہ بنام گیادت -

۵۷ - مرتہنان جنپر سمجہانا حساب وصلات لازم ہے حساب قابل اعتبار منافع کا بابت سنوات ماقبل ۱۲۸۹ فصلی داخل نہ کر سکین تو مقدار وصول بابت سال مذکور حساب مین بابت سنوات ماقبل کے بھی لکھی جانا چاہیئے مگر یہ مقدار قطعی ہوگی مرتہن کو ثابت کرنیکا اختیار ہوگا کہ سنوات ماقبل مین برابر اوس مقدار کی وصول ہوا
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۲۳۲ صفحہ ۵۳۳ کتاب اردو ۱۴ ۳ کتاب انگریزی مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۸۷ع - سید تیغ علی بنام گلاب چودہری -

۵۸ - وقت اختتام کارروائی بیعیات سے بیع بالوفا دار مستحق پانے واصلات کا ہے کیونکہ ایسی کارروائی کے اختتام کیوقت سے سود زر رہن پر نہین پا سکتا -
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۱۲۲ صفحہ ۵۷۰ کتاب اردو ۵۰۸ کتاب انگریزی مورخہ ۱۹ اگست ۱۸۸۶ع جورا کھن بنام حکم سنگہ وغیرہ -

۵۹ - وہ عدالت جہان سے ڈگری جاری ہوتی ہے جبکہ ڈگری مین کچھ حکم نسبت اصلات کے نہو واصلات مذکور کے دلانے کی مجاز نہین ہے -
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۱۲۷ صفحہ ۲۰۷ کتاب اردو ۱۶۷ کتاب انگریزی مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۷۹ع - چودھری نین سکہ بنام جواہر سنگہ -

۶۰ - صاحب جج نامرتب ہونے حساب کی ڈگری نہین صادر کر سکتے تھے کیونکہ

اوسوقت تک تحقیق نہین ہوسکتا تھا کہ زر رہن آمدنی جائداد سے ادا ہوگیا یا نہین اور ریسپانڈنٹ مستحق وصلات ہے یا نہین۔

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۸۰ صفحہ ۱۰۹ اکتاب اردو و ۲۰۷ کتاب انگریزی مورخہ ۳۰ مئی ۱۸۸۰ء متھرا داس بنام پھکھن سنگھ۔

۶۱ - مرتہن قابض بمقابلہ جملہ مالکان راہن کے جوابدہ بابت اوس واصلات کے ہے جو اوسنے زائد اوس مقدار سے پائی ہو جسکی پانیکا قانوناً مستحق تھا

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۷۲ صفحہ ۲۰۱ کتاب اردو و ۲۱۰ کتاب انگریزی مورخہ یکم جون ۱۸۸۰ء راجہ دیو نرائن سنگھ بنام ننانک پرشاد۔

۶۲ - اگرچہ دستور عدالت کا درباب دلانے سود کے بحساب چھہ روپیہ سیکڑہ سالانہ یعنی فیصد ۸ ماہواری ہے تاہم خاص مقدمہ اور خاص صورتون بارہ روپیہ سیکڑہ سالانہ یعنی فیصد یکروپیہ ماہواری دلایا جاسکتا ہے۔

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۳ صفحہ ۲۵۵ کتاب اردو و ۲۹۰ کتاب انگریزی مورخہ ۹ جولائی ۱۸۸۰ء معشوق علیخان بنام جوالا بخش۔

۶۳ - نالش بربناء رہننامہ واسطے دلاپانے اصل و سود کے بہ ثبوت رہن محض یعنی بلادخلی کے جائز قرار پائی اگرچہ اس سے پیشتر مدعی پسر مرتہن کی طرف سے ایک نالش محکمہ دارالمال مین بابت منافع کے مدعا علیہم پر دائر ہوئی تھی اور اوسمین یہ بیان کیا گیا تھا کہ رہن بالحاصل تھا۔

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۹۹ صفحہ ۲ کتاب اردو و صفحہ ۲ کتاب انگریزی مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۱ء مسماۃ چتر کنور بنام ایس کلی مندرجہ کتاب اردو و برکلی بنام

پتھر گنور مندرجہ کتاب انگریزی۔

۶۴۔ رہننامہ دخلی ہین کوئی شرط اس بارہ مین مندرج نتھی کہ بحالت نہ ملنے دخل کے زر رہن پر سود مرتھن پانیکا مستحق ہوگا یا نہین۔

تجویز ہوئی کہ اگر مرتھن نے چند عرصہ تک قبضہ نہ پایا ہو تو وہ اس سبب سے میعاد معینہ کے بعد بعوض اوس منافع یعنی سود کے جائداد مرہونہ پر قابض نہین رہ سکتا جو اوسکو ابتدا اگر چند روزہ دخل نہ ملنے مین عائد ہوا۔

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۳۷۵ صفحہ ۴۸ کتاب اردو مورخہ ۱۵ جنوری ۱۸۷۵ء
ڈھیلے سنگھ بنام بہادر۔

۶۵۔ لگان ذیلی راہنان کے ڈگری بجا ہوئی ہے ادا کرنا اوسکا ہر وقت راہنان کے اختیار مین تھا لیکن بقایا ذیلی اسامیان کے ڈگری اس سبب سے نہین ہوسکتی کہ یہ بات ثابت نہین ہوئی کہ یہ باقی کوشش قرار واقعی سے وصول نہین ہوسکتی تھی کیونکہ خود مرتھنان قابض ہیں اور لگان وصول کرنیکا اختیار رکھتے ہین۔

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۵۰۳ صفحہ ۴۸ کتاب اردو مورخہ ۲۹ جنوری ۱۸۷۵ء۔ چھوٹے لال بنام کالکا پرشاد۔

۶۶۔ چونکہ تحفظ قرضہ کا بذریعہ رہن جائداد کے ہوا ہے اور شرح سود تاوانی شرح سود معمولی سے بقدر ۱۲ فیصدی سے زائد ہے لہذا مرتھن کو ۱۲ سود فیصدی سالانہ دلانا کافی ہے

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۱۵۹ صفحہ ۹ کتاب اردو مورخہ یکم فروری ۱۸۷۵ء

بھاری لال بنام مسماۃ جیونی۔

۶۷ - وارثان بکر بعد ادا ہوجانے زر رہن عمرو سے مستحق دخل مین اور نامبردگان مستحق ڈگری سود بابت ایام اپنی بیدخلی کے نہین ہین۔

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۶ یعنی جون ۱۸۷۷ع صفحہ ۱ کتاب اردو و ۵ ۲۳ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۲۰ و ۲۴ نومبر ۱۸۷۷ع۔ پریوی کونسل ابن سنگھ بنام شنبھو سنگھ

۶۸ - رہن انتفاعی مین یہ لحاظ نہین ہوسکتا کہ سود اصل سے زیادہ ہوگیا ہے۔

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۷ یعنی ماہ جولائی ۱۸۷۷ع صفحہ ۱ کتاب اردو و ۴۴ ۳ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۵ جنوری ۱۸۷۷ع راجہ بروکانت رای بنام بھگوان داس

۶۹ - جائداد واقع ضلع مرزاپور و بنارس تھی دعوی انفکاک رہن مین جج ماتحت مرزاپور نے حساب منافع کل اراضیات مرہونہ ہر دو اضلاع کا لیکر جائداد واقع ضلع مرزاپور کی انسبت ڈگری فک رہن کی صادر کردی یہ کارروائی اونکی جائز قرار پائی۔

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۱ یعنی نومبر ۱۸۷۷ع صفحہ ۲ اکتاب اردو و ۱۳۴ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ۔ گروہاری بنام شیولراج۔

۷۰ - پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ از روے قانون و رواج ہندوستان کے زر و اصلات پر سود بلالحاظ احکام ایکٹ ۳۲ ۱۸۳۹ع کے دلایا جاسکتا ہے۔

سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۱۱ یعنی ماہ نومبر ۱۸۷۸ع صفحہ ۳ ۶۵ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۵ و ۱۶ و ۱۹ جنوری ۱۸۷۸ع نظیر پریوی کونسل ہرپرشاد راے بنام شیام پرشاد راے

۷۱ - مدعی سود اوس تعداد کے نسبت نہین پاسکتا کہ جسکے تعداد زر اصل قرضہ

رہن سے بڑھ جاے قاعدہ دام دہ پٹ ایسے مقدمہ مین جو منجانب ہندو دائر ہوا اور جسمین کوئی حساب لگان اور منافع کا نہ لیا جاے متعلق ہے۔

سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۱۰ یعنی ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ع صفحہ ۲۱۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۸ جولائی و ۴ و ۱۱ و ۱۸ اگست ۱۸۷۹ع نمبر ۳۹۲۔ گنپت پانڈورنگ بنام اداجے دادا بھائے۔

۲۷ ۔ مرتہن مثبتی نے کچھ روپیہ واسطے باز رکھے جانے علاقہ کو نیلام سے بعلت باقی لگان زمیندار کے جو ہونے والا تھا ادا کیا۔

تجویز ہوئی کہ ادا اندکو اختیاری تھا ایسی حالت مین ایسا تصور نہین ہوسکتا جب تک کہ مرتہن نے اپنے تئین ایسے تاوانات کا روائی رہننامہ کے ذمہ دار قرار دیا ہو۔

سلسلہ کلکتہ جلد ۴ حصہ ۷ یعنی ماہ جولائی ۱۸۷۹ع صفحہ ۵۳۹ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۵ جون ۱۸۷۹ع مہیش چندر بنرجی بنام پرسنو چودہری نمبر ۱۲۱۴ ۔ عدالت ماتحت نے بصیغہ اجراء ڈگری تشخیص کرنے واصلات مین کل میزان لگان کو شامل کیا جسکی نسبت امین نے یہ لکھا تھا کہ ہر سال مدیون ڈگری کو ادا ہوتا رہا ہے لیکن عدالت ماتحت نے بابت ہر سال کی لگان کے سود دینا تجویز نہین کیا۔

تجویز ہوئی کہ اوپر تعداد مشخصہ امین کی سود بحساب ۷ روپیہ سیکڑہ سالانہ ہر سال کے لگان پر ملنا چاہیئے۔

سلسلہ کلکتہ جلد ۴ حصہ ۸ یعنی ماہ اگست ۱۸۷۹ع صفحہ ۷۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۱۸۱ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۸۷۸ع ۔ ہر و در گا چودھراین بنام سرت سندری دیبی

۴۷ - ڈگری تقدمہ انفکاک رہن مین یہ حکم تھا کہ مدعی راہن زر رہن مع سود مدعا علیہ کو ادا کرے اور مدعا علیہ مدعی کو خرچۂ نالش ادا کرے - تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق مجرا پانے اپنے خرچہ کا زر رہن مین سے جسکے لئے ڈگریکا وہ حسب حکم ڈگری کے مواخذہ دار تھا ہے - گوکوئی دعوی اڑتی مدعا علیہ کا بہ مقابلہ مدعا علیہ بہ نسبت خرچہ مدعا علیہ کے ہو -

سلسلہ کلکتہ جلد ۴ حصہ ۹ یعنی ماہ ستمبر ۱۸۷۹ع صفحہ ۲۴۰ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۰ و ۲۵ مارچ ۱۸۷۹ع - برجنا تھہ داس بنام جگرنا تھہ داس -

۷۵ - راہن نے بذریعہ رہننامہ کے ذمہ داری اپنی بہ نسبت مالگذاری گورنمنٹ جو بوقت تحریر رہننامہ تھی یا وقت بندوبست کے کم و بیش ہو قبول کی مرتہن نے یہ نالش اس بنا پر دائر کی کہ ہمکو علاوہ اوس زر مالگذاری کے جو رہننامہ مین مندرج ہے سن ابتدای ۱۲۸۰ لغایت ۱۲۸۴ فصلی دینا پڑا او وہ راہن سے دلایا جاوے نالش مدعی کو جائز قرار پائی -

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۷ یعنی ماہ جولائی ۱۸۷۹ع صفحہ ۳۹۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۸ ارمارچ ۱۸۷۹ع نمبر ۲۹۲ - اکامل بنام سلیمان شیخ گاڈرزر

۷۶ - چونکہ رہننامہ مین یہ شرط ہی کہ مرتہن راہن کو کسی قدر روپیہ سالانہ بطور مالکانہ ادا کرے مگر مرتہن نے ادا نہین کیا اسلیے مدعی مشتری نیلام مستحق نہ تھا کہ پانے زر رہن مذکور سے اوس روپیہ کا ہی جو بتعداد مالکانہ مذکور کی ہو -

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۱ صفحہ ۵۶۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۸ ارجولائی ۱۸۷۹ع نمبرہ ۱۳۶ ۱۸۷۹ع - بسنت رای بنام قنوجی لال -

قانون و نظائر متعلق میعاد سماعت معاملات رہن و پٹہ و ٹھیکہ و وقبولیت وغیرہ

قانون متعلق میعاد سماعت معاملات رہن و پٹہ و ٹھیکہ و قبولیت وغیرہ

انتخاب دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ع - باوجود کسی عبارت مندرجہ ایکٹ ہذا کے جائز ہے کہ کوئی نالش متذکرہ مد ۱۴۶ ضمیمہ ۲ منسلکہ ایکٹ ہذا یکم اکتوبر ۱۸۷۷ع مذکور سے پانچ برس کے اندر رجوع کیجاوے بجز اوس صورت کے کہ اوس نالش کی میعاد معینہ حسب ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۱ع متذکرہ بالا پانچ برس مذکور کے ختم ہونے سے پہلے گذر گئی ہو۔

مد ۱۴۶ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ع نالش مرتہن کی واسطے دلاپانے قبضہ جائداد غیر منقولہ مرہونہ کے راہن سے جو کسی عدالت مقررہ حسب فرمان شاہی بتعمیل اوسکے معمولی اختیار سماعت ابتدائی مقدمات دیوانی کے رجوع ہو۔ تیس سال کے اندر اوس تاریخ سے رجوع ہوگی جب کوئی حصہ زر اصل یا سود کا اخیر مرتبہ بابت قرضہ اوس رہن کے ادا کیا گیا ہو۔

انتخاب دفعہ ۳ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ع - لفظ امین ہین ذیل داخل ہے یا ایسا مرتہن جو بعد ایفا زر رہن کے قابض رہے یا وہ غاصب جو قبضہ بلا استحقاق رکھتا ہو داخل نہین ہے۔ اور لفظ رجسٹری شدہ سے یہ مراد ہے کہ مطابق قانون نافذہ متعلقہ رجسٹری دستاویزات کے بوقت و بمقام تکمیل اوس دستاویز کے یا دستخط کرنے کے اوس ڈگری یا حکم کے جسکا ذکر متن مین لکھا جاوے

حسب ضابطہ برٹش انڈیا مین رجسٹری کی گئی ہو اور کسی ایسے امر کا پہ نیک نیتی عمل مین لانا متصور نہ ہوگا جو قرار واقعی احتیاط اور توجہ کے ساتھ نہ لایا گیا ہو

انتخاب دفعہ ۱۲-۱- ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع - میعاد سماعت جو ہر نالش کے واسطے مقرر ہے اوسکے محسوب کرنے مین جس دن سے کہ وہ میعاد شمار ہونی چاہیئے وہ داخل نہ کیا جائیگا۔

دفعہ ۵-۲- ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع - تمام نوشتہ جات کا تحریر پانا واسطے اغراض ایکٹ ہذا کے مطابق انگریزی کلنڈر گریگوری کے متصور ہوگا

دفعہ ۲۸- ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع - بروقت ختم ہونے اوس میعاد کے جواز روے ایکٹ ہذا ہر شخص کے لئے واسطے رجوع کرنے نالش قبضہ کسی ملکیت کے مقرر کی گئی ہے اوس شخص کا حق نسبت اوس ملکیت کے زائل ہو جائیگا۔

(**منمؤلف**) قوانین سابقہ مین کوئی اصول ایسا قائم نہین ہوا تھا جسمین یہ بات طے ہوئی ہو کہ بوجہ اثر تمادی ایام کے حق ملکیت بھی زائل ہو جاتا ہے حال مین بموجب دفعہ ۲۹- ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع جسکی جگہ دفعہ ۲۸- ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۷ع نافذ ہے یہ قاعدہ قرار پایا ہے میرے نزدیک اوسکا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی شی کا استحقاق واسطے قبضہ کے حاصل ہو اور بین المیعاد قانونی کے قبضہ نہ کرے تو اوسکا فقط استحقاق قبضہ ساقط ہوگا بلکہ اوسکا استحقاق ملکیت بھی ساقط ہو جائیگا **مثلاً** زید کے مکان پر بکر نے قبضہ مخالفانہ زائد از بارہ برس رکھا اوسکے بعد زید نے کسی صورت سے قبضہ اپنا اب سے

مکان پر کرلیا۔ زان بعد بکر نے دلاپانے قبضہ کا دعوی کیا زید جواب مین اوسکے یہ بیان کرتا ہے کہ مین اصلی مالک اس مکان کا ہون اور قبضہ بکر کا بلا کسی استحقاق کے بیجا تھا اسلیے بکر مجھ سے مکان خالی نہین کراسکتا۔ ایسی صورت مین میری نزدیک باوجودیکہ زید اصلی مالک مکان کا ہے لیکن دعوی بکر کا بمقابلہ زید کے واسطے بیدخلی زید کے ڈگری ہوگا۔ کیونکہ بوجہ اسکے کہ دعوی قبضہ زید مین قبل بیدخلی بکر کے بوجہ قبضہ مخالفانہ بکر کے تمادی ایام عارض ہوچکا تھا تو دفعہ مذکور الصدر کی رو سے اوسکے استحقاق ملکیت مین بھی تمادی ایام اثر کرگیا۔

مد ۱۰۵ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع - نالش منجانب راہن جبکہ زر رہن ادا ہوگیا ہو واسطے دلاپانے زر فاضل و اصلات کے جو مرتہن نے حاصل کیا ہو تین سال کے اندر اوس تاریخ سی جبکہ راہن جائداد مرہونہ پر پھر دخیل ہوا ہو یا ڈگری

مد ۱۰۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع - نالش بابت منافع جائداد غیر منقولہ مدعی کے جو مدعا علیہ نے بیجا وصول کیا ہو تین سال کے اندر اوس تاریخ سے جبکہ منافع وصول کیا گیا ہو یا جبکہ مدعی ازروے ایسی ڈگری کے جو بعد بصیغہ اپیل منسوخ ہوگئی ہو بیدخل کیا گیا ہو تو قبضہ پانیکی تاریخ سی ڈگری ہوگی

مد ۱۳۲ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع - نالش واسطے دلاپانے اوس روپیہ کے جسکا مواخذہ کسی جائداد غیر منقولہ پر ہو بارہ سال کے اندر اوس تاریخ سے جسوقت کہ روپیہ متدعویہ واجب الوصول ہو دائر ہوگی۔ اور ازروے تشریح مد مذکور کے رسوم مالکانہ ایسا متصور ہوگا جسکا مواخذہ جائداد غیر منقولہ پر عائد ہے

مد ۱۳۳ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء نالش واسطے دلاپانے مال منقولہ کے جو متوفی کی وصیت سے بطور امانت یا تحویل یا رہن کے منتقل کیا گیا ہو اور بعد امین یا تحویل دار یا گرو دار سے بہ قیمت خرید کیا گیا ہو بارہ سال کے اندر تاریخ خرید سے دائر ہوگی -

مد ۱۳۴ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء - نالش واسطے دلا پانے قبضہ جائداد غیر منقولہ کے جو متوفی کی وصیت سے بطور امانت یا رہن منتقل کی گئی ہو اور بعد امین یا مرتہن سے بہ قیمت خرید کی گئی ہو تاریخ خرید سے بارہ سال کے اندر دائر ہوگی -

مد ۱۳۵ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء - نالش مرتہن کی واسطے قبضہ جائداد غیر منقولہ مرہونہ کے ایسی عدالت میں جو ازروی سند شاہی مقرر ہوئی ہو بارہ سال کے اندر اوس تاریخ سے جبکہ راہن کا قبضہ ختم ہوجاوے دائر ہوگی

مد ۱۴۵ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء - نالش بنام امانت دار یا گرو دار کی واسطے دلاپانے مال منقولہ امانتی یا مرہونہ کے تین سال کے اندر تاریخ امانت یا رہن سے دائر ہوگی -

مد ۱۴۷ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء - نالش مرتہن کی واسطے بیعبات یا بیع کے ساٹھ برس کے اندر اوس تاریخ سے جبکہ رہن کا روپیہ واجب الادا ہو دائر ہوگی -

مد ۱۴۸ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء - نالش بنام مرتہن واسطے انفکاک رہن یا دلاپانے قبضہ جائداد غیر منقولہ مرہونہ ساٹھ برس کے اندر

اوس تاریخ سے جبکہ حق انفکاک کا یا دلاپانے قبضہ کا پیدا ہو دائر ہوگی مگر شرط
یہ ہے کہ تمام دعاوی انفکاک کے جو بذریعہ دستاویز رہن جائداد غیر منقولہ
واقعہ برٹش برہما پیدا ہوئے ہون اور اوس دستاویز کی تکمیل قبل یکم مئی
۱۸۶۳ع کے ہوئی ہو اون پر قواعد میعاد سماعت جو قبل تاریخ مذکور اوس
ملک مین نافذ تھے مؤثر ہونگے۔

دفعہ ۱۴۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ع - ہر نالش و بیرکیپنہا جلاس سل
کے نام سے یا اونکی طرف سے ساٹھ برس کے اندر اوس تاریخ سے جبکہ
میعاد سماعت اس ایکٹ کے بموجب اوسی قسم کی کسی ور شخص کی نالش
کے شروع ہوتی رجوع ہوگی۔

نظایر متعلق میعاد معاملات رہن و پٹہ وٹھیکہ و قبولیت وغیرہ

۱ - جب تک کہ تعلق راہن و مرتہن کا درمیان فریقین مقدمہ کو باقی رہے
اوس وقت تک قانون حد سماعت مقدمہ مذکور سے متعلق نہو گا۔
نظیر نمبر ۳ صفحہ ۲۹۵ کتاب سحبٹ انڈین لا رپورٹ انگریزی مرتبہ صدر لین
صاحب یعنی خلاصہ نظائر وکلی رپورٹر بحث مارٹیج یعنی رہن۔

۲ - ۱۸۳۵ع مین (الف) مرتہن نے ڈگری بعیات بموجب دو رہننامجات
مقدم کے حاصل کی ۱۸۴۳ع مین (ب) نے حق حقوق راہن واقع جائداد
مرہونہ خرید کیے اور ۱۸۴۴ع مین ہر دو رہن مقدم کو انفکاک کرایا۔
تجویز ہوئی کہ (الف) کی نالش مین جو واسطے اثبات استحقاق جائداد مذکور

بربناء رہننامجات مقدم کے دائر ہوئی تھی تمادی ایام عارض نہین ہے
نظیر نمبر ۸ صفحہ ۲۹۵ کتاب وبحث مذکور الصدر۔

۳۔ اگر مرتھن دخیل جائداد مرہونہ کو بعلت باقی مالگذاری خرید کریں تو ایسی خریداری سے دخل مرتھنانہ اوسکا باطل ہوکر حد سماعت تاریخ خریداری سے شروع ہوتی ہے۔
نظیر نمبر ۳ ۲ صفحہ ۲۹۶ کتاب وبحث صدر۔

۴۔ میعاد سماعت درمیان راہن اور مرتھن دخیل کے متعلق نہین ہوتی اور دخل مرتھنانہ واسطے دعوی متذکرہ دفعہ ۲۳ ۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کافی ہے۔
نظیر نمبر ۲ ۳ صفحہ ۲۹۶ کتاب وبحث صدر۔

۵۔ دخل مرتھنانہ جو خلاف وارث راہن ہو اوس سے میعاد سماعت متعلق نہین ہوتی۔
نظیر نمبر ۸ ۴ صفحہ ۲۹۷ کتاب وبحث صدر۔

۶۔ یہ قاعدہ کہ تاریخ انقضای میعاد عطیہ کی وہ تاریخ ہے کہ جس تاریخ سے مرتھن کو بناء مخاصمت دخل جائداد مرہونہ کی حاصل ہوتی ہے ایسی صورت مین متعلق ہے جب راہن کا دخل بلا اخر خشہ جائداد پر ہو۔
نظیر نمبر ۷۶ صفحہ ۲۹۸ کتاب وبحث صدر۔

۷۔ ازروے دستاویز بیع بالوفا یا کٹ قبالہ کے جائداد مثل طریقہ معمولی کے قابل انفکاک ہے مطابق میعاد اور طریقہ کارروائی مقدمات رہن کے۔
نظیر نمبر ۸۵ صفحہ ۲۹۰ کتاب وبحث صدر۔

بر بناء رہننامجات مقدم کے دائر ہوئی تھی تمادی ایام عارض نہین ہے
نظیر نمبر ۸ صفحہ ۲۹۵ کتاب وبحث مذکور الصدر۔

۳۔ اگر مرتہن دخیل جائداد مرہونہ کو بعلت باقی مالگذاری خرید کرے تو ایسی خریداری سے دخل مرتہنانہ اوسکا باطل ہوکر حد سماعت تاریخ خریداری سے شروع ہوتی ہے۔
نظیر نمبر ۳ ۲ صفحہ ۲۹۶ کتاب وبحث صدر۔

۴۔ میعاد سماعت درمیان راہن اور مرتہن دخیل کے متعلق نہین ہوتی اور دخل مرتہنانہ واسطے دعوی متذکرہ دفعہ ۲۳ ۲۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کافی ہے۔
نظیر نمبر ۲ ۳ صفحہ ۲۹۶ کتاب وبحث صدر۔

۵۔ دخل مرتہنانہ جو خلاف وارث راہن ہو اوس سے میعاد سماعت متعلق نہین ہوتی۔
نظیر نمبر ۸ ۴ صفحہ ۲۹۷ کتاب وبحث صدر۔

۶۔ یہ قاعدہ کہ تاریخ انقضای میعاد عطیہ کی وہ تاریخ ہے کہ جس تاریخ سے مرتہن کو بناء مخاصمت دخل جائداد مرہونہ کی حاصل ہوتی ہے ایسی صورت مین متعلق ہے جب راہن کا دخل بلا خرخشہ جائداد پر ہو۔
نظیر نمبر ۶ ۷ صفحہ ۲۹۸ کتاب وبحث صدر۔

۷۔ از روے دستاویز بیع بالوفا یا کٹ قبالہ کے جائداد مثل طریقہ معمولی کے قابل انفکاک ہے مطابق میعاد اور طریقہ کارروائی مقدمات رہن کے۔
نظیر نمبر ۸۵ صفحہ ۲۹۸ کتاب وبحث صدر۔

یہ تجویز ہوئی کہ نالش قسم دخلیابی ہے اور چونکہ بمقابلہ مدعا علیہ نمبر ۲ تمادی ایام عارض ہے اسلیے کوئی ڈگری بمقابلہ مدعا علیہ نمبر ا جو دخیل نہین ہے صادر نہین ہوسکتی۔

نظیر نمبر ۱۵۹ صفحہ ۳۰۳ کتاب وسجث صدر۔

۱۳ا۔ خریدار ایسی جائداد نے جو دوسری جگہ رہن تھی نالش انفکاک رہن بمع دخلیابی اس بیان سے دائر کی کہ مطالبہ مرتہن منافع جائداد مرہونہ سے وصول ہوگیا اس مقدمہ مین راہن اصلی مالک اس بیان سے عذردار ہوا کہ خریدار نے تاریخ خرید سے تین برس کے اندر نالش داخل کی نہین کی

عدالت ماتحت نے تمادی ایام نالش مذکور مین تجویز کیا۔

ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ تمادی ایام عارض نہین ہے۔

نظیر نمبر ۱۶۰ صفحہ ۳۰۵ کتاب وسجث صدر۔

۱۴ا۔ اگر زر مالکانہ بارہ برس تک وصول نہوا ہو نالش دلایانے زر مالکانہ مین تمادی ایام عارض ہوجائیگا۔

نظیر نمبر ا صفحہ ۴۸ کتاب ڈیجسٹ آف بنگال لا رپورٹ انگریزی مترجمہ جی ڈی اوڈمین صاحب یعنی خلاصہ بنگال لا رپورٹ بحث میعاد ایکٹ ۱۴ ۱۸۵۹ع

بھولی سنگھ بنام نہہ و بیوہ —

۱۵ا۔ دستاویز بیع بالوفا محررہ ۱۰ر اگست ۱۸۵۳ع موعودہ ۹ر جولائی ۱۸۵۵ع ہے مرتہن کو بنا دعوی واسطے دخلیابی جائداد ۹ر جولائی ۱۸۵۵ع تاریخ انقضاے وعدہ دستاویز سے پیدا ہوئی تاہم بمقام مرتہن کی جانب سے جو بعد گذرانی

بیعیات کی نالش و خلیابی بنام خریدار حق حقوق راہن جسنے بلا علم رہن کو خرید کیا تھا ۲۲ جنوری ۱۸۸۱ع کو دائر ہوئی دہ بارہ سال کے اندر نہین ہے دعوی مین تمادی ایام عارض ہی اور کوئی نیا، دعوی کارروائی بیعیات سے پیدا نہین ہوتی ۔

نظیر نمبر ۱۲ - دینا ناتھہ گنگولی بنام ہرسنگہ پرشاد داس صفحہ ۳۰۷ کتاب وصحیفہ ۱۶ - رہننامہ بیع بالوفا میعادی تین سال ۲۰ جنوری ۱۸۶۱ع کو لکھا گیا اور زر جائداد مرہونہ پر دخیل ہا فروری ۱۸۶۵ع مین مدعی کارروائی بیعیات عمل مین لایا اور ۱۶ فروری ۱۸۷۴ع کو نالش و خلیابی جائداد مذکور دائر کی اور یہ ثابت ہوا کہ سود زر رہن کا مرتہن کو ادا ہوتا رہا ہی جو اب دہی راہن یہ ہوی کہ دعوی مین تمادی ایام عارض ہی کیونکہ مدعی زائد از بارہ برس قبل رجوع نالش کے دخیل نہین رہا ۔

تجویز ہوئی کہ ادا کرنا اور لینا سود کا ثبوت موجودگی اس تعلق کا ہی جو درمیان متفرقان دستاویز جائداد مرہونہ کے پیدا ہوتا ہو اور جب تک راہن کوئی حق مخالف مرتہن کی حاصل نہ کرے تب تک قبضہ راہن کا باجازت مرتہن سمجھا جائیگا ۔

نظیر نمبر ۱۳ - مانکی کنور بنام شیخ منو صفحہ ۳۰۰ کتاب وصحیفہ صدر ۱۷ - اگر کوئی شخص کسی جائداد کو جو درحقیقت بائع کے پاس رہن ہو اور بائع اوسکا مرتہن ہو نیک نیتی سے یہ بات سمجھکر کہ بائع مالک جائداد کا ہے خریدکرے اور دخل حاصل کرے اور داخلخارج کرالے تو قبضہ اوسکا مخالفانہ متصور ہوگا

اور بعد بارہ برس کی تمادی ایام عارض ہو جائیگا۔

نظیر نمبر ۱۶ ۔ برجناتھ کندرچودہری بنام خلعت چند گھوس صفحہ ۳۰۹ کتاب بحث صدر

۱۸ ۔ دستاویز غیر رجسٹری شدہ جسکا مطالبہ جائداد غیر منقولہ پر ہو اوسکی نالش کے لیے میعاد بارہ سال ہے۔

نظیر نمبر ۲ ۔ سرور حسین خان بنام غلام محمد صفحہ ۳۸۹ کتاب بحث صدر

۱۹ ۔ ضمن ۱۳ ۔ دفعہ ۱ ۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع ۔ ایسے مقدمات سے متعلق ہے جو باہم اہالی خاندان مشترکہ کے دائر ہوں نہ ایسے مقدمہ سے جسمیں ایک اہالی خاندان نے کل اہالی خاندان کی طرف سے بدست شخص اجنب کے جائداد کو رہن کیا ہو۔

نظیر نمبر ۲ ۔ رادہاناتھ بنام البیت صفحہ ۳۹۲ کتاب بحث صدر۔

۲۰ ۔ اگر رہنامہ میں میعاد انفکاک رہن مندرج نہو تو راہن کو ہر وقت انفکاک رہن حاصل ہے

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲۳۸ مورخہ ۱۱ جون ۱۸۵۹ع للجو بنام کنگو۔

۲۱ ۔ اگر مرتہن دخیل نہو تو اوسکو چاہیے کہ میعاد معینہ عام کے اندر نالش واسطے ثبوت اپنی دستاویز کے رجوع کرے۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۳ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۶۱ع نور احمد بنام شرف النسا

۲۲ ۔ درخواست صیغہ متفرقہ جو واسطے بیعبات کے ہو حافظ میعاد نہیں ہے۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۶۱ع جب راے بنام امین احمد

۲۳ ۔ نالش دخیلیابی بیعبات تاریخ واجب الادا زر رہن سے بارہ برس کے اندر ہونی چاہیے ایک برس زائد بابت کارروائی صیغہ بیعبات اوسکو ملنا نہ چاہیے۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۶ کتاب اردو نمبر ۲۰۷ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۸۶۵ء - برجور سنگہ بنام سورج پرشاد -

۳۴ - مدعی نے بیعنامہ کو بذریعہ اقرارنامہ بیع بالوفا قرار دیکر صیغہ متفرقہ سے درخواست انفکاک رہن کی مگر بسبب انکار مدعا علیہ کے اقرارنامہ سے مقدمہ خارج ہوا اور اوس تاریخ سے زائد بارہ سال گذر گیا تو اب نالش فک رہن مین حد سماعت عارض ہے -

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۰۷ کتاب اردو نمبر ۲۹۰ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۶۵ء رام دیال بنام جواہر رام -

۳۵ - قانون حد سماعت صرف بمقابلہ اوس مدعی کے عارض ہوگا جو اول دخیل کار نرہکر نالش واسطے دلا پانے جائداد بعد انقضاے اوس میعاد کے دائر کرے جو واسطے ارجاع مقدمہ دیوانی کے معین ہے -

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۵۸۶ کتاب اردو نمبر ۲۷۹ مورخہ ۹ اپریل ۱۸۶۵ء گنجا دہر لال بنام راجہ دوارکا پرشاد -

۳۶ - بکر کی جائداد پر زید اس شرط سے قابض تھا کہ بروقت ادا کرنے ایک رقم معینہ کے وہ جائداد سے دست بردار ہوگا عمرو نے حق بکر کو خرید کیا ایسی صورت مین واسطے نالش دخل عمرو کے حد سماعت تاریخ بیعنامہ سے شمار ہوگی -

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۴۶ کتاب اردو نمبر ۱۲۶۸ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۸۶۵ء - منوہر بنام کاشی ناتھ -

۲۷۔ دعوی دخل از روے بیعات بیع بالوفا بوجہ عدم تعمیل دفعہ ۸ قانون ۱۷ ۱۸۰۶ع دو مرتبہ بنین سٹھہ ہو کر بمرتبہ ثانی اپیل صدر سے واپس ہوا کہ اسی عرصہ مین غدر ہوا اور کاغذات عدالت تلف ہو گئی مدعا علیہ کو عذر حد سماعت ہے۔
تجویز ہوئی کہ ۱۸۵۹ عیسوی مین اندر حد سماعت نالش ہذہ رجوع ہوئی اور خصوصا اس وجہ سے کہ مدعی بصیغہ متفرقہ پیروکار ہوتا گیا اور مدعا علیہ بنظر حق تلفی مدعی تعمیل اطلاعنامہ سے گریزان رہے تمادی ایام عارض نہیں ہے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۷۶ کتاب اردو نمبر ۳۳۵ مورخہ ۱۱ جون ۱۸۶۰ع۔ رای سنگہ بنام کلیان سنگہ۔

۲۸۔ بوجہ عدم اندراج ذکر رہن چند اراضی کا کاغذات بندوبست مین قبضہ مخالفانہ مرتہن قابض اراضی مذکور کا ہو نہین جاتا کہ میعاد حد سماعت عام بموجب ایکٹ ۱۴ ۱۸۵۹ع اوس تاریخ سے شمار کیا جاے اور استحقاق راہن نسبت انفکاک رہن فسخ کرے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۲۲۱ کتاب اردو نمبر ۳۶۸ مورخہ یکم اگست ۱۸۶۱ع کاشی رام بنام ہرپال۔

۲۹۔ نالش مرتہنانہ بذریعہ دستاویز مرقومہ ۱۰ جنوری ۱۸۴۴ع کی جس مین یہ شرط تھی کہ ۱۴ ستمبر ۱۸۴۴ع سے مرتہن قبضہ پاوے حد سماعت ۱۴ ستمبر ۱۸۴۴ع سے محسوب ہونا چاہیئے۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۳۴ کتاب اردو نمبر ۱۵ مورخہ ۷ ر اگست ۱۸۶۲ع - بھوانی داس بنام ہر دیو -

۳۰ - تاریخ دستاویز رہننامہ و انقضای وعدہ دستاویز سے حد سماعت دعوی زر رہن مین عارض ہے اور میعاد خاص رہن کی راہن کے لیے ہے نہ مرتہن کے لیے -

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۳۵۷ کتاب اردو نمبر ۶۱ مورخہ ۸ اگست ۱۸۶۱ عیسوی - چمن بنام دت رام -

۳۱ - نالش دلاپانے دخل بموجب دستاویز رہننامہ اوپر حصہ ایسی پٹی کے جسکا نام کاغذات سرکاری مین مندرج ہے مگر حصہ اوسکا قبضہ شخص دیگر کے ہے قبضہ پٹی دار نہ کہ اندر بارہ سال ثابت نہو کر بوجہ تمادی ایام ڈسمس ہوئی -

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۴۹ کتاب اردو نمبر ۶۳ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۶۳ عیسوی - مولچند بنام اچھن -

۳۲ - مرتہن بیع بالوفا دار نے حسب شرط وثیقہ شی مرہونہ پر اندر میعاد سماعت دخل نہ پایا اور بعد انقضای میعاد وثیقہ ایکسال کے بعد رو بکار بیعنامہ حاصل ہوئی تو ایسی دخلیابی مین تاریخ انقضای میعاد وعدہ وثیقہ سے حساب کرنا چاہیئے نہ تاریخ تحریر سے -

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۲۴ کتاب اردو نمبر ۲۷ مورخہ ۲۱ فروری ۱۸۶۳ عیسوی - نرپت سنگھ بنام گجراج سنگھ -

۳۳ - نالش و غلبائی بیعیات مین شمار میعاد تاریخ ختم ہونے میعاد یکسالہ اجرائے اطلاعنامہ بیعیات سے چاہیئے نہ تاریخ رہننامہ سے -
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱ کتاب اردو نمبر ۱۰۰ مورخہ ۳ جنوری ۱۸۶۳ عیسوی - بلدیو بنام چھدالال -

۳۴ - قبضۂ مرتہن مخالفانہ نہین ہی جسپر تمادی ایام مؤثر ہو -
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۵۲ کتاب اردو نمبر ۱۱۱ مورخہ ۲۲ فروری ۱۸۶۴ عیسوی - بھوری سنگہ بنام بھون سنگہ -

۳۵ - جلسۂ کامل سے تجویز ہوئی کہ میعاد یکسالہ تاریخ اجرای اطلاعنامہ بیعیات سے باستثنای تاریخ مذکور شمار ہونا چاہیئے اور آخر کے روز تعطیل ہو تو بروز افتتاح کچہری داخل ہونا زر رہن کا جائز نہین ہی مگر راہن کو اختیار ثابت کرنے روپیہ ادای خانگی کا حاصل ہے -
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۸۵ کتاب اردو نمبر ۰۹ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۶۴ عیسوی جلسہ کامل - منی رای بنام مرلیدھر -

۳۶ - نیلام حق راہن سی مرتہن کے حق یا مطالبہ مین مضرت پیدا نہین ہوتی اور میعاد یکسالہ محکومہ ضمن ۳ دفعہ ۱ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۰۶ء اوس دعوی سے جو مرتہن نے بمقابلہ جائداد واسطے نفاذ اپنے مطالبۂ رہن کی دائر کیا ہو متعلق نہین ہے -
نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۲۷۵ کتاب اردو و صفحہ ۱۱۱ کتاب انگریزی مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۶۶ع - رای روشن کشن بنام بھوپ سنگہ -

۳۷ - نالش منسوخی بیع مین بوجہ نہ رجوع ہونی اندر بارہ سال تاریخ مرتہن سے

کہ رہن مذکور زمانہ مابعد مین بشکل بیع مبدل ہو گیا اور اوس سے بناے جدید نالش کے لیے پیدا ہوئی حد سماعت عارض نہین ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۰۴ کتاب اردو وصفحہ ۸۰ کتاب انگریزی نمبر ۲ ۱۱۸ مورخہ ۵ ۲ اگست ۱۸۶۶ع - ارادت خان بنام دیبی دیال -
۳۳ - جس دستاویز مین جائداد غیر منقولہ رہن ہو اوسکی نالش دلا پانے روپیہ کی بہ نیلام شئی مرہونہ بارہ سال کے اندر ہو سکتی ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۸۴ کتاب اردو وصفحہ ۳۴۲ کتاب انگریزی نمبر ۵۰۸ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۶۶ع - کنجبھاری لال بنام رام نراین -
۳۵ - از روی قانون کہ جبکہ مرتہن کا حق مسلم ہی کوئی میعاد واسطے بیعات کرانے کے مقرر نہین کی گئی ہی مرتہن کو استحقاق نالش دخلیابی کا بعد بیعات کے حاصل ہوتا ہی اور اوس تاریخ سے اندر بارہ برس کی نالش کر سکتا ہے
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۴ کتاب اردو وصفحہ ۱۰۳ کتاب انگریزی نمبر ۱۹۸ مورخہ ۳ جون ۱۸۶۶ع - اجلاس کامل - بلدین بنام مسماۃ گلاب کنور
۳۶ - اگر مدعاعلیہم وقت انقضای سال مہلت کی قبل تھے تو اونکو نالش واسطے دخلیابی بغرض تکمیل انکے استحقاق کے رجوع کرنا ضرور تھا اس صورت مین میعاد انقضای سال مہلت سے شمار ہونا چاہیے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۹۶ کتاب اردو وصفحہ ۳۰۱ کتاب انگریزی نمبر ۳۱ مورخہ ۲۶ فروری ۱۸۶۶ع - خوبچند بنام لیلا دہر -
۳۷ - رہن قبل عملداری سرکار کا ثابت ہو کر صدر الصدور نی دعوی انفکاک رہن

بربناے تمادی ایام ڈسمس کیا۔
ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ اقرار مرتھن سے جو ۱۸۲۰ع و ۱۸۲۵ع مین بذریعہ تحریر وکیل مرتھن ایک مقدمہ مین ہوا تھا واسطے شمار میعاد کے تاریخ جدید حاصل ہوتی ہے تمادی ایام عارض نہین ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۰۰ کتاب اردو وصفحہ ۲۵۵ کتاب انگریزی نمبر ۳۷۹ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۸۶۸ع۔ الیسری سنگہ بنام بشیشر سنگہ۔
۴۲۔ معاملہ بیع اراضی کے جو وقت بیع زیر رہن قبضہ مرتھن مین ہو سماعت تاریخ بیع سے شروع ہوتی ہے نہ تاریخ تبدیل نام سے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲ کتاب اردو وصفحہ ۹ کتاب انگریزی نمبر ۱۲۶۴ و ۱۲۶۶ مورخہ ۴ جنوری ۱۸۶۹ عیسوی معشوق علیخان بنام امداد علیخان
۴۳۔ نالش زر رہن جائداد غیر منقولہ نفاذ کفالت سے میعاد حد سماعت بارہ برس متعلق ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۸۰ کتاب اردو وصفحہ ۱۰۱ کتاب انگریزی نمبر ۸۰۵ مورخہ ۲۶ نومبر ۱۸۶۹ع۔ نواب امراو بیگم بنام خوشی رام۔
۴۴۔ مرتھن کو بمقابلہ راہن ضرور نہین ہے کہ بارہ برس کے اندر نالش کرے لیکن جب قبضہ شخص ثالث جائداد مرہونہ پر ہوجاوے اور شخص ثالث مخالف مرتھن قابض رہے تو مرتھن بہ وجہ اسکے کہ اندر بارہ برس کے اپنے حق کو ثابت کرے مدعی نے ایسا نہ کیا لہذا تمادی ایام عارض ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۰۸ کتاب اردو وصفحہ ۲۲۳ کتاب انگریزی

نمبر ۱۵ مورخہ ۸ جون ۱۸۸۱ع - شو انبر بنام بھوانی دین -

۴۵ - اس عدالت نے متواتر یہ تجویز کی ہے کہ حد سماعت انقضای سال مہلت سے محسوب ہونا چاہیئے اور جو شخص دعوی حق شفعہ کرے او سپر واجب ہے کہ دعوی اپنا بعد ختم ہونے اوس سال مہلت کے جو اطلاعنامہ بیعیات میں مندرج ہے پیش کرے -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۵۳ کتاب اردو صفحہ ۲۸۴ کتاب انگریزی نمبر ۲۰۸ مورخہ ۸ جولائی ۱۸۸۱ع - بدریداس بنام درگا پرشاد -

۴۶ - اقرار تحریری کی لیے یہ ضرورت نہین ہے کہ خاص فریق لیعنی راہن کے ساتھ کیا جاے مرتھن نے روبرو ڈپٹی کلکٹر یہ تسلیم کیا اور او سپر دستخط کیا کہ ایک رہن موجود تھا ہم اوسکو حق کافی انفکاک رہن سمجھتے ہین اور اس عدالت نے ایسی تجویز مقدمہ ایسری سنگھ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۸۸۱ع مین کی ہے -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۵۰ کتاب اردو صفحہ ۸۰ کتاب انگریزی - نمبر ۱۳۱ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۱ع - علی حسین بنام رامدیال -

۴۷ - اقرار جسپر اپیلانٹ کو استدلال ہے چونکہ بعد از ساٹھ سال تاریخ رہن سے عمل مین آیا واسطے میعاد جدید حد سماعت کی کافی نہین ہے

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۷۰ کتاب اردو ۱۹۹ کتاب انگریزی نمبر ۱۵ مورخہ ۲۹ مئی ۱۸۸۱ع - محمد عبد الرزاق بنام سید آصف علی -

۴۸ - استحقاق مدعیان یا اونکے دادا کا در باب قبضہ کرنے رہننامہ سمت ۱۹۲۶ سے پیدا ہوا تھا نالش اندر بارہ سال کے دائر نہین ہوئی اسلیے نا قابل پذیرائی ہے

اور ڈگری اوسکی بمقابلہ مدعا علیہم مقبلان کی بھی نہین ہو سکتی ۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۷۰ الکتاب اردو صفحہ ۵۳ الکتاب انگریزی
نمبر ۲۱ مورخہ ۱۳ ار مئی ۱۸۷۶ع ۔ سنبھو ناتھہ بنام نرائن سنگہ ۔

۴۹ ۔ حقوق راہن ضبط ہوئی اور ضبطی بتابعت دعوی مرتہن عمل مین آئی تو نالش مین عارضہ تمادی ایام ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ع عارض نہین ہے ۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۸ کتاب اردو صفحہ ۹۹ کتاب انگریزی
نمبر ۳۰۰ مورخہ ۱۰ ارمارچ ۱۸۷۶ع ۔ سردار خان بنام رسال سنگہ ۔

۵۰ ۔ رہن مظہرہ کے وقت سے ساٹھہ سال منقضی نہین ہوئی اور محض بیان استحقاق مخالفانہ سے مرتہن قابض اوس میعاد کو کم نہین کر سکتا جو راہن کو قانوناً حاصل ہے ۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۵ الکتاب اردو نمبر ۵۹۵ مورخہ ۸ ار اپریل ۱۸۷۶ع ۔ اجلاس کامل ۔ شوپال بنام خادم حسین ۔

۵۱ ۔ دعوی نفاذ کفالت جائداد غیر منقولہ سے میعاد بارہ برس متعلق ہے ۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۵۳ الکتاب اردو نمبر ۱۷ مورخہ ۸ ار اپریل ۱۸۷۵ عیسوی ۔ رادھے پانڈے بنام ٹھکرائن روپ کنور ۔

۵۲ ۔ بیوہ نے جائداد شوہری کو جو مرتہن کے قبضہ مین تھی فروخت کر ڈالی مشتری نے مرتہن سے جائداد کو فک رہن کرا لیا ورثائے جائز شوہر بیوہ دعوی تنسیخ بیع کا کرتے ہین اونکے دعوی کے لیے بنا مخاصمت تاریخ بیع سے شروع ہوئی نہ اوس تاریخ سے جب جائداد کو فک رہن کرا کے

مشتری نے قبضہ پایا۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۶۳ کتاب اردو نمبر ۳۹ مورخہ ۲۴ جون ۱۸۷۵ عیسوی۔ گوبردہن بنام بالمکند۔
۵۳۔ مدعا علیہم نے کاغذات دیہی وقت بندوبست کو جس میں جائداد کا رہن ہونا لکھا تھا تصدیق کیا گو کاغذات میں نام راہن کا مندرج تھا تجویز ہوئی کہ مدعا علیہم نے استحقاق راہن وحق راہن کو حسب تعریف مد ۱۴۸ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ع تسلیم کر لیا۔
سلسلہ ہائی کورٹ الہ آباد جلد ۱ حصہ ۳ یعنی اپریل ۱۸۷۷ع صفحہ ۱۷۰ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۲۷ اگست ۱۸۷۶ع۔ دیا چند بنام سرفراز
۵۴۔ رہننامہ میں یہ شرط تھی کہ اگر جائداد مرہونہ کسی اجرائے ڈگری یا مالگذاری میں نیلام ہو جاوے تو مرتہن کو اختیار وصول زر رہن بلا انقضاے میعاد حاصل ہوگا جائداد مرہونہ نیلام ہوئی مرتہن نے نالش بربناء رہننامہ دائر کی مشتری کی طرف سے یہ جوابدہی ہوئی کہ تاریخ نیلام سے عرصہ چھہ برس گذر گیا تمادی ایام عارض ہے۔
پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ ایسی نالش سے میعاد سہ سالہ یا شش سالہ متعلق نہیں ہے بلکہ میعاد بارہ سال متعلق ہے۔
سلسلہ کلکتہ جلد ۱ حصہ ۵ صفحہ ۱۶۳ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۸۷۵ عیسوی۔ جنیشر داس بنام مہابیر سنگھ۔
۵۵۔ جائداد مبیعہ اگر مرتہن کے قبضہ میں ہو تو شفیع کو استحقاق شفعہ

تاریخ تکمیل دستاویز بیعنامہ سے حاصل ہوتا ہی گو مرتہن بعد بیع کی آیندہ قابض رہی ہے
سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۴ یعنی ماہ اپریل ۱۸۸۰ع صفحہ ۲۰ کتاب اردو و صفحہ
۱۱۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۱ اگست ۱۸۷۹ع - اجلاس کامل
رای جگیشر سنگہ بنام جواہر سنگہ -

۵۶ - قایم مقام مرتہن ذی استحقاق راہن کو جو ایک کاغذ بند وبست ۱۸۴۰ع
مین مندرج تھا تسلیم کیا ایسی تسلیم واسطے حفاظت میعاد کے داخل مد
۱۴۸ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے ہے -
سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۱ یعنی ماہ نومبر ۱۸۸۰ع عیسوی صفحہ ۱ کتاب اردو و
۲۳۵ کتاب انگریزی مورخہ ۱۹ اپریل ۱۸۸۰ع - دیا چند بنام شیراز علے
۵۷ - حسب فیصلہ پریوی کونسل مقدمہ لچھمن بخش رای بنام رنجیت رای یاد رکھ
تجویز ہوئی کہ واسطے قبول کرنے حق رہن وانفکاک رہن کے دستخط کاغذ کا
راہن کا حسب منشای مد ۴۰ - ۱ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کافی نہین ہے -
سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۸ یعنی ماہ اگست ۱۸۸۱ع صفحہ ۴۳۲ کتاب انگریزی انڈین
لا رپورٹ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۸۱ع - رحمانی بی بی بنام مسماۃ ہولاس کنور
۵۸ - صرف بیان مرتہن نسبت قبضہ مخالفانہ کے استحقاق انفکاک رہن
مین جو ساٹھہ برس تک حاصل ہی تخفیف پیدا نہین کرتا راہن کو میعاد انفکاک
رہن ساٹھہ برس کی باوجود ایسے بیان کے بھی ملنا چاہیئے -
سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۸ یعنی ماہ اگست ۱۸۸۱ع صفحہ ۵۵۹ کتاب انگریزی
انڈین لا رپورٹ نمبر ۲۵۸ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۸۸۱ع - علی محمد بنام لالتا پرشاد

۵۹ - بنظر حالات مقدمہ تعبیر مضمون رہننامہ تجویز ہوئی کہ تقاضیات دعوٰی رہن بربنا اقرار نامہ تقسیم جائداد کے کیا گیا تھا او سوقت سے نالش بلحاظ میعاد بارہ سال کے دائر نہین ہوئی از روے ایکٹ ۱۴ ۱۸۵۹ء تمادی ایام عارض ہوگیا اور بوجہ جاری ہونے ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء توسیع میعاد کی بحق مدعی بموجب ضمیمہ ۲ مد ۱۴۹ ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء کے نہین ہوسکتی اور بموجب دفعہ ۲۸ ایکٹ ۱۸۷۱ء ۱۵ کے بوجہ تمادی ایام کے صرف استحقاق قبضہ زائل نہین ہوتا ہی بلکہ حق ملکیت بھی زائل ہوجاتا ہے۔

سلسلہ کلکتہ جلد ۴ حصہ ۴ یعنی اپریل ۱۸۷۹ء صفحہ ۴۸۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۵ و ۲۹ جولائی و ۱۹ اگست ۱۸۷۸ء - رامچندر رگھو سال بنام جگت منموہنی دیبی

۶۰ - استحقاق نالش کا مدعی شفیع کو تاریخ قبضہ واقعی مرتھن سے حاصل ہے نہ تاریخ داخلخارج محکمہ مال سے جس تاریخ کو محکمہ مال نے قبضہ مرتھن تسلیم کیا ہو اسلیے مد ۱۰ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ عیسوی مانع نالش ہے اور تمادی ایام عارض ہے۔

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۸ یعنی اگست ۱۸۷۹ عیسوی صفحہ ۶۰۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۷۹ عیسوی نمبر ۱۰۷۶ - گلاب سنگہ بنام امر سنگہ -

۶۱ - فصل استادہ حسب منشا قانون میعاد کی جائداد غیر منقولہ ہے -

سلسلہ کلکتہ جلد ۴ حصہ ۸ یعنی ماہ اگست ۱۸۷۹ء صفحہ ۶۶۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۷۹ء نمبر ۴۴۸ - پنڈا غازی بنام حسن ندی -

قانون نظائر متعلق اسٹامپ دستاویز رہن و پٹہ و ٹھیکہ و قبولیت وغیرہ

قانون متعلق اسٹامپ دستاویز رہن و پٹہ و ٹھیکہ و قبولیت وغیرہ

ضمن ۱۲ ۔ دفعہ ۳ ۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۹ع ۔ لفظ ٹھیکہ سے جائداد غیر منقولہ کا ٹھیکہ پر دینا مراد ہے اور اوسمین (الف) پٹہ بھی شامل ہے (ب) اور قبولیت اور یا اقرار تحریری جو پٹہ کی قبولیت نہو جسمین جائداد غیر منقولہ کے ترد کرنے یا اوسپر دخیل رہنے یا اوسکے بابت زرلگان ادا یا حوالہ کرنیکا وعدہ ہو

ضمن ۱۳ ۔ دفعہ ۳ ۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۹ع ۔ لفظ رہننامہ مین ہر دستاویز شامل ہے جسکے ذریعہ سے زر قرض دادہ کے وصول کے اطمینان کے لیے یا اوس روپیہ کے اطمینان کے لیے جو بطور پیشگی قرض دیا جاوے یا جو پہلے سے واجب الادا ہو یا آیندہ واجب الادا ہو جاے یا واسطے اطمینان تعمیل کسی معاہدہ کے ایک شخص کوئی استحقاق واقع کسی جائداد مخصوص کا دوسرے کے نام یا اوسکے حق مین منتقل یا پیدا کرے ۔

انتخاب دفعہ ۶ ۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۹ع ۔ جب معاملہ ٹھیکہ یا رہن کا ہو اور معاملہ کی تکمیل کے لیے چند دستاویز لکھی جائین تو رسوم اسٹامپ صرف اصل دستاویز کے لیے واجب الادا ہوگی اور باقی دستاویزات مین سے ہر ایک کی بابت رسوم بقدر ایک روپیہ وصول کیجائیگی ۔

انتخاب دفعہ ۹ نمبر ۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۹ع ۔ درصورت نہ ہونے کچھ قول و قرار

خلاف اسکے خرچ بھرسانی اسٹامپ مناسب کا اشخاص مفصلہ ذیل کے ذمہ رہیگا۔

(الف) درصورت ہونے دستاویز کے اوس قبیل سے جسکا مذکور مد ۱۴ ار یعنی اقرار نامہ یا رہننامہ بطور ضمانت و مد ۲۹ یعنی کفالت نامجات زر یا ملکفولی جائداد منقولہ و مد ۳۰ یعنی دستاویز مواخذہ مزید جائداد مرہونہ و مد ۴۴ یعنی رہننامہ دخلی و غیر دخلی و مد ۵۳ - دستاویز واپسی جائداد مرہونہ و مد ۵۵ - دستاویز قرضہ بکفالت مال محمولہ جہاز و مد ۶۰ - دستاویز انتقال بابت کسی حقیت جواز روی تحریر رہننامہ مستحکم کی گئی ہو رسوم اوس شخص کے ذمہ رہیگی جسنے دستاویز لکھی یا تیار کی یا اوسکی تکمیل کی ہے۔

(ج) اگر معاملہ ٹھیکہ یا اقرار نامہ کا ہو تو ٹھیکہ دار موجودہ یا آیندہ کی ذمہ

(د) اگر وہ قسم قبولیت سے ہو تو پٹہ دہندہ کے ذمہ۔

انتخاب دفعہ ۳۴ - ایکٹ ا ۱۸۷۹ع - کوئی دستاویز جو لایق اوسے رسوم ہو کسی کام کے لیئے کسی شخص کے روبرو جو قانوناً یا برضامندی فریقین شہادت لینے کا اختیار رکھتا ہو بطور شہادت مقبول نہیں ہوگی اور نہ کوئی ایسا شخص یا عہدہ دار سرکاری اوسپر عمل کریگا یا اوسپر جسپر ہے یا اوسکی تصدیق کریگا۔ الا اوس صورت مین کہ اوسپر حسب ضابطہ اسٹامپ لگا ہو

مد ۴ ضمیمہ ا - ایکٹ ۱ ۱۸۷۹ع - اقرار نامہ تحریر پٹہ کے لیے وہی رسوم جو پٹہ کے لیے مد ۳۹ مین مقرر ہے۔

مد ۴ ضمیمہ ا - ایکٹ ا ۱۸۷۹ع - اقرار نامہ یا رہننامہ بطور ضمانت

(الف) جب تعداد شئ اقراری کی ایکہزار سے زیادہ نہ ہو وہی رسوم جو تمسک مد ۱۳ کے لیے مقرر ہے۔

(ب) دوسری صورتین پانچ روپیہ رسوم لیجائیگی۔

مد ۵ ضمیمہ ا- ایکٹ ۱۸۹۹ع- دستاویز بکفولی جہاز کی رسوم مطابق رسوم تمسک مد ۱۳ کے لیجائیگی۔

مد ۲۹ ضمیمہ ا- ایکٹ ۱۸۹۹ع- دستاویز قرضہ بکفالت اسناد ملکیت یا دیگر کفالت نامجات زر یا از روے بکفولی جائداد منقولہ-

(الف) جب ایسا قرضہ تاریخ دستاویز سے تین مہینے گذرنے کے بعد بکر تاریخ مذکور سے ایک برس کے اندر واجب الادا ہو رسوم اسٹامپ بل آف اکسچینج مد ۱۳ ضمن (ب) کے مطابق لیجائیگی۔

(ب) جب قرضہ مذکور تاریخ دستاویز سے تین مہینے کے اندر واجب الادا ہو تو نصف رسوم بل آف اکسچینج مد ۱۳ ضمن (ب) کی لیجائیگی۔

مد ۳۰ ضمیمہ ا- ایکٹ ۱۸۹۹ع- دستاویز مشعر قایم کرنے مواخذہ مزید اوپر جائداد مرہونہ کے۔

(الف) جب اصل رہن اوس قسم مین سے ہو جسکا ذکر اس ضمیمہ کی مد ۴۰ ضمن (الف) مین آیا ہی یعنی رہن دخلی ہو تو وہی رسوم لیجائیگی جو تبایعنامہ مد ۲۳ کی مقرر ہے

(ب) جب اصلی رہن اوس قسم مین سے ہو جسکا ذکر اس ضمیمہ کی مد ۴۰ ضمن (ب) مین آیا ہی یعنی رہننامہ بلادخلی ہو تو وہی رسوم لیجائیگی

جو تمسک مد ۱۳ کے لیے مقرر ہے —

مد ۳۹ ضمیمہ ۱- ایکٹ ۱۸۹۹ع - پٹہ یا ٹھیکہ یا سر خط -

(الف) جب ایسے پٹہ وغیرہ کے روسے زرلگان مستقل ہو اور کوئی نذرانہ ادا یا حوالہ نہوا ہو اور پٹہ میں ایک میعاد لکھی ہو اگر ایک برس سے کم میعاد ہو وہی رسوم لیجائیگی جو تمسک مد ۱۳ کے لیے مقرر ہے بابت اوس کل تعداد کے جو ایسے پٹہ کی روسے واجب الادا یا لایق حوالگی کے ہو - اگر ایک برس سے نہ کم اور نہ تین برس سے زیادہ ہو وہی رسوم جو تمسک مد ۱۳ کے لیے مقرر ہے بابت اوس تعداد کے جو اوسط زرلگان سالانہ مندرجہ پٹہ کے برابر ہو - اگر تین برس سے زیادہ ہو وہی رسوم جو بیعنامہ مد ۲۱ کے لیے مقرر ہے بابت اوس قدر معاوضہ کے جو اوسط لگان سالانہ مندرجہ دستاویز کے تعداد یا مالیت کے برابر ہو لیجائیگی -

(ب) جب پٹہ کی روسے لگان مستقل ہو اور کوئی نذرانہ ادا یا حوالہ کیا گیا ہو اور پٹہ کے مضمون سے کسی میعاد معین کے لیے ہونا پایا نہ جائے تو وہی رسوم جو بیعنامہ مد ۲۱ کے لیے مقرر ہے جسکا زر معاوضہ اوسط لگان سالانہ کی اوس تعداد یا مالیت کے برابر ہو جو اول دس برس میں اگر پٹہ اوس قدر عرصہ تک قایم رہتا ادا یا حوالہ کیجاتی -

(ج) جب پٹہ بعوض کسی نذرانہ یا پیشکش کے دیا جائے اور لگان اوسمیں مندرج نہو تو وہی رسوم جو بیعنامہ مد ۲۱ کے لیے مقرر ہے بابت اوس قدر معاوضہ کے جو نذرانہ یا پیشکش مندرجہ پٹہ کی تعداد یا

جو تمسک مد ۱۳ کے لیے مقرر ہے —

مد ۹۳ ضمیمہ ۱ - ایکٹ ۱۸۶۹ع - پٹہ یا ٹھیکہ یا سرخط -

(الف) جب ایسے پٹہ وغیرہ کے رو سے زر لگان مستقل ہو اور کوئی نذرانہ ادا یا حوالہ نہوا ہو اور پٹہ میں ایک میعاد لکھی ہو اگر ایک برس سے کم میعاد ہو وہی رسوم لیجائیگی جو تمسک مد ۱۳ کے لیے مقرر ہے بابت اوس کل تعداد کے جو ایسے پٹہ کی رو سے واجب الادا یا لایق حوالگی کے ہو — اگر ایک برس سے نہ کم اور نہ تین برس سے زیادہ ہو وہی رسوم جو تمسک مد ۱۳ کے لیے مقرر ہے بابت اوس تعداد کے جو اوسط زر لگان سالانہ مندرجہ پٹہ کے برابر ہو — اگر تین برس سے زیادہ ہو وہی رسوم جو بیعنامہ مد ۱۲ کے لیے مقرر ہے بابت اوس قدر معاوضہ کے جو اوسط لگان سالانہ مندرجہ دستاویز کے تعداد یا مالیت کے برابر ہو لیجائیگی —

(ب) جب پٹہ کی رو سے لگان مستقل ہو اور کوئی نذرانہ ادا یا حوالہ کیا گیا ہو اور پٹہ کے مضمون سے کسی میعاد معین کے لیے ہونا پایا نہ جاوے تو وہی رسوم جو بیعنامہ مد ۱۲ کے لیے مقرر ہے جسکا زر معاوضہ اوسط لگان سالانہ کی اوس تعداد یا مالیت کے برابر ہو جو اول دس برس مین اگر پٹہ اوس قدر عرصہ تک قایم رہتا ادا یا حوالہ کیجاتی —

(ج) جب پٹہ بعوض کسی نذرانہ یا پیشکش کے دیا جاوے اور لگان اوسمین مندرج نہو تو وہی رسوم جو بیعنامہ مد ۱۲ کے لیے مقرر ہے بابت اوس قدر معاوضہ کے جو نذرانہ یا پیشکش مندرجہ پٹہ کی تعداد یا

(الف) اگر زرمعاوضہ جسکے عوض جایداد مکفول کی گئی تھی ایکہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو وہی رسوم جو بیعنامہ مد ۲۱ کے لیے مقرر ہے بابت اوسی زرمعاوضہ کے جو دستاویز و ایسی مین مندرج ہے لیجائیگی۔

(ب) اور صورتون مین دس روپیہ رسوم ہوگی۔

مد ۵۵ ضمیمہ ۱۔ ایکٹ ۱۸۷۹ء۔ دستاویز قرضہ جو بکفالت مال محمولہ کسی جہاز یا ایسی مال کے جو جہاز پر چڑھنے والا ہو دیا جاوے وہی رسوم ہوگی جو تمسک مد ۱۳ کے لیے مقرر ہے۔

مد ۵۹ ضمیمہ ۱۔ ایکٹ ۱۸۷۹ء۔ دستاویز واپسی پٹہ یا ٹھیکہ یا اجارہ کے

(الف) جب رسوم جو پٹہ کی بابت واجب الادا ہو پانچ روپیہ سے زیادہ نہو وہی رسوم جو پٹہ کی بابت واجب الادا ہو لیجائیگی۔

(ب) کسی اور صورت مین پانچ روپیہ لیجائیگی۔

انتخاب مد ۶۰ ضمیمہ ۱۔ ایکٹ ۱۸۷۹ء۔ انتقال بابت کسی حقیت کے جو ازروے تحریر پٹہ یا رہننامہ مستحکم کی گئی ہو۔

۱۔ اگر رسوم متعلقہ پٹہ یا رہننامہ پانچ روپیہ سے زیادہ نہو وہی رسوم جو پٹہ یا رہننامہ کی بابت واجب الادا ہے لیجائیگی۔

۲۔ کسی اور صورت مین پانچ روپیہ۔

رسوم تمسک مد ۱۳ اجو رہننامہ بلادخلی پر چاہیے

(ج) رسید بابت زرنقد یا کفالت نامجات نقدی جو کسی مہاجن کو اس غرض سے سپرد ہو کہ وہ اوسکا حساب سمجھے بشرطیکہ رسید میں کسی شخص غیر سے یا اوسکی معرفت پانا نہ لکھا ہو۔

مد ۶ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۸۷۹ء دستاویز وایسی پٹہ جب وہ پٹہ رسوم سے معاف ہو۔

انتخاب مد ۷ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۸۷۹ء - انتقال بذریعہ تحریر عبارت ظہری

(د) رہننامہ بر بابت رسوم اور محصولات کے جسکا لکھنا کسی ایکٹ مجاریہ برٹش انڈیا نافذہ وقت کی رو سے جایز ہو۔

(ہ) کفالت نامجات گورنمنٹ ہند پر۔

نظایر متعلق اسٹامپ دستاویز رہن وپٹہ وٹھیکہ وقبولیت وغیرہ

۱- تحریر ہونا جملہ دستاویزات انتقال اسٹامپ معینہ پر ضرور ہے ورنہ انتقال ناجائز ہوگا۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ اکتاب اردو نمبر ۲۱۹ مورخہ ۴ جنوری ۱۸۵۶ء شیخ رجب علی بنام زر سنگہ۔

۲- مدعی نے قبولیت بنائے دعوی بوجہ ہونے ادپر کاغذ سادہ کے پیش نہ کی تو گو مدعی نے شہادت گواہان سے دعوی اپنا ثابت کر دیا لیکن یہ طریق غیر صحیح اور ناجائز قرار پاکر دعوی ڈسمس ہوا۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۷۳ کتاب اردو نمبر ۵۴۳ - مورخہ

۱۸ / مارچ ۱۸۶۹ عیسوی۔
گوپال بنام عبداللطیف خان۔
۳۔ جلسہ کامل سے تجویز ہوئی کہ لکھا جانا بعنامہ ظہر رہننامہ پر بحالت ادا ہو جانے زرضمیت بعنامہ ظہری کے قانوناً جائز ہے
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۷۷، کتاب اردو نمبر ۶۹ا مورخہ ۷ / اپریل ۱۸۶۳ عیسوی ۔ جلسہ کامل۔
مرزا روح اللہ بیگ بنام سہمائی ساہو۔
۴۔ مضمون دستاویز سے معمولی طور پر دستاویز انتقال کفالت معلوم ہوتی ہے تو ازروے دفعہ ۱۴ ۔ ایکٹ ۸ ۱۸۶۹ عیسوی کے اسٹامپ زائد سے زائد لگنا چاہیے۔
سلسلہ مدراس جلد ۲ حصہ ا یعنی ماہ جنوری ۱۸۸۰ عیسوی صفحہ ۳۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۵ / اگست ۱۸۷۹ عیسوی
استصواب بورڈ۔
۵۔ یادداشت جو منجانب کارندہ زمیندار بابت شرح لگان مقبولہ جس پر دستخط کاشتکاران بطور اقرار ثبت ہوتے ہیں وہ معاہدہ نہیں ہے نہ اوس پر اسٹامپ و رجسٹری لازمی ہے۔
سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۲ یعنی ماہ جون ۱۸۷۸ عیسوی صفحہ ۲۲۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۰ / نومبر ۱۸۷۷ عیسوی
گنگا پرشاد بنام گوگن سنگھ۔

قانون و نظائر متعلقہ معاہدہ رہن و بیعہ و ٹھیکہ و قبولیت وغیرہ

قانون متعلق معاہدہ رہن و بیعہ و ٹھیکہ و قبولیت وغیرہ

دفعہ ۹۹ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء قانون معاہدہ - جو بائع کہ مال کو اپنے قبضے سے علیحدہ کر چکا ہو اور کل قیمت اوسکو وصول نہوئی ہو اوسے جائز ہے کہ اگر مشتری دیوالیہ ہوجاے تو مال کو در اثناء راہ جبکہ وہ مشتری کی پاس جاتا ہو روک دے -

دفعہ ۱۷۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء قانون معاہدہ - تحویل مال کی بطور ضمانت اداے قرضہ یا تعمیل عہد کے گرو کہلاتی ہے اس صورت مین امانت دہندہ کو گرو کنندہ اور امین کو گرویدار کہتے ہین *

دفعہ ۱۷۳ - قانون مذکور - گرویدار مال گروشدہ کو نہ صرف واسطے اداے قرضہ یا تعمیل عہد کے بلکہ بابت سود قرضہ اور تمام ضروری اخراجات کے جو اوسکو قبضہ مین رکھنے مین اوسپر عائد ہوے ہون یا بابت نگاہداشت مال مذکور کے بھی اپنے پاس رکھہ سکتا ہے -

دفعہ ۱۷۴ - قانون مذکور - جس حال مین کہ معاہدہ اس مضمون کا نہوا ہو گرویدار کو لازم نہین ہے کہ مال گروشدہ کو بابت کسی اور قرضہ یا عہد کے بجز اوسکے جسکی بابت تحویل اوسکے عمل مین آئی ہو اپنے پاس رکھے مگر جس حال مین کوئی امر خلاف اسکے نہوا ایسا مفہوم ہوگا کہ بابت قرضہ مابعد کے جو

گرویدار نے دیا ہو تحویل مال کی عمل مین آئی تھی۔

دفعہ ۱۷۵- قانون مذکور- گرویدار مستحق ہے کہ گروی کنندہ سے واسطے نگاہداشت مال گروشدہ کے وہ اخراجات غیر معمولی جو اوسپر عاید ہوئے ہون وصول کرے۔

دفعہ ۱۷۶- قانون مذکور- اگر گروی کنندہ قرضہ یا تعمیل عہد مین جسکی بابت مال گرو رکھا گیا ہو بروقت معہود قصور کرے گرویدار کو اختیار ہے کہ اوسپر نالش قرضہ یا عہد کی بناء پر دائر کردے۔ اور مال گروی شدہ کو بطور ضمانت اضافی کے اپنے پاس رکھے یا گرویدار کو اطلاع مناسب دیکر بیچڈالے۔

اگر زرثمن اوس روپیہ سے جو بابت قرضہ یا عہد کے واجب الوصول ہی کم ہو تو گروی کنندہ بعد اسکے بھی مواخذہ دار ادا ے مابقی کا رہیگا اور جو زرثمن تعداد واجب سے زیادہ ہو تو گرویدار زر فاضل گروی کنندہ کو دیگا۔

دفعہ ۱۷۷- قانون مذکور- جس حال مین کہ واسطے ادا ے قرضہ یا تعمیل عہد کے جسکی بابت مال گرو کیا گیا ہے تعین وقت کا ہوا اور وقت معہودہ پر گروی کنندہ ادا ے قرضہ یا تعمیل عہد مین قصور کرے تو اوسے اختیار ہے کہ مال مذکور کے فروخت واقعی سے پہلے کسی وقت مابعد پر اوسکا انفکاک کرالے لیکن اس صورت مین اوسے لازم ہی کہ جو اخراجات اوسکے قصور سے عائد ہوئے ہون وہ بھی ادا کرے۔

دفعہ ۱۷۸- قانون مذکور- جو شخص قابض مال یا بل آف لیڈنگ یا ڈاک وارنٹ یا سارٹیفکیٹ مہتمم گودام یا گھاٹوال کے سارٹیفکیٹ یا وارنٹ

یا قطعہ اجازت حوالگی یا کسی اور سند استحقاق مال کا ہو اوسے اختیار ہے کہ گرو جائز اوس مال یا سند کی کرے مگر شرط یہ ہے کہ گرو دیدار باعتبار راست معاملگی اور ایسے حالات مین جنسے گمان اس امر کا پیدا نہوتا ہو کہ گرو کنندہ عمل نا مناسب کرتا ہے اوس معاملہ کو کرے ÷

نیز شرط یہ ہے کہ وہ مال یا اسناد اوسکی مالک جائز سے یا اوس شخص سے جو اونکی حراست جائز رکھتا ہو بذریعہ کسی جرم یا فریب کے حاصل نہ کی گیئن ہون +

دفعہ ۱۷۹ قانون مذکور جس حال مین کہ کوئی شخص ایسے مال کو گرو کرے جسمین اوسکو صرف حقیت محدود حاصل ہے وہ گرو بقدر اوسکی حقیت مذکور کے جائز ہوگا۔

نظائر متعلق معاہدۂ رہن پٹہ وٹھیکہ و قبولیت وغیرہ

۱ مرتہن بعد حصول روبکار بیعیات بموجب نظیر پریوی کونسل بحالت عہدی دعوی بازیافت زر رہن کر سکتا ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۴۸۸ کتاب اردو نمبر ۲۷۹ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۸۶۱ء لالہ ماتا دین بنام حکم سنگھ

۲ دستاویز رہن نامہ مین یہ شرط تھی کہ اگر تحصیل مین کچھ کمی پڑے تو راہن دیندار ہے۔ تجویز ہوئی کہ جب کمی نسبت بد عہدی اور خطار اہن کے ہو تو البتہ دعوی جائز ہوگا ورنہ قبل انقضای میعاد رہن کے مدعی کو منصب نالش کا نہین ہے نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۰ کتاب اردو نمبر ۱۹۶ مورخہ ۲۸ مئی ۱۸۶۱ء شیو شنکر بھٹ بنام ناگیشری دیال۔

۳ جب مشتری نے بدعہدی راہن یا بیع بالوفادار کے ساتھ کی تو مدعی کو اندر میعاد منصب واپسی زر رہن کا بائع سے حاصل ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۶۴۴ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۸۶۲ء گنیش بنام چنی لال ۔

۴ مدعاعلیہ نے رہن نامہ بھوگ بندھک مدعی کو لکھدیا مگر مدعی نے قبضہ نہین پایا لیکن ایک کرایہ نامہ مدعاعلیہ نے بشرط ادای کرایہ معینہ کے لکھدیا۔ تجویز ہوئی کہ دونون دستاویز واجد ہین اور بسبب عدم ادای کرایہ کے عہدشکنی راہن متصور ہے پس دعوی زر رہن جائز ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۵ کتاب اردو نمبر ۵۱۷ مورخہ ۳۰ جون ۱۸۶۲ء جگل پرشاد بنام سماۃ زلفن

۵ کوئی معاہدہ صریح بابت استحقاق جائداد کے نہوا ہو لیکن بائع یا راہن کی نسبت ہمیشہ یہ تصور ہونا چاہیے کہ اوسنے ذمہ داری اپنی نسبت استحقاق مبیعہ یا مرہونہ کے کی ہے اگر استحقاق ناقص ہے تو مشتری یا مرتہن بربنای شکستگی معاہدہ دعوی کرسکتا ہے۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۱۴۳ کتاب اردو ۱۹۹ کتاب انگریزی نمبر ۱۹۲ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۸۶۷ء دوارکا داس بنام تھمن سنگھ

۶ شرط مندرجہ دستاویز کفالت جواولاگوردیال وغیرہ کو دی گئی جسمین مالک نے یہ عہد کیا کہ انتقال نکرینگے اوسکو مدعاعلیہ کہ جو شخص غیر ہے واسطے شکست شدنے مطالبہ مدعی کے مستعمل نہین کرسکتا شرط مذکور واسطے تحفظ گوردیال کے تھی جسکا قرضہ بعد اوسوقت سے ادا ہوگیا۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۱۶۷ کتاب اردو ۲۰۵ انگریزی نمبر ۷۹ مورخہ ۷ اگست ۱۸۷۱ء کنہی لال بنام وزیر علی ۔

۷ - اگر کوئی شخص ایسی جائداد جسکی مالکیت اوسکو اوسوقت حاصل نہو بعدہ حاصل ہو رہن کرے تو مطالبۂ رہن متعلق ایسی مالکیت کے ہی اور بعدہ جو شخص اوسکو راہن سے خرید کرین خریداری اونکی تابع اون حقوق کے ہے جو جائداد پر درصورت قبضۂ راہن موثر ہوتے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۰ کتاب ب اردو و ۱۱ کتاب انگریزی نمبر ۱۷۶ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۸۷۲ء عبداللہ خان بنام کرامت اللہ

۸ ازروی شرط دستاویز کے دوران میعاد مندرجۂ دستاویز میں نہ راہن انفکاک کرا سکتا تھا اور نہ مرتہن اپنا روپیہ وصول کرسکتا تھا - اور یہ حجت کہ جب تک روپیہ طلب ہو کر اوسکے ادا کرنے سے انکار نہ کیا جاوے وجہ مخاصمت پیدا نہین ہو سکتی اور اپنے آپ سے چھوڑ دینا قبضہ کا بھی وجہ مخاصمت نہین ہے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۵ کتاب اردو و ۱۲۸ کتاب انگریزی نمبر ۳۶ مورخہ یکم مئی ۱۸۷۳ء رانی گنیش کنور بنام ویدار بخش -

۹ - جب چند شخصون نے کسی مال کی نسبت جو خطرہ ڈوب جانے دریا مین ہو روپیہ خرچ اور محنت کی ہو کہ جسکی عوض وہ استحقاق نالش بمقابلہ مالک کے رکھتے ہون تو نامبردگان درصورت نہونے کسی معاہدۂ خاص مخالف کے مستحق رکھہ چھوڑنے مال کے ہین تا وقتیکہ ایفاء اونکے دعوی واجب کا نہو جاوے اور استحقاق اونکا اسوجہ سے نہین جاتا رہتا کہ اونھون نے فوراً اطلاع حسب ضابطہ مال کی مالک کو نہ دی - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۵۴ کتاب اردو و ۳۱۱ کتاب انگریزی نمبر ۱۲۲۵ مورخہ ۲ ستمبر ۱۸۷۳ء

ڈیوٹ گلمو بنام سٹرز وز۔

(مضمون لف) ولایت انگلستان مین اکثر لوگ اوس مال کو جو جہاز یا کشتی پر ڈوبنے والا ہوا اپنے صرف اور محنت یا صرف محنت سے بچاتے ہین اور معاوضہ اس استحقاق کے وہ دعوی صرف و محنت کا کرتے ہین اور تاوقتیکہ ادا نہو جاے وہ مال کو روک لگتی ہین اور اس استحقاق کو حق سالویج کہتے ہین +

۱۰۔ رہن نامہ دخلی تھا راہن نے دخل ندیا تو مرتہنان مجاز اسکے تھے کہ نالش نافذ کرانے معاہدہ یا دلاپانے روپیہ مین المیعاد قانون دائر کرتے مگر اونھون نے ایسا نکیا تو وہ مجاز اسکے نہین ہین کہ دعوی نیلام کرایا ئے جائداد متنازعہ کا اس طور پر کرین کہ گویا دستاویز رہن بالمحاصل نہین ہے بلکہ بالکفالت ہے۔ نظیر ہائی کورٹ الہ اباد صفحہ ۷۴ کتاب اردو نمبر ۱۳۷۶ مورخہ ۵ جنوری ۱۸۷۵ء۔ ڈلی سنگہ بنام بہادر سنگہ۔

۱۱ حیثیت ریسپانڈنٹ یہ ہی کہ بہ تعمیل ایک قرارداد کے قبضہ دہات خاندان کا اس شرط پر ملا ہے کہ نامبردہ کسیقدر وظیفہ نقدی مقررہ خاندان اشخاص دیگر کو ادا کرے تو وہ نسبت حصص اپنے شرکا کے اس معاہدے سے مانند ٹھیکہ دار کے ہے۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۹۴ کتاب اردو نمبر ۱۰۴۷ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۷۵ء امر سنگہ بنام معظم علیخان۔

۱۲ دستاویز بیعنامہ تحریر ہو کر رجسٹری ہوا اوسکے زرثمن مین ایک دستاویز موسومہ مشتری کا روپیہ شامل تھا لیکن مشتری کل زرثمن ادا کرنے مین قاصر

رہا تو وہ اوس دستاویز کی بنیاد پر روپیہ دلاپانے کا دعوی نہین کر سکتا۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۱۲ کتاب اردو نمبر ۱۶۲۲ مورخہ ۴ مارچ ۱۸۷۵ء
برہمہ دیونراین سنگھ بنام مادھوپرشاد

۱۳- دستاویز رہن نامہ مین یہ شرط تھی کہ تا اداے قرضہ رہن نامہ مذکور
مع سود انتقال ہر ایک قسم بابت جائداد مرہونہ ناجائز ہوگا۔ انتقال بذریعۂ
پٹہ یا کلکنہ کے عمل مین آیا۔
تجویز ہوئی کہ ایسا انتقال قطعًا کالعدم نہین ہی لیکن جہانتک مرتہن کے حقوق
کے مضر ہو قابل منسوخی ہی مگر پابندی ایسے انتقال کے خریدار نیلام پر بلا منظوری
اوسکے لازم نہین ہے سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵ یعنی مئی ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۲۶ کتاب
انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۸۷۵ء چنی لال بنام ٹھاکر داس

۱۴- بنک بنگال نے قبل انقضاے میعاد ہنڈویات کے بوجہ دیوالہ نکلنے
نویسندہ کے سکارنے والے سے رہن نامہ جائداد غیر منقولہ کا لکھالیا چونکہ رہن نامہ
مین اقرار رہن کا بلا معاوضہ تھا لہذا رہن نامہ حسب دفعہ ۲۵- ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء
کالعدم تھا- سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴ یعنی اپریل ۱۸۷۷ء صفحہ ۳۰۹ کتاب
انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۷۶ء منالال بنام بنک آف کانپور

۱۵- (الف) نے تجریر یمسک اپنی جائداد (ب) کے پاس مستغرق کردی و
(ج) ضامن ہوا اور اوسنے دو روز بعد ضمانت نامہ لکھا- تجویز ہوئی کہ ضامن
کا معاہدہ بلا بدل ہی اور وہ بموجب دفعہ ۲۷ قانون معاہدہ کالعدم ہی ضامن
سواخذہ دار نہین ہی سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۳ یعنی مارچ ۱۸۷۸ء صفحہ ۴۸۷-

کتاب انگریزی لارپورٹ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۸۸۰ء ناگ رام بنام مہین لال
۱۶- مدعی سے (الف) نے جواہرات براہ فریب مقام کلکتہ مین حاصل کیے اور (ب) کے پاس رہن کردیے تجویز ہوئی کہ مدعی کو استحقاق نالش دلاپانے جواہرات یا اوسکی قیمت کا دونون پر حسب دفعہ ۱۰۸ قانون معاہدہ جائز ہے کیونکہ قبضہ مدعی سے جواہرات مذکور فریبًا علیحدہ ہوے ہین۔
سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۵ یعنی مئی ۱۸۸۰ء صفحہ ۲۶۴ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۳۰ و ۲۶ اگست ۱۸۸۰ء کارتک چرن سٹی بنام گوپال کسٹو لیک
۱۷- ایک رنڈی ایک شخص کے گھر مین بطور مخولہ کے تھی اوس شخص نے اوس عورت کی پرورش کے لیے ایک جائداد اوسکے نان ونفقہ کے لیے زیر مواخذہ کردی بعدہ وہ مرگیا اوس عورت نے ورثا متوفی پر اور جائداد مکفولہ پر نالش زرنان ونفقہ پانے کی دائر کی مدعا علیہ جوابدہ ہوے کہ معاملہ خلاف تہذیب ہے اسلیے قابل نفاذ نہین ہے۔
ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ اول تو یہ معاہدہ قبل نفاذ قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء کے ہوا تھا علاوہ اسکے معاہدہ خلاف تہذیب نہین ہے کیونکہ وقت انعقاد اس معاہدہ کے وہ حیثیت مدعیہ کی نہ تھی گو اسوقت کچھ اوسکی اور حیثیت ہو۔ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۲ یعنی فروری ۱۸۸۱ء صفحہ ۸۷ نمبر ۴۲
کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۳ اگست ۱۸۸۰ء بالکنور بنام جسو بالکنور
۱۸- یادداشت جو منجانب کارندہ زمیندار بابت شرح لگان مقبولہ جسپر دستخط کاشتکاران بطور اقرار ثبت ہوتے ہین وہ معاہدہ نہین ہے نہ اوسپر

اسٹاسپ ورجسٹری لازمی ہے۔ سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۶ یعنی جون ۱۸۷۸ء صفحہ ۲۲۳ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۲۸۔ نومبر ۱۸۷۷ء گنگا پرشاد بنام گوگن سنگھ۔

۱۹۔ ایک عورت نے کچھ مال اپنے نوکر کے سپرد کیا نوکر نے اوسکو رہن کردیا تجویز ہوئی کہ از روے دفعہ ۷۔ ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء قانون معاہدہ کے تحویل امانتی ملازم سے ملازم قابض مال متصور نہیں ہوسکتا۔ سلسلہ کلکتہ جلد ۴ حصہ ۶ یعنی جون ۱۸۷۹ء صفحہ ۴۹۷ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ نمبر ۱۶۳۶ مورخہ ۲۴۔ جولائی ۱۸۷۸ء بدومی دیبی بنام سیتارام۔

۲۰۔ ٹھیکہ دارون نے بجاے مدعی کے لگان صاحب کلکٹر کو بابت اوس مالگزاری کے جو بابت حقیت مذکور کے واجب تھا ادا کیا ایسا لگان ادا کرنا بمنزلہ عہدشکنی شرائط ٹھیکہ نامہ کے نہین ہے جس سے ٹھیکہ منسوخ ہوسکے سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۵ صفحہ ۳۴ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۸۷۹ء نمبر ۱۰۲۹۔ ابلاکھہ راے بنام سلیم احمد خان۔

قانون ونظائر رجسٹری متعلق دستاویزات رہن وپٹہ وٹھیکہ وقبولیت وغیرہ

قانون رجسٹری متعلق دستاویزات رہن پٹہ وٹھیکہ قبولیت وغیرہ

انتخاب دفعہ ۳ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء لفظ پٹہ مین پٹہ کاشتی اور قبولیت
اور دستاویز وعدہ کاشت یا دخیلکاری اور اقرارنامہ عطای پٹہ شامل ہی
لفظ جائداد غیر منقولہ مین اراضی اور عمارات اور علوفہ موروثی اور حق گذر
اور حق روشنی اور پل اور حق شکار ماہی یا اور طرحکا فائدہ جو اراضی سے
پیدا ہو اور وہ اشیاء جو زمین سے ملصق ہون یا ایسی شے کے ساتھہ
دائماً پیوستہ ہون جو زمین سے ملصق ہو باستثناء اشجار استادہ اور فصل
روئیدہ اور گھاس کے شامل ہین -

لفظ جائداد منقولہ مین اشجار استادہ اور فصل روئیدہ اور گھاس اور درختون
کا میوہ اور رس اور ہر قسم کی جائداد جو جائداد غیر منقولہ نہو شامل ہے -

دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء نوشتہ جات مندرجہ ذیل کی رجسٹری
ہونی لازم ہے بشرطیکہ وہ جائداد جس سے دستاویز متعلق ہو ایسے ضلع مین
ہو جسمین ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۶۴ء یا ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ء یا ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء نافذ
ہو چکا ہو یا یہ ایکٹ نافذ ہوا ہو یا آیندہ ہو اور بشرطیکہ دستاویز اوس تاریخ
کو یا اوسکے بعد لکھی گئی ہو جب ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۶۴ء یا ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ء یا
ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء یا یہ ایکٹ نافذ ہوا ہو یا آیندہ ہو جاے +

(الف) وثیقہ جات ہبہ مشعر جائداد غیر منقولہ -

(ب) اور دیگر دستاویزات بلا وصیتی جو متضمن مؤثر یا پیدا ہونے یا قرار
دیے جانے یا محول یا محدود یا ساقط ہونے زمان حال یا آیندہ کسی استحقاق
یا حقیت یا حق موجودہ یا بشرطیہ مالیتی ایکسو روپیہ اور اوس سے زائد واقعہ

کسی جائداد غیر منقولہ کے ہون۔

(ج) دیگر دستاویزات بلا وصیتی مشعر اقرار وصول یا ادا ہوجانے زر معاوضہ بابت پیدا ہونے یا قرار دئیے جانے یا محول یا محدود یا ساقط ہونے کسی استحقاق یا حقیت یا حق قسم مذکورہ کے۔

(د) پٹہ جات یا سرخط بابت جائداد غیر منقولہ جو سال بسال یا ایک سال سے زیادہ مدت کے لیے ہو یا جسمین زر لگان یا کرایہ سالانہ دینے کا اقرار ہو مگر لوکل گورنمنٹ کو جائز ہوگا کہ از روے حکم مشتہرہ گزٹ سرکاری کے اس دفعہ کے شروع کی عبارت کی تاثیر سے کسی پٹہ جات یا سرخط کو جو کسی ضلع یا جزو ضلع مین تکمیل پذیر ہوے ہون اور جنکی میعاد زائد پانچ سال سے اور لگان یا کرایہ سالانہ جنکی بابت وہ لکھے گئے ہون ۵۰ سے زیادہ نہو مستثنی کرے +

(مہمولف) لوکل گورنمنٹ نے بموجب اشتہار مورخہ یکم جولائی ۱۸۷۱ع نمبر ۲۷۳ کے پٹہ جات میعادی پانچسال تا تعدادی ۵۰ لگان سالانہ کو رجسٹری سے معاف کیا ہے۔

کوئی عبارت ضمن (ب) و (ج) دفعہ ہذا کی نوشتہ جات مفصلہ ذیل سے متعلق نہوگی

(ہ) دستاویز صلحنامہ۔

(و) نوشتہ متعلقہ حصص جائنٹ اسٹاک کمپنی باوجودیکہ جائداد کمپنی مذکور کی کلاً یا جزاً مشتمل اوپر جائداد غیر منقولہ کے ہو۔

(ز) عبارت فروخت منشیہ ظہر یا مشعر انتقال ایسے ڈبنچر کے جو کمپنی قسم مذکور

نے جاری کیا ہو

(ح) دستاویز جس سے خود کوئی استحقاق یا حقیت یا حق واقع جائداد غیر منقولہ مالیتی نام یا زائد از نام پیدا یا ظاہر یا منتقل یا محدود یا معدوم نہو تا ہو الا جسکی روسے استحقاق حصول ایسی دستاویز کا پیدا ہوتا ہو جو تحریر ہونے پر اوسی مالیت کا کوئی استحقاق یا حق یا حقیت پیدا یا ظاہر یا منتقل یا محدود یا معدوم کرتی ہو —

(ط) عدالتوں کی ڈگریاں اور احکام اور فیصلہ جات ثالثی —

(ی) سند عطاء جائداد غیر منقولہ عطیہ سرکار —

(ک) دستاویزات تقسیم مرتبہ حکام مال —

(ل) سارٹیفکٹ اور دستاویزات ضمانت جو حسب منشای ایکٹ متعلقہ ترقی حیثیت اراضی مصدرہ ۱۸۷۱ء کے عطا ہوئی ہون —

اجازت تا متبنیت کوئی جو بعد یکم جنوری ۱۸۷۲ء کے تحریر ہوا ہو اور بذریعہ وصیت نامہ اجازت نہ دی گئی ہو رجسٹری کرانا لازم ہے —

دفعہ ۱۸ - ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ء - جائز ہے کہ اس ایکٹ کے مطابق نوشتہ جات مفصلۂ ذیل کی رجسٹری کیجاوے —

(الف) دستاویزات سوائے وثیقہ ہبہ اور وصیت نامجات کے جو متضمن یا موثر پیدا ہونے یا قرار دیے جانے یا حوالہ کیے جانے یا محدود یا ساقط ہونے کسی استحقاق یا حقیت یا حق قسم مذکور کے —

(ب) پٹہ جات و سرخط بابت جائداد غیر منقولہ جنکی میعاد ایک برس سے زیادہ

سہوا ور وہ پٹہ جات اور سرخط جو دفعہ ۱۷ کی روسے مستثنے کیے گئے۔

(د) وثیقہ جات (علاوہ وصیت نامجات کے) جو متضمن یا موثر پیدا ہونے یا قرار دیے جانے یا حوالہ کیے جانے یا محدود یا ساقط ہونے کسی استحقاق یا حقیت یا حق متعلقہ یا دلقع جائداد منقولہ کے ہون۔

(ہ) وصیت نامجات۔

(و) تمام دوسری دستاویزات جنکے لیے از روے دفعہ ۱۷ رجسٹری کرانے کا حکم نہین ہے۔

دفعہ ۲۳ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع - برعایت احکام مندرجہ دفعہ ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ کوئی نوشتہ سواے وصیت نامہ کے رجسٹری کے لیے بجز اسکے منظور نہوگا کہ اوس غرض سے تاریخ تحریر کے بعد چار مہینے کے اندر عہدہ دار مناسب کے روبرو پیش کیا جاے۔

یا درصورت نقل ڈگری یا حکم کے صدور کی تاریخ سے چار مہینے کے اندر پیش ہو یا درصورت اوسکے قابل اپیل ہونیکے قطعی ہونے کی تاریخ سے چار مہینے کے اندر پیش کیا جاے۔

مگر واضح ہو کہ جب دستاویز کی تکمیل تحریر چند اشخاص کیطرف سے باوقات مختلف ہو تو جائز ہے کہ وہ دستاویز ہر مرتبہ کی تکمیل تحریر کی تاریخ کے بعد چار مہینے کے اندر رجسٹری اور رجسٹری کرنے کے واسطے پیش ہو۔

دفعہ ۲۶ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع جب دفتر رجسٹری مین کسی میعاد مقررہ ایکٹ ہذا کے یوم اخیر پر جو کسی دستاویز کے پیش کرنے کے لیے مقرر

گیگی ہے تعطیل ہو تو یوم اخیر اوس میعاد کا واسطے اغراض ایکٹ ہذا کے وہ یوم متصور ہوگا جس مین وہ دفتر پھر کھلے۔

دفعہ ۲۸۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع بجز اوس صورت کے جسکے واسطے ایکٹ ہذا کی اس فصل مین اور نہج پر حکم ہے ہر نوشتہ متذکرہ ضمن (الف) و (ب) و (ج) و (د) دفعہ ۱۷ اور ضمن (الف) و (ب) و (ج) دفعہ ۱۸ رجسٹری کے لیے اوس سب رجسٹرار کے دفتر مین پیش کیا جائیگا جسکے حصہ ضلع مین کل یا کسیقدر جائداد متعلقہ نوشتہ واقع ہو۔

دفعہ ۳۰۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع (الف) ہر رجسٹرار کو حسب تجویز اپنے اختیار ہے کہ جس دستاویز کو کوئی سب رجسٹرار ماتحت اوسکا درج رجسٹر کرسکتا ہو اوسے لیکر مصدق برجسٹری کرے۔

(ب) رجسٹرار ضلع کو جسمین کوئی بلدہ پریزیڈنسی داخل ہو اور رجسٹرار ضلع لاہور کو اختیار ہے کہ ہر دستاویز متذکرہ دفعہ ۲۸ کو بلا لحاظ اس امر کے کہ کس جزو برٹش انڈیا مین جائداد متعلقہ دستاویز واقع ہے منظور کرکے رجسٹری کرے۔

دفعہ ۳۲۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع بجز صورہائے متذکرہ دفعہ ۳۱ و دفعہ ۸۹ کے ہر نوشتہ جو حسب ایکٹ ہذا رجسٹری ہونیوالا ہو خواہ رجسٹری اوسکی لازمی ہو یا اختیاری چاہیے کہ رجسٹری کے دفتر مناسب مین اوسکو کوئی شخص جسکی طرف سے وہ لکھا گیا ہو یا جو اوسکے ذریعے سے منصب دعوی کا رکھتا ہو یا بصورت نقل ڈگری یا حکم کے جو اوس ڈگری یا حکم کے ذریعے

سے دعوے کرسکتا ہو۔

یا قائم مقام یا مفوض الیہ اوسی شخص کا۔

یا شخص یا قائم مقام یا مفوض الیہ مذکور کا مختار پیش کرے جو حسب ضابطہ بذریعہ مختار نامہ کے جسکی تکمیل و تصدیق اوسی طور پر جیسا کہ آگے بیان کیا جائیگا کی گئی ہو مجاز کیا جاوے۔

دفعہ ۴۷ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع - دستاویز رجسٹری شدہ کا نفاذ اوسی وقت سے ہوگا جب کہ اوسکا نفاذ درصورت نہ لازم ہونے رجسٹری یا نہ کیے جانے رجسٹری کے شروع ہوتا نہ وقت رجسٹری سے۔

دفعہ ۴۸ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع - تمام نوشتجات غیر وصیتی جو اس ایکٹ کے بموجب حسب ضابطہ رجسٹری کیے گئے ہوں اور کسی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ سے متعلق ہوں بہ ترجیح کسی زبانی اقرار یا اظہار متعلقہ اوسی جائداد کے مؤثر و نافذ ہونگے الا اوس حال میں کہ اقرار یا اظہار کے ساتھ یا اوسکے بعد قبضہ دیدیا گیا ہو۔

دفعہ ۴۹ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع - ہر نوشتہ جسکی رجسٹری حسب دفعہ ۱۷ کے ہونی چاہیے۔

مؤثر کسی جائداد غیر منقولہ کا نہوگا جو اوس تحریر میں داخل ہو*

نہ اوسکی رو سے اختیار تبنیت کا حاصل ہوگا۔

نہ بوجہ ثبوت کسی معاملہ کے جو اوس جائداد کی بابت ہو یا جسکے ذریعے سے اختیار تبنیت کا دیا جاوے مقبول ہوگا۔

الا اوس حال مین کہ مطابق احکام ایکٹ ہذا کے اوسکی رجسٹری ہوئی ہو

دفعہ ۵۰۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع۔ ہر دستاویز اقسام متذکرہ ضمن الف و (ب)

و (ج) و (د) دفعہ ۱۷۔ اور متذکرہ ضمن (الف) و (ب) دفعہ ۱۸ اگر

حسب ضابطہ رجسٹری ہوئی ہو نسبت اوس جائداد کی جو اوسمین لکھی جا بمقابلہ

ہر دستاویز غیر رجسٹری شدہ متعلقہ اوسی جائداد کے جو ڈگری یا حکم نہو موثر

ہوگی خواہ یہ دوسری دستاویز غیر رجسٹری شدہ اوسی نوع کی ہو یا نہو

جسکی رجسٹری ہوئی اس دفعہ کے پہلے جزو کی کوئی عبارت اون پٹون

یا سرخطون سے متعلق نہوگی جو حسب احکام دفعہ ۱۷ کے مستثنی کی گئی ہون

نہ اون دستاویزات سے متعلق ہوگی جنکا ذکر اوسی دفعہ کی ضمنہای (ہ)

و (و) و (ز) و (ح) و (ط) و (ی) و (ک) و (ل) مین ہوا ہے۔

تشریح۔ جس صورت مین کہ ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع و ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۱ع

اوس مقام اور اوس وقت مین کہ وہ دستاویز غیر رجسٹری شدہ تکمیل پذیر ہوئی ہو

نافذ تھا تو لفظ غیر رجسٹری شدہ سے مراد یہ ہوگی کہ مطابق ایکٹ مذکور

کے رجسٹری نہین ہوئی اور جس حال مین کہ اوس دستاویز کی تکمیل بعد

یکم جولائی سنہ ۱۸۷۱ع کے ہوئی ہو تو یہ مراد ہوگی کہ حسب ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع

یا ایکٹ ہذا اوسکی رجسٹری نہین ہوئی۔

نظائر متعلق رجسٹری دستاویزات رہن و پٹہ و مسابقت و قبولیت وغیرہ

ا۔ قبولیت حسب منشاء دفعہ ۱۳۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۸ع پٹہ نہین ہے۔

نظیر نمبر ۱۵ صفحہ ۳۹۴ کتاب انگریزی ڈائجسٹ انڈین لا رپورٹ مرتبہ وہی صدر لین صاحب یعنی خلاصہ ونکلی رپورٹ بحث رجسٹریشن یعنی رجسٹری

۲ - اگر کچھ جائداد بعوض قرضہ سپرد ۲۰۰ بین کیجاے تو ایسی دستاویز بیعہ متصور نہیں ہے بلکہ رہننامہ دخلی متصور رہے اور جبکہ تعداد سو روپیہ سے کم ہو تو رجسٹری حسب منشاء دفعہ ۱۳ و ۱۷ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع اختیاری ہے

نظیر نمبر ۹۹ صفحہ ۳۹۶ کتاب وبحث صدر -

۳ - دستاویز جسمیں اقرار واسطے معاوضہ بابت ایسی جائداد کے جو بایہ آخر بیع مطلق ہو جانے والی ہو مندرج ہو ایسی دستاویز ہے جسپر بموجب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع رجسٹری لازمی ہے اور رجسٹری نہ ہو تو بموجب دفعہ ۴۹ ایکٹ مذکور وجہ ثبوت مین پیش نہین ہوسکتی -

نظیر نمبر ۱۰۷ صفحہ ۳۹۶ کتاب وبحث صدر -

۴ - دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع مین واسطے رجسٹری درخواست پٹہ کے کوئی حکم نہین ہے

نظیر نمبر ۱۰۳ صفحہ ۳۹۶ کتاب وبحث صدر -

۵ - دستاویز جسمین جائداد غیر منقولہ ایسے روپیہ کی بابت رہن ہوئی ہو جو بعد تحریر دستاویز کے ادا ہونیکو ہو اور جسکی تعداد سو روپیہ سے کم ہو لیکن واقعی طور پر سو روپیہ سے زیادہ ادا کیا جاے تو ایسی دستاویز پر حسب دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع رجسٹری لازمی ہے -

نظیر نمبر ۱۰۱ صفحہ ۳۹۶ کتاب وبحث صدر -

۶ - رجسٹری دستاویز زر نقد کی جسمین جائداد غیر منقولہ بطور ضمانت تائید کے

رہن کیجاے حسب منشاء ضمن ۲- دفعہ ۱۷- ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع لازمی نہین ہے بلکہ حسب منشاء ضمن ۷ دفعہ ۱۸- ایکٹ مذکور اختیاری ہے-

نظیر نمبر ۴۴ صفحہ ۳۹۴ کتاب وبحث صدر-

۷- دستاویز رہن بیع بالوفا متعلق معاملہ رہن پر حسب منشاء ضمن ۲ دفعہ ۱۷ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع رجسٹری لازمی ہے اگرچہ نسبت ادای قرضہ کے رجسٹری لازمی نہین ہے لیکن باوجود کسی حکم دفعہ ۴۹- ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع کی وہ شہادت مین قابل پذیرائی ہے

نظیر نمبر ۸۰ صفحہ ۳۹۵ کتاب وبحث صدر-

۸- دستاویز جسمین شرط ادا ے زر معاوضہ رہن کے ہو اوسپر حسب منشاء ضمن ۳ دفعہ ۱۷- ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع رجسٹری لازمی نہین ہے-

نظیر نمبر ۲۳ صفحہ ۳۹۷ کتاب وبحث صدر-

۹- پٹہ جسمین شرط سال بسال مندرج ہو زاید از ایک سال متصور ہونا چاہیے اوسپر رجسٹری لازمی ہے-

نظیر نمبر ۶۲ صفحہ ۳۹۵ کتاب وبحث صدر-

۱۰- (الف) نے ایک دستاویز بحق (ب) لکھی جسکی ذریعہ سے اوسنے (ب) کو زر قرضہ معہ سود ادا کرنیکا اقرار کیا اور اوسمین جائداد غیر منقولہ بطور ضمانت تائیدی واسطے ادا ے زر مذکور کے رہن کردی-

تجویز ہوئی کہ دستاویز سے صاف طور پر انتقال جائداد پایا نہین جاتا اسلیے وہ وجہ ثبوت مین قابل منظوری نہے-

نظیر نمبر ۲- گوپال پرشاد بنام نندرانی- صفحہ ۲۷۵ کتاب بحیث آف

بنگال لا رپورٹ انگریزی مولفہ جی سی اوڈمین صاحب یعنی خلاصہ بنگال لا رپورٹ بحث رجسٹریشن یعنی رجسٹری

۱۱- نالش جو بوجہ خلاف ورزی معاہدہ درباب کرانے رجسٹری کی دائر ہو اوسمین دستاویز رہننامہ کو بلا رجسٹری شدہ وجہ ثبوت مین پیش ہو سکتا ہے

نظیر نمبر ۱- شیام نرائن لال بنام لکھیا جیت متو صفحہ ۵۲۸ کتاب و بحث صدر

۱۲- نالش دلاپانے زر نقد مین جو بربناء رہننامہ کے ہو اور بیر رجسٹری رہننامہ مذکور واسطے ثبوت زر قرضہ کے شہادت مین لیا جا سکتا ہے۔

نظیر نمبر ۱- بیجو کر سمتو بنام کہتر چند بھٹاچارج صفحہ ۵۲۹ کتاب و بحث صدر

۱۳- پٹہ واسطے حاصل کرنے رس کھچہ رئے ہو وہ متعلق جائداد غیر منقولہ کے نہیں سمجھا جائیگا بلکہ وہ تعریف جائداد منقولہ مین داخل ہے۔

نظیر نمبر ۱- جانو ماداربنام بیجانا مدار صفحہ ۵۲۹ کتاب و بحث صدر۔

۱۴- اقرارنامہ پٹہ پر رجسٹری لازمی نہین ہے۔

نظیر نمبر ۱- بھیرب ناتھ بنام کیشوری موہن شاہ صفحہ ۵۲۹ کتاب و بحث صدر

۱۵- پٹہ سنہ بسنہ یا سال بسال زائد از یکسالہ متصور ہے لہذا حسب دفعہ ضمن ۴ دفعہ ۱۷- ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۷۷ع اوسپر رجسٹری لازمی ہے۔

نظیر نمبر ۱- رام کمار منڈل بنام سج اہاری روہا صفحہ ۵۳۰ کتاب و بحث صدر

۱۶- دستاویز جسمین مدعا علیہ نے اقرار ادای کرایہ ماہ بماہ بابت استعمال انجن اور کل اور سائیبان اور بنگلہ کے کیا ہے ایسی دستاویز ہے جو جائداد غیر منقولہ

سے متعلق ہی اسلیئے بغیر رجسٹری کے وجہ ثبوت مین لایق پذیرائی نہین ہی۔
نظیر نمبر ۲ - ڈنگرسن کیل بنام گوپال چندر سی صفحہ ۳۰۵ کتاب وبحث صدر
۱۷ - دستاویز بیع بالوفا یا دستاویز بیع شرطی پر رجسٹری لازمی ہی لیکن جہان تک
کہ اوسمین شرط یا اقرار کسی خاص وقت پہ بابت ادا اے قرضہ کے ہو تو وہ
ایسی دستاویز نہین ہی کہ جسپر رجسٹری لازمی ہو اسلیئے واسطے غرض مذکورہ کے باوجود
کسی حکم دفعہ ۴۹ - ایکٹ مذکور کے وجہ ثبوت مین قابل قبول ہے۔
نظیر نمبر ۳ - نیل مادہو سنگہ داس بنام فتحچند ساہا صفحہ ۳۰۵ کتاب وبحث صدر
۱۸ - دستاویز رجسٹری شدہ بمقابلہ دستاویز غیر رجسٹری شدہ کے جسکی روپیہ
دخل منتقل الیہ کو دیدیا گیا ہو حسب دفعہ ۴۹ - ایکٹ ۱۸۶۶ع مرجح نہین ہے
نظیر نمبر ۴ - سلام شیخ بنام ہبید و ناتھہ گہا تک صفحہ ۲۳۵ کتاب وبحث صدر
۱۹ - دستاویز رجسٹری شدہ تاریخ مابعد کو دستاویز غیر رجسٹری شدہ تاریخ ما قبل
پر بابت کفالت جائداد ترجیح حاصل ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۵ کتاب اردو وصفحہ ۳۰۴ کتاب انگریزی نمبر ۲۳
۲۳ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۸۷۵ع سیتل پرشاد بنام بالو ہرکھہ چند۔
۲۰ - جس حصہ کی دستاویز بیع بالوفا مدعیان کے پاس ہی اوس حصہ کا نیلام
دو تمسک کی ڈگریون کے اجرا مین ہوا کہ ایک تمسک بلا رجسٹری اور دوسرا
رجسٹری شدہ ما قبل تاریخ رہننامہ مدعیان کا تھا۔
تجویز ہوئی کہ مدعیان بدلیل دستاویز رجسٹری شدہ کے حق مرجح بمقابلہ ڈگریدار
تمسک غیر رجسٹری شدہ کے رکھتی ہین مگر دعوی ترجیح اوپر ڈگریدار دستاویز

رجسٹری شدہ ماقبل کے نہین کرسکتے ۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۳ اکتاب اردو و ۲۲۵ کتاب انگریزی نمبر ۱۹۳۳ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء ۔ موتی رام بنام بیسری ۔

۲۱ ۔ اگرچہ ازروے ایکٹ رجسٹری درخت داخل جائداد منقولہ کے ہون مگر قانون موسومہ ملکیت ہند مین ایسی نہین سمجھی گئی ۔
جو تعریف جائداد غیر منقولہ کی ملکیت وراثت اور تعزیرات ہند مین لکھی ہے اوسمین درخت داخل ہے ۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۲۸ کتاب اردو و صفحہ ۵۷ اکتاب انگریزی نمبر ۲۸۲ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۹۶ء ۔ چودھری رستم علی بنام دھاندو ۔

۲۲ ۔ الفاظ دستاویز سے پیدا ہوئے استحقاق مرجح متعلقہ اراضی معلوم ہوتا ہے اس صورت مین رجسٹری ضرور تھی عدالتین ماتحت نے جو ڈگری نفاذ مطالبہ دی وہ منظور نہین ہوسکتی مگر جسقدر تمسک زر بقیہ حساب سے متعلق تھا اوس قدر کی ڈگری بحال رکھی جاتی ہے ۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۴۹ کتاب اردو و صفحہ ۷۰ اکتاب انگریزی نمبر ۲۷ ۔ مورخہ ۲۵ مارچ ۱۸۹۶ء سیتل کلوار بنام جگرناتھ ۔

۲۳ ۔ پٹہ مین قبولیت داخل ہے اگر میعاد ایکسال سے زیادہ ہو تو پٹہ و قبولیت دونون مصدقہ بہ رجسٹری ہونا چاہیے مدعی کو داخل کرنا اپنے پٹہ کا بتائید اپنے دعوی کے ضرور نہ تھا قبولیت کہ جس سے وجود پٹہ پایا جاتا ہے ظاہرا وجہ ثبوت معقول دعوی کی ہے عموما ایسا ہوتا ہے کہ پٹہ خود اسامی کو

دیدیا جاتا ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۶۰ کتاب اردو صفحہ ۳۳۲ کتاب انگریزی نمبر ۵۹ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۸۸۱ع۔ ماجد حسین بنام جھاؤ کیوٹ۔
۲۴۔ گو دستاویز سازشی و فریبی ہو مگر دستاویز غیر رجسٹری شدہ جو بابت اوسی جائداد کے ہو خواہ وہ دستاویز ہم قسم دستاویز رجسٹری شدہ ہو یا نہو دستاویز رجسٹری شدہ پر ترجیح رکھتی ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۰۶ کتاب اردو صفحہ ۱۷۳ کتاب انگریزی نمبر ۱۴۷ مورخہ ۲۸ اگست ۱۸۸۱ع۔ اجلاس کامل۔ جنبر دھاری بنام رسنگہ دت
۲۵۔ رجسٹری دستاویز رہننامہ جائداد پر بھی حسب منشاء دفعہ ۵۲ و ۵۳۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۶ عیسوی جائز ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۵ کتاب اردو صفحہ ۴۴ کتاب انگریزی نمبر ۱ مستصواب عدالت خفیفہ شہر بنارس۔ مورخہ ۵ جنوری ۱۸۸۱ع مندرجہ کتاب اپریل ۱۸۷۹ع۔ گوبند شنکر جی بنام گردھاری سنگہ۔
۲۶۔ کوئی اعتبار قسم رہن کا بجز اسکے نہیں ہے کہ جو رجسٹری شدہ ہیں اونکو غیر رجسٹری شدہ پر ترجیح ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۰۴ کتاب اردو صفحہ ۸۲ کتاب انگریزی نمبر ۲۰۵ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۸۸۱ع۔ پرستدہ نرائن بنام شیخ شکر الحق۔
۲۷۔ از روے دفعہ ۴۸۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع بمقابلہ دستاویز رجسٹری شدہ کی اقرار یا معاہدہ زبانی متعلقہ اوسی جائداد کے موثر نہیں ہے دستاویز رجسٹری شدہ کو

غیر رجسٹری شدہ پر ترجیح ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۰ کتاب اردو صفحہ ۴ کتاب انگریزی نمبر
مورخہ ۳ رجون ۱۸۹۶ء سنبسی دھر بنام ہیرالال و مکھن لال۔

۲۸۔ جب بنا ہی مخاصمت بذریعہ دستاویز کے پیدا ہوئی ہو جو قانوناً رجسٹری طلب ہے لیکن رجسٹری نہوئی ہو تو مدعی مجاز اسکا نہین ہے کہ دوسرے ثبوت سے دعوی اپنا ثابت کرے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۲ کتاب اردو صفحہ ۱۲ کتاب انگریزی نمبر
۱۱۷۱۔ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۳ء۔ رام پرشاد بنام مسماۃ رانی مہوا کنور۔

۲۹۔ پٹہ چونکہ غیر رجسٹری شدہ ہے وجہ ثبوت مین قابل قبول نہین ہے اس مقدمہ مین اس پٹہ پر نہین بلکہ اپنے حق قبضہ پر مدعیان کو استدلال ہے اور مدعا علیہم جو اسی قسم کے حق کے اپنی نسبت دعویدار ہین مقدمہ بلا ضرورت پیش ہونے پٹہ کے قایم رہ سکتا ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۶ کتاب اردو صفحہ ۵ کتاب انگریزی نمبر ۱۱۲
مورخہ ۲۴ رجنوری ۱۸۸۳ء۔ سالونتی بنام سیوارام۔

۳۰۔ دفعہ ۵۰ ایکٹ رجسٹری کی اون دستاویزات سے متعلق ہے جنکی رجسٹری اختیاری ہے اور ایسی دستاویزون مین دفعہ مذکور کی رو سے سبقت اوس دستاویز کو ملتی ہے جسپر رجسٹری ہے نہ اوس دستاویز کو جسکے نفاذ کے لیے رجسٹری ضرور تھی۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۸۰ کتاب اردو صفحہ ۳۰ کتاب انگریزی نمبر ۱۱

مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۱ع - مولوی چاند بخش بنام ہندرا بین -

۱ س - بموجب دستاویز غیر رجسٹری شدہ کے جسکی رجسٹری لازمی تھی دعوی زر نقد کا ہوسکتا ہے -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۱۰۳۵ - مورخہ ۳ مئی ۱۸۸۱ عیسوی - سپاہی سنگھ بنام مسماۃ چندن -

۲ س - دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۸ ۱۸۷۱ع کی رو سے بیعنامہ مدعا علیہ محررہ ۱۸۷۶ع مستحق تقدیم اوپر دستاویز بیع بالوفا مدعی محررہ ۱۸۵۳ع کے نہیں ہے

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۶۰ کتاب اردو و صفحہ ۲۹۹ کتاب انگریزی نمبر ۴۰ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۸۸۱ع - شیودیال اہیر بنام گل محمد خان -

۳ س - بیعنامہ کو موجب ایکٹ ۱۹ ۱۸۴۳ع رہننامہ پر تقدیم نہیں ہے -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۷۳ کتاب اردو و صفحہ ۳۱۱ کتاب انگریزی نمبر ۵۲۷ مورخہ ۴ اگست ۱۸۸۱ع - بھر و مصر بنام الفت علیخان -

۴ س - ازروے عبارت پٹہ کے وہ میعادی ایک سال نہیں بلکہ بخلاف اسکے اوسوقت تک نافذ رہیگا کہ جب تک ٹھیکہ دار یعنی کاشتکار لگان معہودہ دیتا رہے ایسے پٹہ کی رجسٹری ازروے دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۸ ۱۸۶۶ع کے لازمی ہے چونکہ رجسٹری نہیں ہوئی ازروے دفعہ ۴۹ - ایکٹ ۸ ۱۸۶۶ع پٹہ بطور وجہ ثبوت کے نہیں لیا جا سکتا -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۵ کتاب اردو و صفحہ ۳۰ کتاب انگریزی نمبر ۹۱۳۱ مورخہ ۲ مارچ ۱۸۸۲ع - شو غلام سوکل بنام بدری ناتھ -

۳۵- پٹہ میعادی گیارہ سال ہے اسلیے وہ بلا رجسٹری بطور وجہ ثبوت کے قبول نہین ہوسکتا آسامی پر سختی ہوتی ہو مگر تعمیل قانون لازم ہی نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۸ کتاب اردو صفحہ ۴۴ کتاب انگریزی نمبر ۲۷۲ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۸۷۲ع بسماۃ موتا بنام مہنگل سنگہ۔

۳۶- اپیلانٹ ہر دو دستاویزات کو جنپر رجسٹری لازمی تھی اور وہ بلا رجسٹری ہین واسطے محرومی دعوی رسپانڈنٹ کے جو بربنا دستاویز رجسٹری شدہ کے ہے پیش نہین کرسکتا۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۹۴ کتاب اردو صفحہ ۱۸ کتاب انگریزی نمبر ۱۱۷۹ مورخہ ۲ اپریل ۱۸۷۳ع۔ راجہ رام بنام بینی مادہو۔

۳۷- بیت متنازعہ عہدہ دار رجسٹری کنندہ کے روبرو پیش ہوا اور قائمہ مقام تحریر کنندہ نے اوسکی تحریر سے انکار کیا تو عہدہ دار رجسٹری کنندہ کو چاہیے تھا کہ اوسکی رجسٹری سے انکار کرتے لیکن انھون نے رجسٹری کردی ایسی دستاویز بطور شہادت منظور نہین ہوسکتی کیونکہ بموجب قانون رجسٹری نہین ہوئی او دستاویز رجسٹری شدہ دستاویز رجسٹری شدہ حسب ضابطہ مین فرق ہی۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۶۶ کتاب اردو صفحہ ۹۱ کتاب انگریزی نمبر ۴۴ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۸۷۳ع۔ محمد الطاف علیخان بنام راجہ پرتاب سنگہ

۳۸- دستاویز مکفولہ جائداد غیر منقولہ کم از سو روپیہ جسکا سود تاریخ وعدہ تک اصل پر اضافہ ہوکر سو روپیہ سے زیادہ ہوجاے قابل رجسٹری لازمی کے ہی
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۴ کتاب اردو ۲۵۶ کتاب انگریزی

نمبر ۲۸۴ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۸۲ع - بابو دہرم دیو نراین سنگہ بنام منڈلال

۳۹ - رسید زر رہن جائداد غیر منقولہ زائد از سو روپیہ پر رجسٹری لازمی ہے

سلسلہ بمبئی جلد ۱ حصہ ۹ یعنی ماہ اگست ۱۸۷۶ع صفحہ ۱۹۷ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۸۷۶ع مہاداجی بنام نایک جی -

۴۰ - مرتہن نے اپنے راہنون پر ڈگری زر نقد بہ نفاذ کفالت جائداد مرہونہ غیر منقولہ حاصل کی اور اوسکو مدعی کے ہاتھہ فروخت کر دیا -
تجویز ہوئی کہ ایسی دستاویز انتقال ڈگری پر بموجب دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۸ ۱۸۷۱ع رجسٹری ہونا لازمی ہے -

سلسلہ بمبئی جلد ۱ حصہ ۱۱ یعنی نومبر ۱۸۷۶ع صفحہ ۲۰۶ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۸ اگست ۱۸۷۶ع - گوپال نراین بنام ترنبک سداسیو -

۴۱ - دستاویز ..... کی سود فیصدی دو روپیہ ماہواری ۳۱ مارچ ۱۸۷۱ع کو لکھی گئی اور ۵ جون ۱۸۷۱ع کا وعدہ ادا تھا اور جائداد غیر منقولہ وسمین رہن ہوئی تجویز ہوئی کہ از روے دستاویز کے جائداد مذکور مین حق مالیتی زائد از سو روپیہ بابت اصل وسود کے پیدا ہو گیا لہذا رجسٹری لازمی ہے -

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱ یعنی جنوری ۱۸۸۰ع صفحہ ۲۰۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۷۹ع - درشن سنگہ بنام ہنومنت -

۴۲ - باوجودیکہ تعداد رہنامجات مخالف کی سو روپیہ سے زیادہ ہو اور دستاویز کو جو بموجب ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۶ع رجسٹری ہوئی ہو اور وس دستاویز رہنامہ پر جسکی رجسٹری بموجب ایکٹ ۱۹ ۱۸۴۳ع ہونی چاہئے تھی لیکن نہوئی ہو کوئی ترجیح نہین ہے

سلسلہ بمبئی جلد ۲ حصہ یعنی اگست ۱۸۷۰ع صفحہ ۱ کتاب اردو وصفحہ ۲۰۵ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ یکم فروری ۱۸۷۰ع - کھانڈو ولد اس بنام تارا چند -

۳۳ - جو دستاویز انتقال سو روپیہ سے کم تعداد پر رہن کیجائے گو دستاویز انتقال جائداد غیر منقولہ کی تعداد سو روپیہ سے زیادہ ہو اوسپر رجسٹری لازمی نہیں ہے
سلسلہ بمبئی جلد ۲ حصہ ۱۲ یعنی دسمبر ۱۸۷۷ع صفحہ ۵۰ کتاب اردو وصفحہ ۲۷۹ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۸۷۸ عیسوی ستر الکماجی بنام وشرام ہس گودا -

۳۴ - رسید تعدادی اماعطا زر رہن جائداد غیر منقولہ پر رجسٹری لازمی ہے -
سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۲ یعنی دسمبر ۱۸۷۷ع صفحہ ۱۶ کتاب اردو وصفحہ ۲۴۴ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۱ جون ۱۸۷۷ع - دلیپ سنگھ بنام درگا پرشاد

۳۵ - یادداشت جو پنجاب کا زندہ زمیندار بابت شرح لگان مقبولہ پر دستخط کاشتکاران بطور اقرار ثبت ہوتی ہین وہ معاہدہ نہیں ہے نہ اوس پر اسٹامپ ورجسٹری لازمی ہے -
سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۶ یعنی ماہ جون ۱۸۷۸ع صفحہ ۲۲۳ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۷۷ع - گنگا پرشاد بنام گوگن سنگھ -

۳۶ - دستاویزات جو یکم اپریل ۱۸۷۷ع یا اوسکے بعد وجہ ثبوت مین پیش ہون رو سے ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ع متعلق ہے اور جس دستاویز پر کہ رجسٹری لازمی ہو اور اوسپر رجسٹری نہوئی ہو شہادت مین پیش ہو سکتی ہے لیکن اوس شہادت کا اثر

جائداد غیر منقولہ پر موثر نہین ہوسکتا۔

اگر بوجہ عہد شکنی کے نالش ہر جہ مین دستاویز مذکور قابل پذیرائی ہوگی۔
سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۷ یعنی ماہ جولائی ۱۸۷۸ء صفحہ ۳۰۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۷۸ء۔ راجو بابو بنام کرشنا راو رامچند

۷۴۔ رہننامہ پر رجسٹری لازمی ہونے کے لیے تعین صرف اصل زر رہن پر ہونا چاہیئے نہ اوپر میزان اصل زر رہن و سود آئیندہ کے جو دستاویز کی رو سے تا وعدہ واجب الادا ہو۔

اور لفظ آیندہ مندرجہ دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ۸ ۱۸۷۱ء کے معنی سے ایسا حق مراد ہے کہ جو بنسبت جائداد غیر منقولہ متروکہ یا وراثت مین پیدا ہونیوالا ہو نہ ایسا حق مراد ہے کہ جو بابت سود آیندہ واجب الطلب کے جائداد غیر منقولہ پر عائد ہوسکتا ہو اس مقدمہ کا رہننامہ تعدادی ۹۹ میعادی پانچ سال تھا اور سود فیصدی ۱۲ ماہواری تھا لیکن رجسٹری لازمی قرار نہین پائی۔
سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۷ یعنی ماہ جولائی ۱۸۷۸ء صفحہ ۳۵۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۸۷۸ء۔ نانا بن لچھمن بنام انت بابا جی۔

۸۴۔ رسید جہانتک کہ وہ جائداد غیر منقولہ سے تعلق ہو وسیر رجسٹری لازمی ہے اور عدالت اپیل پر لازم ہے کہ عذر مذکور پر لحاظ کرے۔
سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۸ یعنی ماہ اگست ۱۸۷۸ء صفحہ ۱۰۹ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۱۲۲ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۸ء۔ بالغاد وغیرہ بنام کالکا پاشا رانا وغیرہ

۹۴۔ الفاظ مندرجہ دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ۸ ۱۸۷۱ء سے یعنی الفاظ۔

حال یا آیندہ یا محدود یا ساقط ۔ سے مالیت یا تعین جائداد مراد نہین ہے
بلکہ استحقاق یا حق واقع جائداد مذکور مراد ہے اور وہ استحقاق اگر سو روپیہ سے
کم ہے تو رجسٹری لازمی نہین ہے اس مقدمہ کا رہننامہ تعدادی [illegible] کا ہے
گو تعداد زر رہن معہ اصل و سود تا وعدہ سو روپیہ سے زیادہ ہو جاتا تاہم رجسٹری
لازمی نہین ہے کیونکہ وقت تحریر رہننامہ کے صرف استحقاق بقدر [illegible] کے تھا
سلسلہ مدراس جلد ۳ حصہ ۲ یعنی ماہ دسمبر ۱۸۷۸ع صفحہ ۳۷۸ کتاب انگریزی انڈین
لا رپورٹ نمبر ۲۳۶ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۷۹ع - ترا سا پا چیتی بنام گردوا پا چیتی

۵۰ - دستاویز رہننامہ دخلی تعدادی [illegible] پر جسکی بابت سے ۱۲ روپیہ زر لگان
سالانہ مرتہن کو ادا کرنا ٹھہرا ہو اور مرتہن اوس زر لگان مین سے ایک جزو اسکا
اپنے زر سود کی بابت جو بابت زر اصل کے واجب ہو محسوب اور مجرا کرتا جاے
رجسٹری لازمی نہین ہے ۔
سلسلہ کلکتہ جلد ۴ حصہ ۱ یعنی ماہ جنوری ۱۸۷۹ع صفحہ ۱۶ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ
نمبر ۱۹۹۴ - مورخہ ۳ جون ۱۸۷۸ع - رام دولارے کنور بنام ٹھاکر رائے ۔

۵۱ - حسب استصواب عدالت خفیفہ کلکتہ باتفاق رای عدالت خفیفہ کی ہائی کورٹ
سے تجویز ہوئی کہ دستاویز رہننامہ جائداد غیر منقولہ کا جسپر رجسٹری لازمی ہو وہ واسطے
ولا پانے زر نقد ماخوذی مدیون واسطے زر نقد کے بھی درجہ ثبوت مین
قابل پذیرائی نہین ہے ۔
سلسلہ کلکتہ جلد ۴ حصہ ۲ یعنی فروری ۱۸۷۹ع صفحہ ۳۴۸ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ
مورخہ [illegible] جون ۱۸۷۸ع - متن جی داسی بنام رام نراین سد کہان ۔

۵۲- پٹہ میعادی ایکسال مین اگر یہ عبارت بھی لکھی ہو کہ مالک کی مرضی پر اسامی زیادہ میعاد ایکسال سے بھی قابض رہ سکیگا تو ایسا پٹہ میعاد ایکسالہ سے زائد تصور نہ کیا جائیگا اور اوسپر رجسٹری حسب منشاء دفعہ ۱۸- ایکٹ ۱۸۷۷ع اختیاری ہے-

سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۲ یعنی ماہ فروری ۱۸۷۹ع صفحہ ۱۲ کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ نمبر ۲۶۳ مورخہ ۹ اگست ۱۸۷۸ع - اپوٹنک گاوا بنام زہری اباجی-

۵۳- تمسک مورخہ ۹ اگست ۱۸۶۸ع تعدادی ۹۹ سودی فیصدی یکروپیہ مین جائداد غیر منقولہ رہن تھی اور وعدہ ادای کا ۳۱ مئی ۱۸۷۴ع تھا چونکہ اصل زر رہن و تعداد سود تا وعدہ سو روپیہ سے زیادہ ہو گئی لہذا اوسپر رجسٹری لازمی تھی اور رجسٹری لازمی ہونے کے لیے صرف اصل زر رہن پر لحاظ ہونا چاہیے-

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۲ یعنی ماہ فروری ۱۸۷۹ع صفحہ ۲۰۰ کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ نمبر ۵۰۹ مورخہ ۱۶ اگست ۱۸۷۸ع - رجلیتی بنام رام لکھی کنور-

۵۴- دستاویز جو بغرض ادای ۹۹ کے باقرار عندالطلب مع سود بشرح فیصدی دو روپیہ ماہواری کی تھی جسمین جائداد غیر منقولہ واسطے اطمینان ادای زر مذکور مکفول ہوئی گو دستاویز مذکور کی تعداد وجب سوقت مین سو روپیہ سے زیادہ ہو جاے قابل رجسٹری لازمی کی نہین ہے رجسٹری اوسکی اختیاری ہے-

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۲ یعنی ماہ اپریل ۱۸۷۹ع صفحہ ۹۶ کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ نمبر ۶۹ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۸۷۸ع - کرن سنگھ بنام رام لال-

۵۵- دستاویز متعلقہ جائداد غیر منقولہ جسکی رجسٹری از روے ایکٹ ۱۸۶۴ع لازمی ہے

اور جو بموجب ایکٹ مذکور رجسٹری کی گئی ہو اور اس دستاویز بلا رجسٹری شدہ پر
حسب دفعہ ۵۰ ۔ ایکٹ مذکور ترجیح نہین رکھتی جس دستاویز کی رجسٹری حسب
منشاء دفعہ ۱۸ ۔ ایکٹ مذکور کے اختیاری ہو اور دفعہ ۵۰ ۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ عیسوی کے
کی اون دستاویزات سے متعلق نہین ہے جو بعد یکم جولائی سنہ ۱۸۷۱ع اور قبل اجراے
ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع کے تکمیل پائی ہون ۔

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۸ یعنی ماہ اگست سنہ ۱۸۷۹ع صفحہ ۱۹۸ کتاب انگریزی انڈین
لا رپورٹ ۔ مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۷۹ع ۔ نمبر ۱۰۵ ۔ بھولا ناتھ بنام بلدیو ۔

۵۶ ۔ دستاویز تعدادی روپیہ میعادی چھہ ماہ کی تھی اور اوسمین جائداد غیر منقولہ
مستغرق ہوتی تھی اور دستاویز مین یہ شرط تھی کہ سود بحساب دو روپیہ سیکڑہ ماہواری
ماہ بماہ ادا کیا جائیگا اور بحالت وعدہ خلافی سود کسی مہینہ کے دائن کو
اختیار وصول کل کا یکمشت حاصل ہوگا لیکن دستاویز مین کوئی ایسی شرط نہ تھی
کہ مدیونان زر قرضہ اندر چھہ مہینے کے کسی وقت ادا کر سکین لہذا قرضہ متعلقہ دستاویز
صرف روپیہ زر اصل المقصور ہونا چاہیے اسلئے دستاویز مذکور پر رجسٹری اختیاری
ہے لازمی نہین ہے ۔

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۸ یعنی ماہ اگست سنہ ۱۸۷۹ع صفحہ ۲۱۶ کتاب انگریزی انڈین
لا رپورٹ مورخہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۸۷۹ع ۔ نمبر ۱۰۷ ۔ احمد بخش بنام گوبند ۔

۵۷ ۔ (الف) نے (ب) کے پاس جائداد رہن کی (ب) نے رہننامہ کو
بدست (د) منتقل کیا (د) نے از روے دستاویز غیر رجسٹری شدہ کے اپنی حق حقوق
کو مدعی کے ہاتھہ منتقل کیا مدعی نے نالش دائر کرکے ڈگری زر نقد کی اور پر

ذات (الف) کے حاصل کی اور جائداد مذکور کو نیلام کرا کے خود مدعی نے خرید کیا بر وقت دخل لینے مدعی کے (ن) ایک شخص جسنے جائداد کو نیلام مین بعلت اجرائے ڈگری ڈگریدار ثانی موسومہ (الف) کے خرید کیا تھا مزاحمت کی مگر مدعی کامیاب ہوا مدعی نے قبل ڈگری مذکور کے ایک دوسری دستاویز انتقال حسب ضابطہ رجسٹری تھی (ج) سے حاصل کیکے بر بنا دستاویز مذکور نالش کر کے ڈگری اور جائداد مرہونہ کے حاصل کی اور اوسی جائداد کو نیلام کرا کے خاص اپنے نام سے خرید کیا بر وقت دخل لینے کے مدعا علیہ نے جسنے بعلت اجرائے ڈگری زر نقد موسومہ (د) خرید مزاحم کے خرید کی تھی نامبردہ کو مزاحمت کی۔

تجویز ہوئی کہ گو ڈگری زر نقد کی بابت رہن کے حاصل کیجاے لیکن جب تک مرتھن ایفاء ایسی ڈگری کا بذریعہ نیلام جائداد مرہونہ کے نہ کرے حق کفالت باطل نہین ہوتا استحقاق نامبردہ اور اوسکے مدیون کا واقع جائداد مذکور خریدار نیلام کو پہونچتا ہے۔

سلسلہ بمبئی جلد ۲ حصہ ۲ یعنی فروری ۱۸۷۸ء صفحہ ۷۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۹ جولائی ۱۸۷۷ء نمبر ۴۸۰۔ نرسی داس جیت رام بنام جی خنگی کا رد۔

۵۸۔ جب کہ جج ماتحت فیروز پور نے دستاویز رہننامہ جائداد غیر منقولہ پر عبارت ظہری اس مضمون سے لکھدی کہ دستاویز کو نیلام عام مین مدعیان نے بعوض دو ہزار چار سو روپیہ خرید کیا تو عبارت مذکور سند نیلام متصور ہونا چاہیے اور اوسپر رجسٹری لازمی ہے۔

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۳ صفحہ ۲۹۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

مورخہ ۹ جون ۱۸۷۹ء نمبر ۲۵۴۱ ۔ کنھیا لال بنام کالی دین ۔

۵۹ ۔ تجویز ہوئی کہ حسب منشاء دفعہ ۵۰ ۔ ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ء کوئی دستاویز جسکی رجسٹری حسب منشاء ایکٹ مذکور لازمی ہو اور جسکی رجسٹری حسب ایکٹ مذکور عمل میں آوے تو اوسکا اثر بہ نسبت جائداد مندرجہ دستاویز مذکور کے بمقابلہ دوسری دستاویز ما قبل تاریخ دستاویز مذکور متعلقہ اوسی جائداد کے ہوتا ہے جو اوسوقت تحریر پائی ہو حسب ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۶ء نافذ تھا اور جسکی حسب ایکٹ مذکور رجسٹری لازمی نتھی اور نہ رجسٹری اوسکی حسب منشاء ایکٹ مذکور ہوئی ۔

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۴ صفحہ ۱۳۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۵ اگست ۱۸۷۹ء نمبر ۱۱۹۶ ۱۸۷۸ء ۔ گنگا رام بنام بنسی ۔

۶۰ ۔ ۱۵ جولائی ۱۸۶۴ء کو دو بھائی شامل شریک نے ایک رہننامہ اپنی جائداد مشترکہ کا بنام مدعی بعوض پانچسو روپیہ کے لکھا اور ۸ جنوری ۱۸۶۹ء کو نابرادگان نے رہننامہ ثانی اوسی جائداد کا بعوض ایکہزار روپیہ کے بنام مدعا علیہ لکھا جسپر رجسٹری حسب منشاء ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۶ء تھی ۔

تجویز ہوئی کہ رہننامہ ۱۸۶۴ء پر بوجہ اوسکی تقدم رکھنے اور رہننامہ ۱۸۶۸ء کی رجسٹری ضروری نتھی سلسلہ مدراس جلد ۲ حصہ ۴ یعنی ماہ اپریل ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۰۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۸۷۹ء نمبر ۹۷ ۔ ونکاتا رسایا بنام رامیان ۔

۶۱ ۔ گو حسب منشاء دفعہ ۴۹ ۔ ایکٹ ۸ ۱۸۷۱ء کوئی دستاویز جسپر رجسٹری حسب منشاء دفعہ ۱۷ لازمی ہو اگر وہ بلا رجسٹری شدہ ہے شہادت میں کسی معاملہ متعلقہ جائداد کے جس سے اوسکو تعلق ہے نہ لیجائیگی لیکن اس دفعہ سے یہ ممانعت نہیں پائی جاتی

کہ دستاویز مذکور بغرض ثبوت اس امر کے مستعمل نہ کیا ہی کہ میعاد جدید حسب منشای دفعہ ۲۰ ضمن (ج) ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ع از روے اقرار تحریری قرضہ بہ دستخط اوس شخص کے جسکے ذمہ قرضہ مذکور رہے ہوئی ہون قبل انقضای میعاد مقررہ قانون کے حاصل ہوئی ـ

سلسلہ کلکتہ جلد ۵ حصہ ۴ یعنی ماہ اپریل ۱۸۸۰ع صفحہ ۲۱۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۵ مئی ۱۸۷۹ع نمبر ۲۴ ـ نند کشور لال بنام مسماۃ رام سکھی کنور ـ

۶۲ ـ بصیغہ اجراء ڈگری مقدمہ عذرداری مین باہم ڈگریدار و عذردار کے صلح ہوئی صلحنامہ کی روسے عذردار نے یہ اقرار کیا کہ ہم زر ڈگری جسکی تعداد کیسو روپیہ سے زیادہ ہی ایک برس مین ادا کرینگے اور جائداد مذکور کو بطور کفالت ادائے ڈگری مذکور کے مستغرق کیا ڈگریدار نے نالش بربنا صلحنامہ مذکور واسطے دلاپانے زر ڈگری بہ نیلام جائداد مرہونہ دائر کی ـ

تجویز ہوئی کہ دستاویز مذکور پر رجسٹری لازمی تھی اور چونکہ وہ رجسٹری نہین ہوئی لہذا نالش مذکور بربناء دستاویز قائم رہنے کے قابل نہین ہے ـ

سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۱۶ صفحہ ۱۰۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ ـ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۸۷۹ع نمبر ۱۱ ـ سورج پرشاد بنام بھوانی بھاے ـ

قانون و نظائر شہادت متعلق دستاویزات رہن

قانون شہادت متعلق دستاویزات رہن

انتخاب دفعہ ۹۰ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ع قانون شہادت - جبکہ کوئی دستاویز جس سے معلوم ہوتا ہو یا ثابت ہو کہ وہ تیس برس کی ہے کسی شخص کی ایسی حراست سے جسکو عدالت اوس خاص مقدمہ مین واجبی تصور کرے پیش کیجاوے تو عدالت کو یہ قیاس کرلینا جائز ہے کہ دستخط اور ہر جز اوس دستاویز کا جو کسی خاص شخص کے ہاتھہ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہو اوسی خاص شخص کا لکھا ہوا ہے اور جس حال مین کہ کسی دستاویز کی تکمیل یا تصدیق بگواہی کی گئی ہو تو یہ قیاس کرلینا جائز ہوگا کہ جن اشخاص کی تکمیل یا مصدق بہ گواہی کی ہوئی وہ معلوم ہوتی ہے اونھین نے اوسکی تکمیل اور تصدیق حسب ضابطہ کی تھی۔

تشریح - اون دستاویزات کا حراست واجبی مین رہنا کہا جائیگا جو دراصل اوس مقام مین اور اوس شخص کے پاس ہون جسمین اور جسکے پاس اونکا ہونا عادتاً چاہیے اور کوئی حراست درصورت اس ثبوت کے کہ وہ دراصل جائز تھی یا کہ یہ حالات اوس خاص مقدمہ کے ایسے ہین کہ اوسکا دراصل جائز ہونا قرین قیاس ہے غیر واجب متصور نہو گی۔

انتخاب دفعہ ۹۱ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ع قانون شہادت - جس صورت مین کہ شرائط کسی معاہدہ یا عطیہ یا کسی اور انتقال جائداد کے بشکل ایک دستاویز کے ضبط تحریر مین آئین اور نیز ایسی تمام صورتون مین جنمین کسی معاملہ کا قانوناً بشکل دستاویز منضبط کیا جانا ضرور ہے جائز نہوگا کہ بہ ثبوت شرائط معاہدہ یا عطیہ یا اور قسم کے انتقال جائداد کے یا بہ ثبوت اوس معاملہ کے کوئی اور شہادت بجز خود اوسی دستاویز کے یا بجز شہادت منقولی نکے جس حال مین شہادت

منقولی بموجب احکام مندرجہ ماسبق قابل منظوری ہے داخل کیجاے۔
مستثنیٰ ۱۔ جب کسی عہدہ دار سرکاری کا تقرر بذریعہ تحریر کے عمل مین آنا قانوناً ضرور ہے اور یہ ثابت کیا جاے کہ کسی خاص شخص نے بطور اوس عہدہ دار کے عمل کیا ہو تو وہ تحریر جسکی رو سے کہ وہ مقرر کیا گیا محتاج ثبوت کی نہین ہے۔
مستثنیٰ ۲۔ جائز ہے کہ وصیت نامجات جنکا پروبیٹ برٹش انڈیا مین حاصل کیا گیا ہو بذریعہ پروبیٹ کے ثابت کئے جاین۔
تشریح ۱۔ یہ دفعہ اون صورتون سے جنمین کہ معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد متذکرہ بالا کا ایک دستاویز مین مندرج ہو اور اون صورتون سے جنمین کہ کئی دستاویزات مین مندرج ہو یکسان متعلق ہے۔
تشریح ۲۔ جس حال مین کہ کئی اصل دستاویزات ہون تو صرف ایک کا ثابت کرنا ضرور ہے۔
تشریح ۳۔ کسی دستاویز مین بیان کیا جانا کسی واقعہ کا بجز واقعات متذکرہ دفعہ ہذا کے مانع اسکا نہوگا کہ اوس واقعہ کی شہادت زبانی منظور کیجاے۔

انتخاب دفعہ ۹۲۔ ایکٹ اشتہاع قانون شہادت ۔ جب کہ شرائط کسی ایسی معاہدہ یا عطیہ یا اور انتقال جائداد کے یا کسی معاملہ کے جسکا قانوناً بشکل ایک دستاویز کے منضبط ہونا چاہیے حسب دفعہ ماسبق کے ثابت ہو جاوین تو کوئی شہادت کسی زبانی اقرار یا بیان کے جو مابین اوس فریق دستاویز قسم مذکور کے یا اونکے قائم مقامان حقیت کے ہوا ہو بغرض تردید یا تبدیل یا ازدیاد اون شرائط کے یا اخراج کسی امر کے اون شرائط

ہین سے منظور نہ کیجا ئیگی۔

شرط ۱۔ جائز ہے کہ ہر ایسا امر واقعہ ثابت کیا جاے جسکے سبب سے کوئی دستاویز ناجائز ہو جاتی ہو یا جسکے سبب سے کوئی شخص مستحق ڈگری یا حکم کا اوسکی بابت تاہو مثلاً فریب یا تخویف یا ناجوازی بحسب قانون یا عدم تکمیل حسب ضابطہ یا نا منصبی کسی فریق کے متعاقدین ہین سے یا نہ ادا کرنا یا عدم ادا ے یا قصور ادا ے زر ثمن یا غلطی کسی امر واقعہ یا امر قانونی کے۔

شرط ۲۔ موجودگی کسی علیحدہ اقرار زبانی کی نسبت کسی امر کے جو کہ دستاویز مین نہ لکھا گیا ہو اور اوسکی شرائط کی مغائر نہو جائز ہے کہ ثابت کیجاے اور تجویز اس امر کے کہ یہ شرط قابل لحاظ ہے یا نہین عدالت اس بات پر غور کریگی کہ دستاویز کس درجہ تک حسب ضابطہ ہے۔

شرط ۳۔ موجودگی کسی علیحدہ اقرار زبانی کے جو ایک ایسی شرط ہو کہ کسی معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد کے جو ذمہ داری عائد ہوتی ہو اوسپر وہ مقدم ہی جائز ہی کہ ثابت کیجاے۔

شرط ۴۔ موجودگی کسی صاف وصریح اقرار زبانی مابعد کے درباب تنسیخ یا ترمیم کسی معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد مذکور کے جائز ہے کہ ثابت کیجاے بجز اون مقدمات کے جنمین کہ معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد کا از روے قانون تحریر ہونا ضروری ہی یا مطابق قانون رجسٹری دستاویزات مجریہ وقت کے جسکی رجسٹری ہو چکی ہو

شرط ۵۔ جائز ہے کہ ہر رسم یا رواج ثابت کیا جاے جسکے ذریعہ سے وہ لوازم جو کہ کسی دستاویز معاہدہ مین صراحتاً مرقوم نہونے ہون اس قسم

کے معاہدات مین معمولاً لاحق ہوتے ہون مگر شرط یہ ہے کہ لاحق ہونا کسی
ایسے لوازم کا اوس دستاویز کی شرائط صریح کے خلاف یا مغائر نہووے
شرط ۶ - ہر ایسا واقعہ جائز ہے کہ ثابت کیا جاوے جس سے ظاہر ہوتا ہو
کہ کس طور پر عبارت دستاویز کی واقعات موجودہ سے علاقہ رکھتی ہے

انتخاب دفعہ ۹۳ ایکٹ ۱۸۷۲ع قانون شہادت

جب کہ عبارت کسی دستاویز کی بادی النظر مین مبہم یا ناقص ہو تو جائز نہین ہے
کہ شہادت ایسے واقعات کی پیش کی جاوے جنسے اوسکے معنی کی توضیح
یا نقص کا دفعیہ ہوتا ہو -

انتخاب دفعہ ۱۰۲ ایکٹ ۱۸۷۲ع قانون شہادت

بار ثبوت کا ہر نالش یا کارروائی مین اوس شخص پر ہوتا ہے جو طرفین سے
مطلق کسی شہادت کے نہ گذرنے کی صورت مین مقدمہ ہار جاوے -

انتخاب دفعہ ۱۱۰ ایکٹ ۱۸۷۲ع قانون شہادت

جب بحث اس امر کی ہو کہ ایک شخص جو ایک شی کا قابض ہے وہ اوسکا مالک ہے
یا نہین تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ مالک نہین ہے ذمہ اوس شخص کے ہے
جو اوسکا مالک نہونا بیان کرتا ہو -

نظائر قانون شہادت متعلق دستاویزات رہن

۱ - اگرچہ از روے دفعہ ۹۱ - ایکٹ اول ۱۸۷۲ع - شہادت زبانی واسطے ثبوت
مضمون پٹہ کی قابل پذیرائی نہین ہے تاہم شہادت زبانی واسطے ثبوت

حق کاشتکاری بغیر پیش کرنے پٹہ کے قابل قبول ہے ۔
نظیر نمبر ۴۵ صفحہ ۴۷ کتاب وحیث انڈین لا رپورٹ انگریزی مرتبہ دیبی پرشاد صاحب یعنی خلاصہ نظائر ویکلی رپورٹر بحث اول ایڈیشن یعنی شہادت زبانی
۲ - شہادت زبانی واسطے تغیر یا تبدل شرائط معاہدہ تحریری حسب دفعہ ۹۲ قانون شہادت قابل پذیرائی نہیں ہے جسمین کوئی فریب یا غلطی نہو اور جسمین نیت متعاقدین معاہدہ کی واسطے ظاہر کرنے اپنے مفہوم زبانی کے تحریر مین مندرج ہو یعنی ایسی حالت مین شہادت زبانی اس باب مین پیش نہین ہو سکتی کہ دستاویز بیع مطلق جو تحریر ہوئی ہے اوس سے مقصود رہن کا تھا
نظیر نمبر ۴ صفحہ ۴۳ کتاب وحیث صدر ۔
۳ - وصول زر کی بنسبت شہادت زبانی لیجا سکتی ہے گو پشت دستاویز پر رقم وصول حسب شرط دستاویز کے نہ لکھی ہو کیونکہ وہ شرط قانوناً ختم نہین ہے
سلسلہ بمبئی جلد ۱ حصہ ۲ یعنی ماہ فروری ۱۸۷۶ع صفحہ ۵۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۸۷۵ع - نراین اندرپال بنام موتی لال ۔
۴ - اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ بار ثبوت اوس حصہ زمینداری کے رہن ہونیکا جنکو مدعا علیہم بیع ہونا بیان کرتے ہین حسب منشا سے دفعہ ۱۰۱ - قانون شہادت ذمہ مدعیان کے تھا ۔
سلسلہ الہ آباد جلد ۱ حصہ ۱ یعنی ماہ اکتوبر ۱۸۷۶ع صفحہ ۹۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپوٹ - مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۷۶ع مسماۃ رتن کنور بنام جیون سنگہ ۔
۵ - جب دستاویز ناقص یا مبہم ہو تو شہادت واقعات بغرض دریافت

مطلب قابل پذیرائی نہین ہے اور کفالت عام کے بابت کسی خاص جائداد پر ڈگری صادر نہین ہوسکتی۔

سلسلہ آلہ آباد جلد ۲ حصہ ا یعنی ماہ جنوری ۱۸۷۷ع صفحہ ۲۷۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۷۶ع - دیوجیت بنام تہمبر۔

۶- خلاف شرائط رہننامہ جو اقرار زبانی درباب دینے زر قرضہ کے ظاہر کیا جاتا ہے اوسکی بابت شہادت زبانی حسب دفعہ ۹۲ - ایکٹ ۱۸۷۲ عیسوی کے قابل منظوری نہین ہے۔

سلسلہ کلکتہ جلد ۲ حصہ ۲ یعنی ماہ فروری ۱۸۷۷ع صفحہ ۸۰۹ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۶ و ۱۷ و ۲۱ اگست و ۱۵ ستمبر ۱۸۷۶ع - مورن بنام متھوپانی

۷- اقرار زبانی نسبت رہن بالکل جو خلاف شرائط دستاویز رہننامہ کے ہے لہذا اوسکی بابت شہادت زبانی بموجب دفعہ ۹۲- ایکٹ اول ۱۸۷۲ع قابل منظوری نہین ہے

سلسلہ بمبئی جلد ۲ حصہ ۲ یعنی ماہ فروری ۱۸۷۷ع صفحہ ۳۰۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۸۷۶ع - بنایا بنام سندرداس -

۸- رسید زر رہن جائداد غیر منقولہ تعدادی ۱۰۰ روپیہ بوجہ نہونے رجسٹری کے وجہ ثبوت مین مقبول نہین ہوسکتی لیکن نسبت ادا کیے جانے روپیہ کے حسب دفعہ ۹۱- قانون شہادت شہادت زبانی لیجا سکتی ہے -

سلسلہ آلہ آباد جلد ۲ حصہ ۲ یعنی ماہ دسمبر ۱۸۸۰ع صفحہ ۹۲ کتاب اردو و صفحہ ۹۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۷ جون ۱۸۸۰ع لیسنگی بنام درگا پرشاد

۹- بار ثبوت اس امر کا کہ باپ نے قرضہ واسطے اغراض ناجائز کے لیا تھا

ذمہ اپیلینٹ یعنی مدعی کے تھا۔
سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۱ یعنی ماہ جنوری ۱۸۷۸ع صفحہ ۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ
نمبر ۴۳۲ مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۷۷ع - اورنی اپیلانٹ بنام چودھری شب نرائن کنور

۱۰۔ جو فریق واسطے منسوخی دستاویز کسی معاملہ کے اس بنیاد پر نالش کرے
کہ معاوضہ غیر کافی تھا تو معاوضہ غیر کافی ثابت کرانا اوسکا کام ہے۔
سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۴ یعنی ماہ اپریل ۱۸۷۸ع صفحہ ۱۹۲ کتاب انگریزی انڈین
لا رپورٹ مورخہ ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ جولائی ۱۸۷۷ع ایڈمنسٹریٹر جنرل بنام جگیشر رائے

۱۱۔ دستاویز جسپر رجسٹری ہونا لازمی ہے رجسٹری نہوئی ہو شہادت میں بمقدمہ
ہرجہ عہد شکنی پیش ہوسکتی ہے لیکن اوس شہادت کا اثر جائداد غیر منقولہ پر
موثر نہیں ہوسکتا۔
سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۷ یعنی ماہ جولائی ۱۸۷۸ع صفحہ ۳۰۲ کتاب انگریزی
انڈین لا رپورٹ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۷۸ع - راجہ بابو بنام کرشنا راو رامچندر

۱۲۔ تعمیل اطلاعنامہ بیعیات کو شہادت گواہان سے ثابت کرانا چاہیئے
صرف کیفیت ناظر محکمہ صاحب جج ظہری اطلاعنامہ بیعیات کافی نہیں ہے۔
سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۸ یعنی ماہ اگست ۱۸۷۸ع صفحہ ۳۰۹ کتاب انگریزی انڈین
لا رپورٹ مورخہ ۲۱ و ۲۲ نومبر ۱۸۷۷ع - نظر ریوی - نوبت نرائن سنگھ بنام [illegible] لال مشندر

۱۳۔ دفعہ ۹۰ قانون شہادت کی روسے بابت ۹ اکتوبر ۱۸۶۲ع کے نسبت
یہ نتیجہ البتہ نکل سکتا ہے کہ وہ صحیح ہے اوس سے یہ نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا کہ
دستخط کنندہ ایجنٹ کا کیطرف سے دستخط کرنیکا مجاز تھا۔

سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۱۰ یعنی ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۵۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۱۹۱۳ مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۸۶۸ع - ابلاکھ رکے ابنام ولیال رائے

۱۴ - معاہدہ زبانی خلاف دستاویز رجسٹری کے حسب منشاء دفعہ ۹۲ ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ع ثابت نہیں ہو سکتا -

سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۱۰ یعنی ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۵۳۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۶۸ع - امید مل موتی رام بنام داؤد بن ہوندیبا

۱۵ - از روے دفعہ ۹۲ - قانون شہادت کے پیش ہونا شہادت زبانی کا بغرض ترمیم یا تبدیل شرائط معاہدہ کے ممنوع ہے لیکن کوئی فریق معاہدہ اس امر کے ثابت کرنے سے ممنوع نہیں ہے کہ کوئی معاوضہ نہ تھا یا یہ کہ معاوضہ شدہ کرہ معاوضہ مندرجہ دستاویز سے مختلف تھا -

سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۶ یعنی ماہ جون سنہ ۱۸۶۹ع صفحہ ۵۹۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۳۶۶ مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۸۶۹ع - حکم چند بنام ہیرا لال -

۱۶ - دستاویز جو سادہ راضی نامہ کہا جاتا ہے جسکے ذریعہ سے کوئی فریق اپنے استحقاق اراضی دخیلکاری سے دست بردار ہو کر زمیندار کو دیدے اور زمیندار سے درخواست اس امر کی کرے کہ اراضی پر نام دوسرے شخص کا جسکے ہاتھ بیع ہوئی ہو درج کیا جاوے اوس قسم کی دستاویز نہیں ہے جسکا ذکر دفعہ ۹۱ قانون شہادت میں ہے اور اسلیئے عدالت اپنی تجویز کو دیگر شہادت کے مبنی کرنے سے مانع نہیں ہو سکتی بشرطیکہ اس طرح کی کوئی شہادت موجود ہو -

سلسلہ مدراس جلد ۲ حصہ ۴ یعنی ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۱۱۷ کتاب انگریزی

انڈین لا رپورٹ مورخہ ۸ جنوری ۱۸۷۹ع نمبر ۵۴-۳ ونکا ہتیا بنام سن گوا

۱۷- شہادت جو واسطے ثبوت شرط زبانی بغرض تبدیل یا اضافہ کرنے شرائط کسی معاہدہ تحریری کی پیش کیجاوے قبول نہیں کیجا سکتی -

شہادت نسبت افعال و رچال وچلن فریق معاہدہ تحریری کے قابل پذیرائی نہیں ہی اگر صرف واسطے تائید شرط زبانی دربارہ تبدل اوسکی شرائط کی پیش کیجاوے

سلسلہ کلکتہ جلد ۵ حصہ ۵ یعنی ماہ مئی ۱۸۷۹ع صفحہ ۳۰۰ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۷۹ع نمبر ۶-۲۲۳ دائم الدین بنام قائم تری وار

۱۸- رسید زر بعانہ زائد از سو روپیہ بوجہ ہونے غیر رجسٹری شدہ کی ثبوت مین قابل پذیرائی نہین ہی لیکن حسب منشاء دفعہ ۹۱ قانون شہادت ایکٹ اول ۱۸۷۲ع شہادت زبانی واسطے ثبوت ادا کے قابل قبول ہے باوجودیکہ وجود رسید تحریری کا ہو -

سلسلہ بمبئی جلد ۴ حصہ ۳ یعنی ماہ مارچ ۱۸۸۰ع صفحہ ۱۲۶ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۷۹ع نمبر ۵۵-۱ ادمجی جیند ربنام دندہیا گرشن جی -

اصول حق کفالت از روے قاعدہ رسالہ رٹ یعنی مارجن

حق کفالت تفویض گیرندہ بموجب اصول رسالہ رٹ یعنی قانون

اشخاص ذیل کو حق کفالت حاصل ہو سکتا ہے

اول - اون بایعان اشیاء کو جنکو قیمت نہ ملی ہو اور جنھون نے اشیاء کا قبضہ

مشتری کو نہ دیا ہو۔
دوم۔ جنھون نے باطمینان تفویض دستاویزات یا بکفالت اشیا روپیہ دیا۔
سوم۔ وہ سرا والے جنھون نے مسافرون کو اونکے مال و نکو رہنے کی جگہ دی ہو۔
چہارم۔ وہ کارمن کیریر یعنی عام بربندگان مال جنکو بغرض اجرت مال پہونچانے کو ملا ہو اور مالکان جہاز جو مال پہونچانے کی اجرت پاتے ہون۔
پنجم۔ جنھون نے خطرات دریا سے مال کو بچایا ہو اور اوسکی اجرت کے مستحق ہون۔
ششم۔ وہ کارخانہ دار یا دلال یا نیلام کرنے والے جنکو اشیا فروخت کرنیکو ملی ہون اور جنھون نے باطمینان اشیا مذکور روپیہ پیشگی دیا ہو یا اوسکی ہنڈوی سکاری ہو یا جو مستحق کمیشن فروخت کے ہون اور زرثمن اپنے قبضہ مین رکھیں اور نیز کاریگرون کو جنھون نے اشیا پر محنت صرف کی ہو اور اونکو مرمت یا نئے بنانے کیواسطے ملی ہو۔ اور بیمہ والون و مہتمان جہاز کو و مہاجن و بینک والے جنھون کو بابت ہنڈوی و اسباب لین دین کے حق کفالت حاصل ہے اور اٹرنی و سولسٹر کو بابت خرچہ مقدمہ جو صرف کیا ہو دستاویزات و کاغذات موکل پر حق کفالت حاصل ہے۔ اور بموجب رواج یا معاہدہ صریح کے ایسا حق بہت سی صورتون مین حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر حق کفالت ایک مرتبہ حاصل ہو جاوے تو وہ اس وجہ سے زائل نہین ہو سکتا کہ جس قرضہ کے بابت حق مذکور حاصل ہے اوسکے وصول کے واسطے چارہ جوئی بموجب قانون حد سماعت نہین ہو سکتی لیکن اگر تفویض دار برضامندی اپنے قبضہ چھوڑ دے تو کفالت زائل ہو جاتی ہے اور اگر بعد ازان شے مذکورہ پر قبضہ حاصل ہو تو جدید حق کفالت نہین ہو سکتی

الا اگر شے چورلیجاوے یا فریب کے ذریعہ سے لے لیجاوے اور پھر قبضہ مین آجاوے
کفالت خاص و عام بموجب اصول رسالہ ٹارٹ یعنی قانون ہرجہ۔

قانوناً کفالت کی دو قسم ہین ایک کفالت عام دوسری کفالت خاص۔
کفالت خاص وہ ہی کہ جب کوئی شخص کسی شے کے نہ دینے یا رکھہ چھوڑنیکا دعوی اسوجہ سے ہو کہ اوسنے شے مذکورہ پر محنت یا روپیہ صرف کیا ہے تو قانوناً اس قسم کے کفالت کی زیادہ اعانت ہوتی ہے
اور کفالت عام وہ ہی کہ جسکا دعوی نسبت جلب ابقا یا عام کرہو اور جسکے حقوق صرف رواج پر مبنی ہین اور اسوجہ سے اونکی بابت رعایت مرعی نہین ہوتی۔

نظیر متعلق اصول ٹارٹ بہ معاملات رہن

۱۔جب چند شخصون نے کسی مال کی بابت روپیہ خرچ اور محنت کی ہو جسکے عوض وہ استحقاق نالش بمقابلہ مالک کے رکھتے ہون تو مامبرگان درصورت نہونے کسی معاہدہ خاص مخالف کے مستحق رکھہ چھوڑنے اوس مال کے ہین تاوقتیکہ ایفاء اونکے دعوی واجب کا نہوجاوی یا معاوضہ مذکور اونکے دینے کیلیے پیش ہو اور استحقاق اونکا اسی وجہ سے جاتا نہین رہتا کہ اونھون نے فورًا اطلاع حسب ضابطہ مال کے مالک کو نہدی ہو اسلیئے دعوی ہرجہ مدعی جو مال نکالنے والون پر جنھون نے دریای گنگ سے مال نکالا تھا اور جنھون نے بغرض لینے حق سالویج کے مال کو روک رکھا تھا ڈسمس ہوئی۔

نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۵۴ کتاب اردو و صفحہ ۱۱ کتاب انگریزی نمبر ۱۲۵

مورخہ ۲ ستمبر ۱۸۷۲ء عیسوی۔ ڈوڈو گلمو نام مسٹر روس۔

سزای راہن جو جائداد کو دغاسے رہن کرے جب ۵ اکٹ ۱۸۶۰ء یعنی تعزیرات ہند

انتخاب دفعہ ۴۱۵۔ ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء یعنی تعزیرات ہند جو کوئی شخص کسی شخص کو دھوکہ دیکر اوس دھوکہ کھانے والے شخص کو فریب سے یا بد دیانتی سے تحریک کرے کہ وہ کوئی مال کسی شخص کے حوالہ کرے یا اوس پر رضامندی ظاہر کرے یا کوئی شخص مال لے رکھے یا دھوکہ کھانے والے شخص کو کسی ایسے امر کے کرنے یا ترک کرنے کے قصداً تحریک کرے جسکو وہ کرتا یا ترک نہ کرتا جبکہ اوسکو اسطرح دھوکہ نہ دیا جاتا اور جو فعل یا ترک اوس شخص کے جسم یا خاطر یا نیک نامی یا مال کو مضرت یا نقصان پہونچائے یا اوسکے پہونچانے کا احتمال ہو تو کہا جاویگا کہ شخص مذکور نے دغا کی۔

تشریح۔ بددیانتی سے امور واقعی کا اخفا کرنا ایک دھوکہ دینا ہے جو اس دفعہ سے مقصود ہے۔

تمثیل حرف (ط)۔ زید کوئی جائداد بکر کے ہاتھ بیچے اور اوسکے نام منتقل کردے اور پھر یہ جانکر کہ بیع کرنے کے سبب سے اوس مال کی نسبت مجکو کچھہ استحقاق نہیں رہا بغیر ظاہر کرنے اس بات کے کہ بکر کے ہاتھہ پہلے بیع و انتقال ہو چکا ہے خالد کے ہاتھہ اوسی جائداد کو بیع یا رہن کرے اور خالد سے زر بیع یا زر رہن لے لے تو زید نے دغا کی۔

دفعہ ۴۱۷۔ ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء یعنی تعزیرات ہند۔

جو کوئی شخص دغا کرے اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کے قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونون سزائین دیجاوینگی۔

قانون و نظائر رہن حق کاشت

قانون متعلق رہن حق کاشت

دفعہ ۷۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۲ع قانون لگان ۔ ہر شخص جسکی حقوق مالکانہ کسی محال مین بعد زین زائل یا منتقل ہون وہ اوس اراضی پر جو محال مذکور کے اندر زائل یا منتقل کرنے کی تاریخ بطور سیر اوسکے قبضہ مین ہو دخل رکھنے کا استحقاق اوس شرح لگان سے رکھیگا کہ جو شرح لگان وہ اسامیان جو مالک کی مرضی پر جوتتے ہون اوسی قسم اور اوسی طرح کے فوائد کی زمین کی بابت ادا کرتے ہون اوس سے ۴ رفی روپیہ کم ادا کرے۔

اشخاص جو ایسے حقوق دخیلکاری کے قابض ہون اسامیان ساقط الملکیت کہلائینگی۔ اور اونکو تمام حقوق اسامیان دخیلکار کے حاصل ہونگے۔

دفعہ ۹۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۳ع قانون لگان ۔ اسامیان شرح معین کے حقوق قابل وراثت اور قابل انتقال کے ہونگے کوئی دوسرا حق دخیلکاری بذریعہ عطیہ یا وصیت یا اور طور پر قابل انتقال نہوگا الا مابین اون اشخاص کے جو بذریعہ وراثت حقوق مذکور مین حصہ دار ہون۔

سب ایسا شخص جو حق آخرالذکر کا مستحق ہے فوت ہو تو وہ حق اوسکے وارث
کو اوسی طرح پہونچیگا گویا وہ حق اراضی تھی مگر شرط یہ ہے کہ کوئی قرابتی متوفی کا
جو اوسکے قبضہ کے اراضی کی کاشت مین اوسوقت شریک نہو حسب دفعہ ہذا
مستحق وراثت کا نہ ہوگا —

انتخاب دفعہ ۱۰۵ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ع قانون لگان — پیداوار

تمام اراضی کی جو کسی اسامی کے دخل مین ہو اوسی اراضی کے لگان واجب الادا
کی بابت مکفول متصور ہوگی —

نظایر متعلق رہن حق کاشت

۱ - ہرگاہ کل کاشت رعیت کی ضبط ہوگئی تو حق رعیت ساقط ہوا اور اسوجہ سے
کفالت رہن بھی ختم ہوئی لہذا مدعیان مرتہنان مستحق نیلام کرا پانے درختان
امرود اوس زمین کے جس سے کاشتکار بوجہ خلاف ورزی بیدخل ہوا نہین ہین —
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۳۵ کتاب اردو وصفحہ ۱۳۰ کتاب انگریزی نمبر ۲۹
مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۹۹ع مسماۃ پیارن بنام رام نرائن سنگھ —

۲ - رضامندی کاردہ زمیندار نسبت رہن حق کاشت کافی نہین ہے تا وقتیکہ
اوسکو ایسا اختیار حاصل نہو —
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۹۴ کتاب اردو و ۲۲۲ کتاب انگریزی نمبر ۴۱
مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۲ع — رای مرار یداس بنام ہیچاسنگھ —

۳ - جب زمیندار نے مرتہنان قابض حق کاشت سے لگان لینا قبول کیا

تو بامبیرو وہ استحقاق مرتہنان قابض کا بذریعہ حاصل کرنے ڈگری زرالمال مشعر بیدخلی صرف بمقابلہ اصل کاشتکاران کے زائل نہین کرسکتا۔

نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۲۷ کتاب اردو مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۷۴ع - نمبر ۹۹۹ گنگا ... بنام گوکل چند۔

۴ - مدعیون نے یہ نالش واسطے منسوخی ایک رہننامہ دخلی حقیت کاشتکاری کے جو سماۃ برنجا مدعاعلیہا نے بحق دیگر مدعاعلیہون کے منعقد کیا ہے دائر کی تجویز ہوئی کہ قبضہ مدعیان جداگانہ ثابت ہے علاوہ اسکے بلحاظ ایکٹ ۱۸۷۳ع مدعیان وارثان آئندہ نہین ہین اسلیئے وہ نسبت رہن کی عذر نہین کرسکتے۔

نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۱۰ کتاب اردو نمبر ۲۱۶ - مورخہ ۱۱ اپریل ۱۸۷۵ع سماۃ برنجا بنام دیبو کی مصر۔

۵ - مدعاعلیہ مرتہن نے اس بنا پر نالش کی کہ زمیندار نے رہن کاشت منظور کیا اور زر رہن بابت لگان لیا اور مرتہن کو قابض کرادیا اور زان بعد ناجائز بیدخل کردیا ایسی صورت مین چارہ کار مدعی حسب دفعہ ۹۵ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ع محکمہ مال سے ہوسکتا تھا محکمہ دیوانی مین نالش نہین ہوسکتی۔

نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۵۷ کتاب اردو نمبر ۲۹۳ - مورخہ ۱۱ مئی ۱۸۷۵ع سعظم علیخان بنام شنو پرشاد۔

۶ - مدعاعلیہ نے اپنے حقوق واقع محال کا جسمین اراضیات متنازعہ بھی داخل تھین رہن کرکے رہننامہ دخلی لکھدیا تو وہ مرتہن کی نالش مین یہ عذر نہین کرسکتا کہ اوسکو بموجب دفعہ ۷ - ایکٹ ۱۸۷۳ع اراضیات متنازعہ

ہین حق دخیلکاری حاصل ہے دفعہ مذکور ایسی صورت سی متعلق نہین ہے
سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ا یعنی ماہ جنوری ۱۸۸۱ع صفحہ ۵۹۴ کتاب انگریزی انڈین
لا رپورٹ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۸۸۰ع بھگوان سنگہ بنام مرلی سنگہ
۔ تجویز ہوئی کہ احکام ضمن اخیر دفعہ ۹ ۔ ایکٹ ۸ ۱۸۷۹ع صرف اراضیات کاشتکاران
ساقط الملکیت اور کاشتکاران حق مقابضت سی متعلق ہین نہ اون کاشتکاران
جو لگان لشرح معین ادا کرتے ہین ۔
سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۲ یعنی جون ۱۸۷۹ع صفحہ ۵۴۴ کتاب انگریزی انڈین
لا رپورٹ نمبر ۲۳۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۷۹ع بھاگونتی بنام وزیر تیواری

جائداد جو بعلت باقی مالگذاری نیلام ہو وسپر مطالبہ ماقبل کا مواخذہ نہین ہوتا

انتخاب دفعہ ۱۶۶ و ۱۶۷ ۔ ایکٹ ۹ ۱۸۷۳ع قانون مالگذاری

جو جائداد بعلت باقی مالگذاری نیلام ہو وسپر کوئی مواخذہ ومطالبہ سابق کا سوائے
اوسکے کہ خود مشتری نیلام نے کیا ہو عاید نہین ہوتا لیکن یہ قاعدہ اضلاع
یا جزو اضلاع بندوبست استمراری مین اون مستاجرون سے جو بہ نیک نیتی اور
لگان واجبی پر رقبہ مصرحہ کے لیے مالک سابق نے اوس میعاد کے واسطے جو بیس
سال سے زیادہ نہو بذریعہ پٹہ جات تحریری حسب ضابطہ رجسٹری شدہ دیے ہون
یا تمام اضلاع مین اون اراضیات سے جو بذریعہ پٹہ جات بلا فریب کے لگان
واجبی پر میعاد معین یا دوام کے لیئے مکانات سکونت یا کارخانون کی تعمیر کی غرض
سے یا کان یا باغات یا تالاب یا نہر یا معابد یا مقابر کے واسطے کسی نے بعض

مین ہون اور وہ اراضیات اغراض مصرحہ پٹہ مین مستعمل رہی ہون متعلق نہین ہے (مؤلف) اگر جائداد جو بعلت باقی مالگذاری سرکار کے نیلام ہو قبل از نیلام مالک نے رہن کر دی ہو تو میرے نزدیک حسب الحکم شرح بالا کی حق رہن اوسکا ساقط ہو جائیگا۔

قانون نظایر رہن متعلق قانون دادرسی خاص

قانون متعلقہ رہن دادرسی خاص

انتخاب دفعہ ۳ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۷ع قانون دادرسی خاص

لفظ امانت مین ہر قسم کی ملکیت امینانہ داخل ہے خواہ وہ علانیہ ہو یا ذہنًا یا معنًا
لفظ امین مین ہر شخص داخل ہے جو بطور امین علانیہ یا ذہنًا یا معنًا قابض ہو۔
تمثیل (د) - زید پٹہ پر لی ہوئی کچھہ جائداد کا مرتہن ہے اور اوسنے اپنے نام سے پٹہ کی تجدید کرائی پس زید حسب معنی ایکٹ ہذا پٹہ مجددہ اونکے واسطے امین ہے جو اصل پٹہ سے غرض رکھتے ہین۔

انتخاب دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۷ع قانون دادرسی خاص

جو شخص کہ قبضہ یا اہتمام کسی ایسی خاص مال منقولہ کا رکھتا ہو جسکا کہ وہ مالک نہین ہے وہ مجبور کیا جاسکتا ہے کہ بالخصوص وہی مال دوسرے شخص کے حوالہ کرنے جو مستحق اوسکے قبضہ حال کا ہے۔
(الف) جبکہ شے متدعویہ مدعی کے قبضہ مین بطور کارندہ یا امین مدعی کے ہو۔

تمثیل ضمن (الف) زید یوروپ کو گیا اور اپنا اسباب عمرو کے اہتمام مین جو بطور کارندہ کے ہے تا ایام اپنے غیبت کے چھوڑ گیا عمرو نے بلا اجازت زید کے وہ اسباب بکر کے پاس رہن کیا اور بکر نے باوجود علم اس بات کے کہ عمرو کو حق اوس اسباب کے رہن کرنیکا نہ تھا اوس اسباب کو مشتہر بہ نیلام کیا بکر اس بات پر مجبور کیا جا سکتا ہی کہ وہ اسباب زید کو حوالہ کرے کیونکہ وہ بطور امین زید کے اوسپر قابض ہے ۔

انتخاب دفعہ ۲۵ - ایکٹ اول ۱۸۷۷ع قانون دادرسی خاص

جو معاہدہ بابت بیع کرنے یا پٹہ یا سرخط دینے جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے ہو اوسکی تعمیل مختص جبراً الحق بائع یا پٹہ دینے والے کی صورتہای مفصلہ ذیل مین نہین ہو سکتی ہے

(الف) جب وہ جانتا ہو کہ اوسکی کوئی حقیت جائداد مین نہین ہے اور اوسکی بیع یا پٹہ یا سرخط دینے کا معاہدہ کرے ۔

(ب) جب کہ وہ یہ امر باور کرکے معاہدہ کرے کہ اوسکی حقیت کامل جائداد مین تھی اور اوسوقت جو فریقین یا عدالت نے واسطے تکمیل بیع یا پٹہ یا سرخط کے مقرر کیا ہو خریدار یا پٹہ دار یا کرایہ دار کو معقول اشتباہ سے خالی کوئی حقیت نہ بخش سکتا ہو

(ج) جب کہ وہ معاہدہ کرنے سے پہلے تملیک شے مندرجہ دستاویز معاہدہ کی (جو مبنی کسی معاوضہ کافی پر نہو) کر چکا ہو ۔

نظیر دادرسی خاص متعلق رہن پٹہ و ٹھیکہ و قبولیت

ا۔ قبولیت مین منجملہ دیگر شرائط کے ایک شرط قابل پابندی یہ تھی کہ گورنمنٹ

یہ بھی تھی کہ تعمیر کرنا بجری اور کھودنا کھال کا اور تعمیر کرنا کنگورہ نسبت اراضی شور ذمہ سرکار کے ہے۔
تجویز ہوئی کہ یہ مقدمہ اوس قسم کا نہیں ہے جسمیں عدالت چارہ جوئی خاص کی ڈگری دیسکے۔
سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۲ یعنی ماہ اگست ۱۸۷۸ع صفحہ ۳۰۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲ جنوری ۱۸۷۸ع نمبر ۱۰۰ - چندر سیکھر بنام کلکٹر دیناپور

قانون و نظائر رسوم اسٹامپ و تعین دعوی نالشات رہن وپٹہ وٹھیکہ وقبولیت وغیرہ

قانون رسوم اسٹامپ تعین دعوی نالشات رہن پٹہ ٹھیکہ قبولیت وغیرہ

انتخاب دفعہ ۷ - ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ع رسوم عدالت ضمن ۹ -
اون نالشات مین جو بنام مرتہن واسطے بازیافت جائداد مرہونہ کے ہون - اور اون نالشات مین جو منجانب مرتہن واسطے بیعات کے ہون یا جو نالشات درصورت بیع بالوفا کے بیع کامل کرانے کے لیئے ہون رسوم مطابق تعداد اوس زر اصل کے ہوگی جو رہننامہ مین لکھی ہو -
انتخاب ضمن ۱ - دفعہ ۷ - ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ع رسوم عدالت
جو نالشات کہ واسطے تکمیل امر مصرحہ دستاویز کے ہون اون مین -

(ب) درصورت معاہدہ رہن کے اوس روپیہ کی تعداد کے مطابق ہوگی جو آپس کے قرارداد سے رہننامہ مین لکھی جاے۔

(ج) درصورت معاہدہ پٹہ کے رسوم مطابق زر مجموعی نذرانہ پیشکش کے اگر کچھہ ہو اور اوس زر لگان کے ہوگی جو پٹہ کی میعاد کے سال اول کیواسطے قرار پایا ہو۔

نظایر رسوم اسٹامپ وتعین دعوی نالشات رہن و پٹہ وٹھیکہ و وصیت

۱۔ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ع کے ضمیمہ ۱ مد ۱۱ مین جو بالیت مندرج ہی اوس سے قیمت بازاری بابت جائداد کے مراد ہے او قیمت بازاری جائداد مرہونہ کی حق فک رہن ہے۔

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۱۲ کتاب انگریزی مورخہ ۳ جولائی ۱۸۷۸ عیسوی چارلس ادور ڈسیکلین۔

۲۔ مدعا علیہ نے اپنا ٹھیکہ استمراری ہونا نسبت موضعات کے بیان کیا مدعی نے نالش اس بات کی ثابت کرانے کو دائر کی کہ مدعا علیہ کا ٹھیکہ استمراری نہین ہے۔ اس نالش مین مدعی نے بیدخلی مدعا علیہ کی نہین چاہی یہ نالش ۱۰ کے کاغذ اسٹامپ پر جایز ٹھہری۔

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۰۱ کتاب اردو صفحہ ۱۳۳ کتاب انگریزی نمبر ۲۷ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۷۸ عیسوی میر سید محمد بنام کنیز فاطمہ۔

۳۔ اگر جائداد رہن ہو تو جائداد کی بازاری قیمت سے زر رہن منہا ہو کر بقیہ پر فیس پر وبیٹ شمار ہونا چاہیے۔

سلسلہ بمبئی جلد ۱ حصہ ۷ یعنی جون ۱۸۷۶ع صفحہ ۱۸ کتاب انگریزی مورخہ

۲۹ جنوری ۱۸۷۹ع - دنانک راؤ رام چندر لچھمن جی سائل -
۴ - صرف یہ امر کہ نالش کا تعین زیادہ کیا گیا ہے اوس عدالت کو جسمین دائر ہوئی ہو اختیار سے خارج نہین کرتا بشرطیکہ تعین زاید نیک نیتی کے ساتھہ کیا گیا ہو اور اس غرض سے نہو کہ تبدیل کرنے مین عدالت اپیل کے اختیارات مین موثر ہو -
سلسلہ کلکتہ جلد ۵ حصہ ۴ یعنی ماہ اپریل ۱۸۸۰ع صفحہ ۸۰۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۸ اپریل ۱۸۸۰ع نمبر ۱۲۲۳ ۱۸۷۸ عیسوی - راجندر و لال گوسائی بنام سیاما چرن لاہوری -

قانون و نظایر ضابطہ دیوانی متعلق مقدمات رہن و پٹہ و ٹھیکہ و قبولیت وغیرہ

قانون متعلق مقدمات رہن و پٹہ و ٹھیکہ و قبولیت وغیرہ

انتخاب دفعہ ۱۶ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی -

مقدمات جنمین دعوی اقسام مفصلہ ذیل سے ہو بلقید تعداد مالیت با اور قیود کی جو کسی قانون کی رو سے مقرر ہوئی ہین اوس عدالت مین دائر کیے جاوینگے جسکے اختیار سماعت کی حدود ارضی کے اندر جائداد واقع ہو -
(ج) واسطے کرانے بیعیات یا انفکاک رہن جائداد غیر منقولہ -

(د) واسطے تصفیہ کرانے کسی اور حق یا امر افوق کے جو جائداد غیر منقولہ مین یا اوس سے متعلق ہون –

(مولف) میرے نزدیک حرف (د) مین نالش نفاذ کفالت جائداد مرہونہ و نیز نالش دخل مرتہنی و دیگر حقوق مرتہن جائداد غیر منقولہ داخل ہے –

انتخاب دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی –

جائز ہے کہ وہ جملہ اشخاص زمرہ مدعاعلیہم مین شامل کیے جائین جنکے مقابل ایک ہی معاملہ کے بابت دادرسی کی استحقاق کا ہونا بیان کیا جاے –

انتخاب دفعہ ۴۳ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی –

اگر مدعی اپنے دعوی مین سے کسی جزو کی بابت نالش نکرے تو آیندہ نالش نکرسکیگا

انتخاب دفعہ ۴۴ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی –

قاعدہ - (الف) جو نالش واسطے بازیافت جائداد غیر منقولہ کے یا استقرار حقیت جائداد غیر منقولہ کے ہو بغیر اجازت عدالت کے کوئی بنای دعوی اوسمین شامل نہ کیجائیگی بجز –

(الف) دعوی واصلات یا باقیات زر لگان یا کرایہ جائداد متدعویہ کے

(ب) ہرجہ بابت انحراف کسی معاہدہ کے جسکی رو سے جائداد یا اوسکے کسی جزو پر قبضہ ہوا اور –

(ج) دعوی مرتہن واسطے کسی چارہ جوئی کے منجملہ اون چارہ جوئیون کے جو وہ رہن کی رو سے کرسکتا ہو –

انتخاب دفعہ ۵۷ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۷۷ع ضابطہ دیوانی –

عرضی دعوی پیچھے لکھی ہوئی صورتوں مین عدالت مجاز مین داخل ہونے کے لیے واپس کیجائیگی ۔

(ب) اگر نالش جائداد غیر منقولہ کی بابت ہو مگر دفعہ ۱۶ - کی شرط اوس سے متعلق نہو اور یہ واضح ہو کہ جائداد مذکور کا کوئی جزو اوس عدالت کے علاقہ کی حدود اراضی کے اندر واقع نہین ہے جسمین کہ عرضی دعوی پیش کی گئی (منجمولف) شرط دفعہ ۱۶ سے مراد نالش معاوضہ نقصان جائداد غیر منقولہ ہے جو ایسے مقام پر بھی ہوسکتی ہے جہان جائداد نہو لیکن مدعا علیہ بود و باش رکھتا ہو یا کاروبار کرتا ہو بشرطیکہ خود مدعا علیہ سے تعمیل دادرسی ممکن ہو۔

دفعہ ۷۷ - ایکٹ ۱۹۰۸ع ضابطہ دیوانی - اوس نالش مین جو کہ واسطے دادرسی کے نسبت جائداد غیر منقولہ یا معاوضہ نقصان جائداد غیر منقولہ کے ہو اگر سمن مدعا علیہ کی ذات پر جاری نہو سکے اور مدعا علیہ کا کوئی ایسا کارندہ نہو جسکو اجرای سمن کے تسلیم کرنیکا اختیار ہو تو جائز ہے کہ سمن مدعا علیہ کے کسی کارندہ پر جو جائداد کا اہتمام کرتا ہو جاری کیا جاوے۔

دفعہ ۷ - ۲۰ - ایکٹ ۱۹۰۸ع ضابطہ دیوانی - جب شی متدعویہ جائداد غیر منقولہ ہو اور جائداد مذکور کی حدود یا اوسکی اراضی کے نمبر کسی کاغذ بندوبست یا نقشہ پیمایش مین مندرج ہون تو ڈگری مین وہ حدود یا نمبرہای اراضی تفصیل وار لکھی جائیگی ۔

انتخاب دفعہ ۱۰ - ۲۱ - ایکٹ ۱۹۰۸ع ضابطہ دیوانی - منجملہ ڈگریات زر نقد مین عدالت کو اختیار ہے کہ درصورت ہونے وجہ موجہ کے

حکم دے کہ زر ڈگری بسبیل قسطبندی معہ سود یا بلا سود ادا کیا جاوے۔

(مشمولۂ مؤلف) یہ دفعہ نالش زر نقد بہ نفاذ کفالت جائداد مرہونہ سے متعلق نہین ہے جیسا کہ نظیر مین طے ہوا ہے۔

دفعہ ۲۱۱ - ایکٹ ۔ اشتہاع ضابطہ دیوانی - جب مقدمہ واسطے حصول قبضہ اوپر جائداد غیر منقولہ کے ہو جس سے زر لگان یا کرایہ یا اور منافع حاصل ہوتا ہو تو عدالت مجاز ہی کہ اپنی ڈگری مین یہ حکم شامل کرے کہ جائداد مذکور کا زر لگان یا کرایہ یا واصلات تاریخ رجوع نالش سے اوس تاریخ تک کہ اوس فریق کو جسکے حق مین ڈگری کی گئی قبضہ نہ ملے یا جب تک کہ تاریخ ڈگری سے تین برس نہ گذر جائین (جونسا امر پہلے واقع ہو اوس تک) معہ سود بموجب اوس شرح کے جو عدالت مناسب سمجھے ادا کیجاوے۔

تشریح - لفظ واصلات سے وہ منافع مراد ہین جو جائداد کے قابض ناجائز نے فی الحقیقت جائداد سے وصول کیا ہو یا معمولی کوشش سے اوس سے وصول کر سکتا تھا معہ سود اوپر اوس منافع کے۔

دفعہ ۲۱۲ - ایکٹ ۔ اشتہاع ضابطہ دیوانی - جب مقدمہ واسطے دلا پانے قبضہ اوپر جائداد غیر منقولہ اور اوسکے واصلات کی ہو جو مقدمہ کے رجوع ہونے سے پیشتر بابت کسی مدت کے واجب الوصول ہو گئی ہو اور نسبت تعداد واصلات کے فریقین مین تکرار ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ خود ڈگری مین واصلات کی تعداد طے کرے یا ڈگری کی رو سے جائداد دلا دے اور نسبت تعداد واصلات کے تحقیقات ہونیکا حکم دے اور بعد وصول

حکم آیندہ کے تعداد مذکور کا انفصال کرے۔

انتخاب دفعہ ۲۲۰ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی

عدالت کو کلی اختیار حاصل ہے کہ ہر درخواست اور مقدمہ مین جسطرح مناسب سمجھے خرچہ عاید یا تقسیم کرے۔

انتخاب دفعہ ۲۲۳ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی

جائز ہے کہ ڈگری مطابق اون احکام کے جو ذیل مین لکھی ہین اوس عدالت سے جاری کیجاوے جسنے ڈگری صادر کی ہو یا اوس عدالت سے جسمین ڈگری اجراے کے لیے بھیجی جاوے۔

جائز ہے کہ عدالت جسنے ڈگری صادر کی ہو ڈگریدار کی درخواست گذرنے پر ڈگری کو دوسری عدالت مین جاری ہونے کے لیے بھیجدے۔

(ج) اگر ڈگری مین حکم نیلام ایسی جائداد غیر منقولہ کا ہو جو عدالت اصادر کنندہ ڈگری کی اختیار حکومت کی حدود ارضی سے باہر واقع ہو۔

انتخاب دفعہ ۲۴۴ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی۔

تنازعات مفصلۂ ذیل کا انفصال اوس عدالت کے حکم سے ہوگا جو ڈگری کا اجرا کرے نہ بذریعہ نالش جداگانہ یعنے۔

(الف) تنازعات نسبت تعداد واصلات کے جسکی بابت ڈگری مین حکم ہے کہ اوسکی تحقیقات کیجاوے۔

(ب) تنازعات نسبت تعداد کسی واصلات یا سود کے جسکی بابت ڈگری مین حکم ہے کہ شے متدعویہ کی واصلات یا سود تاریخ رجوع نالش سے تاریخ

اجرائے ڈگری تک یا تاریخ ڈگری سے تین برس کے گذرنے تک ادا کیا جاے
اس دفعہ کی کوئی عبارت ایسی نالش جداگانہ کی مانع نہوگی جو اوس وصلات
کی بابت ہو جو مابین تاریخ ارجاع مقدمہ مرافعہ والی اور تاریخ اجرائے ڈگری
اوس مقدمہ کی ہوئی ہو بشرطیکہ اوس ڈگری مین ایسے واصلات کی بابت
کچھہ تجویز نہ ہوئی ہو ۔

دفعہ ۲۶۳ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی - اگر
ڈگری واسطے دلانے جائداد غیر منقولہ کے ہو تو اوسپر اوس فریق کو قبضہ دلایا جائیگا
جسکے حق مین ڈگری ہوئی ہو یا جس شخص کو وہ اپنی طرف سے قبضہ لینے
کے واسطے مقرر کرے اوسکو قبضہ دیا جائیگا اور اگر کوئی شخص جسپر ڈگری کی
پابندی لازم ہے جائداد کو خالی کرنے سے انکار کرے تو بشرط ضرورت
وہ نکالدیا جائے گا ۔

دفعہ ۲۶۴ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی - اگر ڈگری
واسطے دلانے کسی ایسی جائداد غیر منقولہ کے ہو جو بقبضہ آسامی یا دیگر شخص
مستحق دخل کے ہو اور ڈگری کی روسے اوسپر واجب نہو کہ وہ دخل چھوڑ دے
تو عدالت کو لازم ہوگا کہ جائداد مذکور کے کسی منظر عام پر نقل وارنٹ
کی آویزان کر کے دخل دلائے اور بذریعہ منادی بضرب ڈہول موقعہ کے
مناسب یا اور طور پر حسب رواج مروجہ کے مضمون ڈگری کا نسبت جائداد
مذکور کے دخیل کے آگہی کے لیے مشتہر کرا دے ۔
مگر شرط یہ ہے کہ اگر شخص قابض کا پتہ لگ سکے تو اطلاعنامہ تحریری بانداراج

مضمون ڈگری اوسپر جاری کیا جائیگا اور اوس صورت مین اشتہار دینے کی
ضرورت نہ ہوگی۔

(مولف) شخص مستحق دخل مندرجہ دفعہ ہذا مین میرے نزدیک مرتھن
بھی داخل ہے۔

دفعہ ۲۷۴ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ ع ضابطہ دیوانی - اگر شئے
قرقی طلب جائداد غیر منقولہ ہو تو اوسکی قرقی اسطرح ہو گی کہ حکم کے ذریعہ سے مدیون
ڈگری کو امتناع کیجائیگی کہ وہ جائداد مذکور کو کسی طور سے منتقل یا کسی نوع سے
زیر بار مطالبہ نہ کرے اور امتناع عام ہو گی کہ کوئی شخص بذریعہ خریداری یا
ہبہ یا بطور دیگر مدیون سے جائداد مذکور نہ لے۔
وہ حکم کسی جگہ جائداد مذکور کے اوپر یا اوسکے متصل بضرب ڈہول یا کسی اور
طریقہ معمولی سے مشتہر کیا جائیگا اور اوس حکم کی ایک ایک پرت جائداد اور بھی
مکان عدالت کے کسی منظر عام پر آویزان کیجائیگی۔
جبکہ جائداد اراضی مالگذار سرکار ہو تو اوس حکم کی ایک نقل اوس ضلع کے
کلکٹر کی کچہری مین بھی چسپان ہو گی جسمین وہ اراضی واقع ہو۔

(مولف) لفظ زیر بار مطالبہ مندرجہ دفعہ ہذا سے میری نزدیک رہن مراد ہے

دفعہ ۲۷۶ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ ع ضابطہ دیوانی - جب قرقی بذریعہ
گرفتاری اشیا یا بصدور حکم تحریری کے جسکا اشتہار اور اعلان با ضابطہ حسب ضابطہ
مندرجہ صدر کیا گیا ہو وقوع مین آئے تو با یام قیام قرقی انتقال خانگی کرنا جائداد دفعہ
کا بذریعہ بیع یا ہبہ یا رہن یا بطور دیگر اور ادا کرنا مدیون ڈگری کو قرضہ یا منافع کے

منافع کا یا حصہ تیرا کتی جاعہ وغیرہ کا بمقابلہ اون تمام مطالبہ جات کے جنکا ایفا، اوس فریق کی روسے ہوسکتا ہو باطل ہوگا۔

انتخاب دفعہ ۲۸۷- ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی

اشتہار نیلام مین مراتب مفصلہ ذیل حتی المقدور صحت و صداقت کیساتھہ لکھی جائینگے

(الف) جائداد جو نیلام ہونے والی ہے۔

(ب) تعداد مالگذاری۔

(ج) بار کفالت جو اوس جائداد پر ہو۔

انتخاب دفعہ ۲۹۵- ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی

جب کوئی جائداد بہ حفظ رہن یا مطالبہ کے جو اوسپر ہو نیلام کیجاے تو زر ثمن نیلام سے جو کچھہ فاضل نکلے اوسمین مرتہن یا مطالبہ دار بحیثیت مرتہنی یا مطالبہ داری حصہ پانے کا مستحق نہوگا۔

اور یہ بھی شرط ہی کہ جب وہ جائداد جو بصیغہ اجراء ڈگری سے نیلام ہونے کے قابل ہی کسیکے پاس مرہون ہو یا اوسپر کچھہ مطالبہ ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ برضامندی مرتہن یا مطالبہ دار کے یہ حکم دے کہ جائداد بلا بار رہن یا مطالبہ کے نیلام کیجاے اور مرتہن یا مطالبہ دار کو نیلام کے زر ثمن پر وہی استحقاق دیکر جو اوسکو جائداد نیلام شدہ پر حاصل تھا۔

دفعہ ۳۰۴- ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی

نیلام جائداد غیر منقولہ کا بصیغہ اجراء ڈگری بجز عدالت مطالبہ خفیفہ کے ہر عدالت کے حکم سے ہوسکتا ہے۔

انتخاب دفعہ ۳۰۵ - ایکٹ ۱۴ ؁ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی جب حکم واسطے نیلام جائداد غیر منقولہ کے صادر ہو اگر مدیون ڈگری عدالت کو مطمئن کر سکے کہ وجہ اس امر کے باور کرنے کی ہے کہ ڈگری کا مطالبہ بذریعہ رہن یا استاجری یا بیع خانگی وصول ہو سکتا ہے تو عدالت مجاز ہے کہ نیلام کو کسی عرصہ تک ملتوی رکھے تاکہ مدیون ڈگری روپیہ کی سبیل کر سکے ایسی صورت میں مدیون ڈگری کو ایک سارٹیفکیٹ باختیار رہن یا استاجری یا بیع دیا جائیگا لیکن جو روپیہ ایسے رہن یا استاجری یا بیع کی بابت واجب الادا ہو عدالت میں داخل کیا جائیگا مدیون ڈگری کو نہ ملیگا اور کوئی رہن یا ٹھیکہ داری یا نیلام جو حسب دفعہ ہذا عمل میں آئے ناطق نہو گا تا وقتیکہ عدالت سے اوسکی منظوری نہو۔

انتخاب دفعہ ۳۱۸ - ایکٹ ۱۴ ؁ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی - اگر جائداد نیلام شدہ مدیون ڈگری یا منجانب اوسکے کسی اور شخص کے قبضہ میں ہو اور خریدار کو سارٹیفکیٹ بموجب دفعہ ۳۱۶ - دیا گیا ہو تو عدالت خریدار کی درخواست پر اوسکو قبضہ دلائے اور اگر ضرورت ہو تو جو شخص دخل دینے سے انکار کرے وہ نکال دیا جاوے۔

انتخاب دفعہ ۳۱۹ - ایکٹ ۱۴ ؁ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی - اگر جائداد نیلام شدہ آسامی یا کسی اور شخص کے دخل میں ہو جسکو وسکے دخل کا استحقاق حاصل ہو اور وس جائداد کی بابت سارٹیفکیٹ حسب دفعہ ۳۱۶ دیا گیا ہو تو عدالت بآویزانی نقل سارٹیفکیٹ قبضہ دلائیگی۔

انتخاب دفعہ ۳۰۵ - ایکٹ ۱۴ شلع ضابطہ دیوانی

جب حکم واسطے نیلام جائداد غیر منقولہ کے صادر ہوا اگر مدیون ڈگری عدالت کو مطمئن کر سکے کہ وجہ اس امر کے باور کرنے کی ہے کہ ڈگری کا مطالبہ بذریعہ رہن یا مستاجری یا بیع خانگی وصول ہو سکتا ہے تو عدالت مجاز ہے کہ نیلام کو کسی عرصہ تک ملتوی رکھے تاکہ مدیون ڈگری روپیہ کی سبیل کر سکے — ایسی صورت میں مدیون ڈگری کو ایک سارٹفکیٹ باختیار رہن یا مستاجری یا بیع دیا جائیگا لیکن جو روپیہ ایسے رہن یا مستاجری یا بیع کی بابت واجب الادا ہو عدالت مین داخل کیا جائیگا مدیون ڈگری کو نہ ملیگا اور کوئی رہن یا ٹھیکہ داری یا نیلام حسب دفعہ ہذا عمل مین آئے ناطق نہو گا تاوقتیکہ عدالت سے اوسکی منظوری نہو —

انتخاب دفعہ ۳۱۸ - ایکٹ ۱۴ شلع ضابطہ دیوانی —

اگر جائداد نیلام شدہ مدیون ڈگری یا منجانب اوسکے کسی اور شخص کے قبضہ مین ہو اور خریدار کو سارٹفکیٹ بموجب دفعہ ۳۱۶ - دیا گیا ہو تو عدالت خریدار کی درخواست پر اوسکو قبضہ دلائے اور اگر ضرورت ہو تو جو شخص دخل دینے سے انکار کرے وہ نکال دیا جاوے —

انتخاب دفعہ ۳۱۹ - ایکٹ ۱۴ شلع ضابطہ دیوانی —

اگر جائداد نیلام شدہ آسامی یا کسی اور شخص کے دخل مین ہو جسکو اوسکے دخل کا استحقاق حاصل ہو اور اوس جائداد کی بابت سارٹفکیٹ حسب دفعہ ۳۱۶ دیا گیا ہو تو عدالت بآویزانی نقل سارٹفکیٹ قبضہ دلائیگی —

منقح ہوجاے تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ اگر معلوم ہو کہ تعداد مطلوبہ بلا ضرورت نیلام کی وصول کرنا ممکن ہے تو تعداد مطلوبہ بطور ذیل فراہم کریں یعنی

(الف) بذریعہ دینے پٹہ کل یا جزو جائداد مذکور کے براے دوام یا کسی میعاد کے لیے یا بادا ے زرپیشگی خواہ۔

(ب) بذریعہ رہن کل یا جزو جائداد مذکور خواہ۔

(د) بذریعہ دینے ٹھیکہ یا خود اپنے اہتمام یا دوسری کی سربراہکاری مین جو تاریخ حکم نیلام سے تیس برس سے زیادہ نہ ہو۔

انتخاب دفعہ ۳۳۱۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی۔

اگر مقابلہ یا مزاحمت منجانب کسی اور شخص کے علاوہ مدیون ڈگری کے سرزد ہو اور وہ بہ نیک نیتی یہ دعوی کرتا ہو کہ وہ اپنی طرف سے یا منجانب کسی اور شخص علاوہ مدیون ڈگری کی جائداد مذکور پر قابض ہے تو دعوی اوسکا بہ ثبت نمبر داخل رجسٹر ہو کر ایک مقدمہ قرار دیا جایگا جسمین ڈگریدار مدعی متصور ہوگا اور دعویدار مذکور مدعا علیہ۔

(مئولف) لفظ کسی اور شخص قابض نیک نیت مین میرے نزدیک مرتہن بھی داخل ہے۔

انتخاب دفعہ ۳۳۲۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی

اگر کوئی اور شخص سواے مدیون ڈگری بعلت اجراے ڈگری کسی جائداد سے بیدخل ہو جاے جو بہ نیک نیتی قابض ہے اور جائداد ڈگری مین مندرج نہیں ہے یا ڈگری مین مندرج ہے مگر وہ اوس مقدمہ کی فریقین مین سے نتھا

کہ جسمین ڈگری صادر ہوئی تو وہ مجاز ہے کہ عدالتمین درخواست گذرانے۔

(مئولف) شخص قابض نیک نیت متذکرہ دفعہ ہذا مین میرے نزدیک مرتہن بھی داخل ہے

انتخاب دفعہ ۳۳۵ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی

اگر جائداد کی خریداری کے مقابلہ مین سوای مدیون ڈگری کے کوئی ایسا شخص ہارج یا مزاحم ہو جو نیک نیتی سے اپنے تئین مستحق قبضہ موجودہ کا سمجھتا ہو یا اگر ایسی جائداد پر دخل دلانے کے وقت کوئی ایسا شخص بیدخل کر دیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ عندالشکایت خریدار یا ایسے شخص بیدخل شدہ کے نسبت ہرج یا مزاحمت یا بیدخلی مذکور کے جیسا موقع ہو تحقیقات کرکے جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے۔

(مئولف) شخص نیک نیت مستحق قبضہ مندرجہ دفعہ ہذا مین میرے نزدیک مرتہن بھی داخل ہے

انتخاب دفعہ ۳۵۶ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی

رسیور مذکور زیر ہدایت عدالت کی حسب مفصلہ ذیل کاربند ہوگا۔

(د) تمام زرہای قرضہ جنکے استحکام کے لیے اس نالونٹ کی جائداد مرہون ہوئی ہو بلحاظ قاعدہ تقدیم و تاخیر کے ادا کریگا۔

انتخاب دفعہ ۳۹۲ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی

اگر کسی مقدمہ یا کارروائی مین عدالت واسطے تعداد و اصلات یا خسارہ تحقیقات موقع ضرور یا مناسب سمجھے تو کسی شخص کے نام کمیشن صادر کرے

انتخاب دفعہ ۳۴۳ - ایکٹ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی

نمونہ جات جو اس مجموعہ کے چوتھے ضمیمہ منسلکہ مین مندرج ہین معہ اوسقدر تغیر و تبدل کے جو ہر مقدمہ کے حالات کے مناسب ہو اون اغراض کیلیے مستعمل کیے جاوینگے جو ضمیمہ مین بیان کیے گئے ہین -

نمونہ نمبر ۱۰۹ - نالش معیاب مندرجہ ضمیمہ ۴ ایکٹ ۱۸۸۲ع ضابطہ دیوانی

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے -

۱ - یہ کہ بذریعۂ رہننامہ کے جو تاریخ — ماہ — سنہ — یا قریب اوسکی لکھا گیا تھا ایک مکان معہ باغ اور دیگر متعلقات کے اندر حدود علاقہ اس عدالت کے مدعا علیہ نے مدعی اور اوسکے ورثا (یا اوصیا یا مہتممان کہ) اور محول الیہم کی نام بعوض زر اصل مبلغ — معہ سود بحساب فیصدی مبلغ — سالانہ کے منتقل کیا (یا مکفول کیا) اس شرط پر کہ فلان تاریخ جسکو گذرے ہوئے مدت ہوئی باداے زر اصل مذکور معہ سود مدعا علیہ مذکور اوسکا انفکاک کرالے -

۲ - (اب) مدعی کو مبلغ — بابت اصل و سود رہن مذکور کے مدعا علیہ سے پانا باقی ہے

۳ - مدعی مستدعی ہے کہ عدالت سے مدعا علیہ کو حکم ہو کہ (الف) زر مذکور معہ اوس قدر سود زائد کے جو تاریخ گذرنے عرضیدعوی سے تاریخ ادا تک واجب ہو اور نیز خرچہ نالش ہذا اوس تاریخ پر جو کہ عدالت سے مقرر کیجاے ادا کر دے

اور درصورت نہ ادا کرنے کے حق انفکاک مکان مرہونہ مذکور کا ساقط ہو کر بیعبات ہو جای اور مدعی کو مکان وغیرہ مرہونہ پر قبضہ لایا جای یا (ب) یہ کہ مکان مذکور بیع کر دیا جاے اور زر ثمن سے زر اصل اور سود اور خرچہ مذکور ادا کیا جای اور (ج) اگر زر فروخت مبالغ مذکور کی باقی کامل کے لیے کافی نہو تو مدعا علیہ بعد کمی سعہ سود بالای کمی بحساب چھہ روپیہ سیکڑا سالانہ تا روز وصول مدعی کو ادا کری اور (د) مدعی مستدعی ہی کہ بمراد مذکور تمام ہدایات مناسب عدالت سے صادر ہون اور حساب لیا جاے۔

نمونہ نمبر ۱۱۰ انفکاک مندرجہ ضمیمہ ۴ ایکٹ ۱۸۷۷ع ۱۴ ضابطہ دیوانی

عنوان

نمونہ نمبر ۱۰۹ کو اسطور پر بدل دینا چاہیئے کہ فریقین اور واقعات مین سے ایک بجاے دوسرے کے فقرہ اول مین بدل دیا جاے۔ بجاے فقرہ ۲ کے یہ قائم کرنا چاہیئے

۲۔ (اب) مدعی سے مدعا علیہ کو بابت زر اصل اور سود رہن مذکور کے کل مبلغ ــ یافتنی ہی اور یہ روپیہ مدعی مدعا علیہ کو ادا کر دینے پر مستعد اور راضی ہی اور اس عرضیدعوی کے گذرنے سے پہلے اس امر کی مدعا علیہ کو اطلاع کر دی تھی۔

بجانے فقرہ ۳ کے یہ عبارت قائم کرنی چاہیئے

مدعی مستدعی ہی کہ مکان مذکور انفکاک کرائے اور مدعا علیہ کو حکم ہو کہ بروقت ادا ہونے مبلغ ــ مذکور معہ سود اور اوسقدر خرچہ کے جو کہ عدالت ایک

تاریخ تک جسے وہ مقرر کریگی واگذاشت مکان مذکور مدعی کو بذریعہ تحریر ویسی کرے (یا حوالہ کرے) اور نیز یہ کہ عدالت واسطے مرتب کرانے اور تکمیل کرنے ایسی تحریر اور ایسے انتقال (یا حوالگی) کے اور عمل مین لانے ایسے افعال دیگر کے جو کہ مدعی کو مکان مذکور رہن مرہونہ سے بیرا قابض ہونے کیلیے ضروری ہون ہدایات مناسب صادر کرے۔

نمونہ نمبر ۱۲ ڈگری واسطے نیلام کی بمقدمہ نالش مرتہن یا اوس شخص کے جسکو استحقاق کفالت کا حاصل ہو مندرجہ ضمیمہ ۴ ایکٹ ضابطہ دیوانی

عنوان

حکم ہوا کہ رجسٹرار یا خرچہ نویس ایک حساب مرتب کرے کہ مدعی کو بابت اصل و سود زر رہن کے (یا کفالت کے) جسکا ذکر عرضیدعوے مین ہے کسقدر یافتنی ہے اور مدعی کا خرچہ بابت اوس نالش کے محسوب کرکے عدالت کو بتاریخ ــــ ماہ ــــ اوس رقم سے جو بابت اصل و سود مذکورہ بالا اور خرچہ کے یافتنی نکلے بذریعہ کیفیت مطلع کرے اور جو رقم یافتنی مدعی بابت اصل و سود مذکورہ بالا مع خرچہ مذکور اوس کیفیت مین لکھی جاے اگر مدعا علیہ اوس تاریخ کہ رجسٹرار یا خرچہ نویس اپنی کیفیت مذکور گذرانے چھ مہینہ کے اندر ادا کردے تو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مدعی ہمیشہ تمام مطالبہ جات سے جو کہ اوسنے پیدا کیے ہون

یا اوس مطالبہ سے جسکا وہ خود دعوی کرتا ہو یا اوسکے ذریعہ سے کوئی دعویدار ہو مکان مرہونہ مذکور کو واپس کرے اور اوسکی بابت جو دستاویزات اور تحریرات اوسکے قبضہ یا اختیار مین ہون اون سب کو رجسٹرار یا خرچہ نویس مذکور کے حوالہ کردے اور جب اس طور پر وہ بیع عمل مین آئے اور دستاویزات اور تحریرات حوالہ کردیجائین تو رجسٹرار یا خرچہ نویس مذکور جو بابت اصل سود وخرچہ کے حسب مرقومہ بالا ادا کیا گیا ہو مدعی کو ادا کردے لیکن جس حال مین کہ مدعا علیہ اصل و سود اور خرچہ مذکور تاریخ مذکورہ بالا تک عدالت مین نہ داخل کردے تو اوس صورت مین حکم دیا جاتا ہے کہ مکان مرہونہ مذکور (یا مکانات زیر کفالت) بہ منظوری رجسٹرار یا خرچہ نویس کے نیلام کیا جاے اور نیز حکم دیا جاتا ہے کہ زرثمن نیلام مذکور کاغذات مین بابت مراد داخل ہو کہ جسقدر روپیہ یافتنی مدعی بابت اصل و سود اور خرچہ مذکور کے پایا جاے وہ اوسکو حسب ضابطہ ادا کیا جاے اور باقی اگر کچھ رہے تو وہ مدعا علیہ کو دیا جاے

نمونہ نمبر ۱۲۹ - ڈگری بابت بیعنامہ مشروط بابت خرچہ ضمیمہ ایکٹ ۴ ء ۱۸۸۲ ضابطہ اولی

عنوان

ہرگاہ عدالت کو معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے مبلغ - جو بتاریخ - ماہ - سنہ - رجسٹرار نے بذریعہ اپنی کیفیت کے یافتنی مدعی بابت اصل و سود ان متذکرۂ صدر دعوی اور بابت خرچہ مقدمہ کے بموجب اوس حکم کے جو اس مقدمہ مین بتاریخ - ماہ - سنہ - صادر کیا گیا تھا قرار دیا ہے داخل نہین کیا

اور میعاد چھہ مہینہ کی تاریخ — ماہ — سنہ — مذکور سے منقضی ہو گئی -
لہذا حکم ہوا کہ مدعا علیہ مکان مرہونہ مذکور سے قطعی بے دخل کیا جاوے
اور تمام استحقاق انفکاک رہن مکان مرہونہ مذکور کا منقطع ہو کر بیعبات کر دیا جاوے

نظائر متعلق مجموعۂ ضابطۂ دیوانی بابت مقدمات رہن و پٹہ و ٹھیکہ و قبولیت وغیرہ

نظایر متعلق دفعہ ۱۶ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء مضمون دفعہ ۵ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۱- گو دستاویز علیگڈہ مین تحریر ہوئی لیکن مکان واقع مرزاپور مکفول ہے اسلیے نالش زر رہن کی عدالت مرزاپور مین ہونا چاہیے -
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۰ کتاب اردو و صفحہ ۱۹ کتاب انگریزی نمبر ۱۱۱۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۱ء - بلدیو داس بنام سماۃ مول کنور -

۲- مرتہن کو اختیار ہے کہ نالش دلاپانے زر نقد کی ایک مرتبہ اور نالش استحقاق نفاذ رہن کی دوسری مرتبہ اوپر جائداد مرہونہ کے دائر کرے دفعہ ۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء ایسے معاملہ سے متعلق نہین ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ نالش ذات کسی شخص پر واسطے دلاپانے قرضہ کے ہو دوسرے ضلع اور دوسری عدالت مین قابل سماعت ہو اوس عدالت سے کہ جسکے اختیار مین سماعت نالشات واسطے نفاذ دیگر حقوق کے ہو -
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۳ کتاب اردو و صفحہ ۲۹ کتاب انگریزی

نمبر ۱۲۰۹ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۸ع - ملک فقیر بخش بنام لالہ منوہر داس ۳۔ جائداد غیر منقولہ واسطے ضلع دیگر اندر اختیار سماعت عدالت بنارس کے نہین ہے اور ڈگری اوس عدالت کی کسی مطالبہ رہن یا حق کو جائداد مذکور کی نسبت نافذ نہین کر سکتی۔

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۱ کتاب اردو صفحہ ۷۰ کتاب انگریزی نمبر ۲ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۸۸ع - لال لچھمین ناتھہ سنگہ بنام بوبا دہلو سا ہو ۴۔ جائداد واقع ضلع مرزاپور و بنارس مین تھی دعوی انفکاک رہن مین جج ماتحت مرزاپور نے حساب منافع کل اراضیات مرہونہ ہر دو ضلع کا لیکر جائداد واقع ضلع مرزاپور کی نسبت ڈگری فک رہن کی صادر کردی یہ کارروائی اونکی جائز قرار پائی۔

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۱ یعنی ماہ نومبر ۱۸۷۸ع صفحہ ۱۲ کتاب اردو و صفحہ ۳۴۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۰ ماہ مئی ۱۸۷۸ع - گردہاری بنام شیوراج - ۵۔ بعوض قرضہ چار ہزار روپیہ کے مدعا علیہ نے تحریر کردینے رہننامہ بغرض اراضیات واقع خارج از عدالت ہائی کورٹ کلکتہ بنام مدعی اقرار کیا اور نیز اقرار پیش کرنے اپنی دستاویزات کا کیا اقرارنامہ مذکور مین مدعی بطور تاجر رہتا شہر کلکتہ ایک تاجر لکھا گیا اور مدعا علیہ تاجر پیچ تہی واقع ضلع بیرپھوم ساکن حال کومرٹولی واقع کلکتہ لکھا گیا نالش جو واسطے تعمیل مختص معاہدہ تحریر رہننامہ اور بحالت نہ ہونے تعمیل کے واسطے واپسی چار ہزار روپیہ کے دائر ہوئی تھی۔

تجویز ہوئی کہ جہانتک نالش واسطے تعمیل مختص کے تھی عدالت کو کوئی اختیار نہ تھا لیکن یہ بھی تجویز ہوئی کہ مدعی ساکن کلکتہ لکھا گیا لہذا مدعا علیہ مستحق انفکاک رہن بادائے زر رہن بمقام کلکتہ ہے اور ڈگری صرف زر نقد کی صادر ہو سکتی ہے
سلسلہ کلکتہ جلد ۵ حصہ ۲ یعنی ماہ فروری ۱۸۸۰ع صفحہ ۸۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۷ اپریل ۱۸۷۹ع سری ناتھ رای بنام کالی انس گھوس

۲ - بحوالہ فیصلہ پریوی کونسل کے تجویز ہوئی کہ جب جائداد مرہونہ دو ضلع میں واقع ہو تو حکم بیبات کا نسبت کل جائداد کے کسی ضلع کی عدالت سے حاصل ہو سکتا ہے قانون ۷ ۱۸۶۹ع ملک اودھ و اضلاع مغربی و شمالی دونوں میں بوقت کارروائی بیبات کے نافذ تھا۔
سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۰ یعنی ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ع صفحہ ۳۱۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۱ مئی ۱۸۷۹ع نمبر ۱۲۲ - سر جن سنگھ بنام جگنا تھ سنگھ

نظیر متعلق دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۱۸۸۲ع (جدید)

۱ - اگر مرتھن نالش زر رہن کی باستدعای جائداد مرہونہ دائر کرے اور جائداد مرہونہ بقبضہ قایم مقام راہن کے ہو تو اس صورت میں مرتھن کو اختیار ہے کہ خریدار کو مدعا علیہ کرے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۷۰ کتاب اردو صفحہ ۳۲۳ کتاب انگریزی نمبر ۱۸۳ مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۶۸ عیسوی۔
بھوگی لال بنام چھتر سین۔

نظائر متعلق دفعہ ۳۴ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء ہم مضمون دفعہ ۷ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۱- مرتھن کو اختیار ہے کہ نالش دلاپانے زر نقد ایک مرتبہ اور نالش متعلق نفاذ رہن کی دوسری مرتبہ اوپر جائداد مرہونہ کے دائر کرے دفعہ ۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء جسکی جگہہ دفعہ ۳۴ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء نافذ ہے ایسے معاملے سے متعلق نہیں ہے
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۰ کتاب اردو و صفحہ ۲۹ کتاب انگریزی نمبر ۱۲۰ مورخہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۸۷۸ء - ملک فقیر بخش بنام لالہ منوہر داس -

۲- مدعی نے پہلے نالش واسطے اثبات استقرار حق اپنے حصہ منجملہ زر رہن کے دائر کی اور ڈگری پائی اوسکے بعد معلوم ہوا کہ قبل نالش سابق کے مدعا علیہ نے زر رہن راہنان سے وصول کر لیا ہے اور فریباً مدعی سے چھپایا گیا ہے تو اب دوسری نالش مدعی نے بقدر حصہ اپنے منجملہ زر وصولی کے دائر کی -
تجویز ہوئی کہ نالش جایز ہے دفعہ ۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء جسکی بجاے دفعہ ۳۴ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء نافذ ہے عارض نہیں ہے -
سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۶ یعنی ماہ جون سنہ ۱۸۷۸ء صفحہ ۳۴۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲ جنوری سنہ ۱۸۷۸ء لچھمن سنگہ بنام سانول سنگہ -

نظائر متعلق دفعہ ۲۱۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء ہم مضمون دفعہ ۱۹۴ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۱- بموجب دفعہ ۲۱۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء کے عدالت بہ مقدمہ نالش زر نقد نفاذ کفالت جائداد میں قسطبندی نہیں کر سکتی -

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۰ یعنی ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ع صفحہ ۳۲۰ کتاب انگریزی انڈین لاریپورٹ مورخہ ۲۹ مئی ۱۸۷۹ع نمبر ۱۰۱۳ ۱۸۷۹ع ۔ ہردیو داس بنام لچھمن سنگہ۔

نظیر متعلق دفعہ ۲۲۰ ایکٹ ۱۸۸۲ع ہم مضمون دفعہ ۱۸۷ ایکٹ ۱۸۵۹ع

۱۔ اگرچہ ازروے قاعدہ عام کے مرتہن کو خرچہ جو اوسکو بغرض نفاذ کفالت کے عائد ہوا ہو مل سکتا ہے لیکن نہ ایسی صورت مین کہ جب عدالت ماتحت کل یا جزو خرچہ دلانے سے انکار کرے۔

سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۷ یعنی ماہ جولائی ۱۸۷۹ع صفحہ ۲۰۲ کتاب انگریزی انڈین لاریپورٹ نمبر ۳۴ مورخہ ۷ فروری ۱۸۷۹ع ۔ جی کاروپل بنام نور بی بی۔

نظایر متعلق دفعہ ۲۴۴ ایکٹ ۱۸۷۷ع ہم مضمون دفعہ ۱۱ ایکٹ ۲۳ ۱۸۶۱ع

۱۔ بوجہ منسوخی ڈگری کے عدالت ابتدائی کو اختیار تھا کہ دخل اور واصلات ایام بیدخلی اوس فریق کو واپس دلاتی جسکے مقابلہ مین ڈگری غلط نافذ ہوئی تھی

سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۱ یعنی ماہ نومبر ۱۸۷۷ع صفحہ ۲۰۰ کتاب انگریزی انڈین لاریپورٹ نمبر ۲۰۰ مورخہ ۱۴ فروری ۱۸۷۸ع ۔ لچی کنور بنام سوبدرا کنور۔

۲۔ بنا راضی حکم مندرجہ دفعہ ۲۴۴ ایکٹ ۱۸۷۷ع جو بشمول منظوری درخواست نیلام جائداد بغرض ایفا اوس روپیہ کے جو دوران کارروائی اجراے ڈگری مین یافتنی سائل بابت سود واصلات کے پایا جاے اپیل نہین ہوسکتا۔

سلسلہ کلکتہ جلد ۵ حصہ ۲ یعنی ماہ فروری ۱۸۸۰ع صفحہ ۵۰ کتاب انگریزی انڈین

لا رپورٹ نمبر ۱۳۱۴ مورخہ یکم اپریل ۱۸۶۹ع - پالک دہری رے بنام دہار پرشاد گیہ

نظیر متعلق دفعہ ۲۷۴ - ایکٹ ۸ ۱۸۷۷ع ہم مضمون دفعہ ۲۳۳ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ع

۱ - حکم تحریری قرقی نہ عدالت جاری کنندہ ڈگری مین چسپان ہوا نہ نقل اوسکی کلکٹری مین بھیجی گئی بعد ایسی قرقی کے مدیون نے جانداد کو بذریعہ بیع خانگی منتقل کیا تجویز ہوئی کہ احکام دفعہ ۲۴۰ - ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ع جسکے بجاے دفعہ ۲۷۶ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ع نافذ ہے متعلق نہین ہین اور بیع باطل اور کالعدم نہین ہے -
سلسلہ الہ آباد جلد ۴ حصہ ۳ یعنی ماہ مارچ ۱۸۷۹ع صفحہ ۵۰۸ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۸ نومبر ۱۸۷۸ع - نور محمد بنام الطاف علی -

نظایر متعلق دفعہ ۲۷۶ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ع ہم مضمون دفعہ ۲۴۰ - ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ع

۱ - انتقال جانداد بحالت قرقی ایام غدر بعلت بغاوت کے بمقابلہ سرکار جائز ہے بمقابلہ متعاقدین دستاویز خود وہ کے بعد واگذشت جانداد کے ناجائز نہین ہے جب تک تمام وکمال زر رہن کا ادا ہونا ثابت نہو راہن مستحق دخل کا نہو گا نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۶۹ کتاب ۱ رد نمبر ۵۴۴ مورخہ ۴ مئی ۱۸۶۳ع بابو لال بنام درگا پرشاد -
۲ - راہن نے بعد برخاست قرقی ۱۸۶۳ع مرتہن کو جانداد پر قابض کرادیا تو گو رہن حالت قرقی مین عمل مین آیا تھا راہن نے اپنے فعل سے حق مرتہن کو جائز کردیا اب اعتراض اوسکا بموجب دفعہ ۲۴۰ - ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ع

جائز تصور نہین ہوسکتا۔

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۲ کتاب اردو و صفحہ ۹ کتاب انگریزی جلد ۸ نمبر ۱۲۶۳ مورخہ ۵ جنوری ۱۸۷۶ع۔ سید محمد علی بنام گوکل چند۔

۳۔ گو کہ حکم ضابطہ درباب برخاستگی قرقی صادر نہین ہوا لیکن جب ڈگریدار نے خود عدالت مین درخواست ابراء دوکانات کی مواخذہ ڈگری سے پیش کی تو قرقی برخاست تصور کرنا چاہیے اور اوسکے بعد جو رہن ہوا وہ قابل بحالی کے ہے

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۴ کتاب اردو و صفحہ ۳۲ کتاب انگریزی نمبر ۱۴۲ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۸۷۹ع۔ جگناتھ بنام گھاسی رام۔

۴۔ بلحاظ جملہ حالات مقدمہ کے قرقی جائداد متنازعہ کے جو بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۸۶۶ع عمل مین آئی تھی باوجود ملتوی ہوتے رہنے نیلام کے وقتاً فوقتاً اور خارج ہونے مقدمہ کے فہرست اجراء ڈگری سے اوس نیلام تک جو آخرکار ۲۰ مئی ۱۸۷۰ع کو ہوا قائم رہی اور اوس سے یہ لازم آتا ہے کہ معاملات رہن جو ۱۸۶۹ع مین عمل آئی باطل وکالعدم متصور رہین۔

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۲ کتاب اردو و صفحہ ۱۵ کتاب انگریزی نمبر ۱۵۵۱ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۸۷۹ع۔ احمد حسین خان بنام عظیم خان۔

۵۔ جب انتقال نیک نیتی سے بغرض ادا کرنے ڈگری کے جسکی نسبت قرقی ہوئی ہو عمل مین آوے اور جبکہ معاوضہ انتقال ڈگری کے ادا کرنے کے لیے صرف کیا جاوے اور کافی پایا جاوے تو ایسا انتقال بموجب دفعہ ۲۴۰۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع ناجائز نہین ہے۔ کیونکہ دفعہ ۲۴۳۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع کی عبارت سے ظاہر ہے

کہ واضعان قانون نے بغرض ادای زر ڈگری کے رہن بتایا جری کو روا رکھا ہی
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۰ کتاب اردو وصفحہ ۳۴ کتاب انگریزی نمبر ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ مورخہ ۷ مارچ ۱۸۶۹ع پرمیسری رای بنام ہدایت اللہ و مہپال رای بنام ہدایت اللہ ـ

۶ ـ جس ڈگری کی علت مین کہ جائداد قرق ہو چکی تھی اگرچہ زر ڈگری ڈگری کو کا بالکل بیباق نہین ہوا تھا جائداد مذکور بذریعہ بیع منتقل ہوئی بموجب نظیر پریوی کونسل تجویز ہوئی کہ دوسرے ڈگریدار کو ایسا استحقاق نہین ہے کہ وہ بیعنامہ کو اس بنا پر ناجائز قرار دے کہ فلان شخص کی ڈگری کی قرقی کی حالت مین انتقال عمل مین آیا ـ
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۰۲ کتاب اردو وصفحہ ۱۲۷ کتاب انگریزی نمبر ۵۸۸ مورخہ ۴ جولائی ۱۸۷۳ع مسماۃ محبوبن بنام مسماۃ رحیمن ـ

۷ ـ جو انتقال خانگی نیک نیتی کے ساتھ بعوض معاوضہ بحالت قرقی عمل مین آوے وہ از روے دفعہ ۲۴۰ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ اعیسوی بمقابلہ تمام دنیا کے ناجائز و کالعدم نہین ہے صرف مقابلہ قرضخواہ قرق کنندہ یا اون شخصون کے جنکو از روے قرقی یا بذریعہ اوسکے حقوق حاصل ہوئے ہون ناجائز و کالعدم متصور ہے ـ
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۹۴ کتاب اردو وصفحہ ۲۹۲ کتاب انگریزی نمبر ۱۹ مورخہ ۱۳ اگست ۱۸۷۳ اعیسوی ـــ وہرم داس بنام منصوری سوئنگر بنک ـ

۸- حکم تحریری قرقی نہ عدالت جاری کنندہ ڈگری مین چسپان ہوا نہ نقل اوسکی کلکٹری مین بھیجی گئی بعد ایسی قرقی کے جو بیع خانگی عمل مین آئی وہ حسب منشائے دفعہ ۲۴۰- ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ع باطل وکالعدم نہین ہے - سلسلۂ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۳ یعنی ماہ مارچ ۱۸۷۹ع صفحہ ۵۸ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۸ نومبر ۱۸۷۸ عیسوی - نور محمد بنام الطاف علی -

نظائر متعلق دفعہ ۲۹۵ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ع ہم مضمون دفعہ ۲۷۰ و ۲۷۱- ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ع

۱- قرقی مدعا علیہ کی مقدم ہے اور درخواست کے ذریعہ سے جو مطالبہ مدعی کا مکان پر تھا اوسکی ڈگری کبھی نہین ہوئی اسلیے مدعی اور مدعا علیہ دونون کی ڈگریان محض زر کی ہین اور اس امر سے کہ مدعی نے مکان اجرائے ڈگری مدعا علیہ مین خود خرید کیا ہے بار مطالبہ رہن اپنے کا بھی اپنے اوپر لے لیا -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۰ کتاب رو نمبر ۲۴۴ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۸۷۵ عیسوی - گور سہائے بنام رام دیال -

۲- دفعہ ۲۷۰ و ۲۷۱- ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ع جسکے بجائے مجموعہ جدید مین دفعہ ۲۹۵ ہے استحقاق کسی فریق کو جو بذریعہ معاہدہ کے پیدا ہو تبدیل نہین کرتی دفعات مذکور ڈگریداروں حیثیت مساوی سے متعلق ہین اگر رہننامہ کے ذریعہ سے ڈگری زر نقد حاصل کیجاے تو اس

نظائر صفت رہن و دستاویز رہن

۱ - معاملہ جو بطور خرید و کفالت رہن کے ہوا ہو گو وہ کسی شکل یا میعاد کا کچھ ہو صرف بطور کفالت زر رہن کے متصور ہو سکتا ہے - نظیر پریوی کونسل مورخہ ۲۶ - جولائی ۱۸۶۶ع منوہان پرشاد بنام سماۃ بھوبی -

۲ - زر منسک جسکا ادا کیا جانا شامل زر رہن قرار پایا ہو شامل زر رہن متصور ہوگا - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۲۱ کتاب اردو نمبر ۳۴۲ مورخہ ۳ مارچ ۱۸۶۸ع منوہان پرشاد بنام شیونراین -

۳ - اقرارنامہ جسکا یہ مضمون ہو کہ فلان تاریخ کو اصل مع سود ادا کرینگے اوس تاریخ کو ادا نکرین تو ہماری جائداد بعوض اصل و سود یا قیمتی کے تمھاری ہو جائیگی یہ اقرارنامہ بمنزلہ رہن بیع بالوفا کے ہے - نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۲۶۸ کتاب اردو و ۱۰۴ کتاب انگریزی نمبر ۱۲۴۲ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۸۶۹ع گھوسی لال بنام گیدلال -

۴ - لفظ رہن صرف رہن بالمحاصل سے متعلق نہونا چاہیے بلکہ اوسمین رہن سادہ بلا قبضہ یا استغراق قسم دیگر بھی داخل ہونا چاہیے - نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۱۵۷ کتاب اردو و ۲۲۶ کتاب انگریزی نمبر ۱ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۷۳ع راجہ پرتھی بنام دیاکشن -

۵ - پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ اس مقدمہ مین معاہدہ رہن رہن بیع بالوفا کا نہین ہے رہن نامہ مین یہ شرط ہوئی ہے کہ لگان اراضی مرہونہ

سے اول مالگزاری سرکار و تنخواہ مہتمم ادا کیجاے اور باقی روپیہ قرضہ مین
محسوب ہو اور راہن مرتہن کو زر قسط تاریخ معینہ پر پونہچاتا رہیگا اگر کچھہ روپیہ
ذمہ راہن باقی نکلیگا اور وہ ادا نہوگا تو مرتہن بقیمت معینہ خریدار اوسقدر
اراضی کا ہوجائیگا جو واسطے ایفار باقی کافی ہوگا - سلسلہ مدراس جلد ۱
حصہ ۹ یعنی ستمبر ۱۸۷۶ء صفحہ ۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۶ رجون
۱۸۷۵ء پریوی کونسل ہمیوسوائی منڈیلی بنام حسین رو تہقین -

۶ - اگر مالک درجہ اعلے اداے مالگزاری سرکار مین تغافل کرے تو گورنمنٹ
مالک و قابض درجہ ادنے اسے وصول کرسکتی ہے اور حیثیت ادنی قابض کو
مرتہن کے حاصل ہے - سلسلہ ممبئی جلد ۱ حصہ ۳ یعنی مارچ ۱۸۷۶ء صفحہ ۷
کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۳۰ ر نومبر ۱۸۷۵ء کرشناجی او بنام محمد بیہ

۷ - واہب موہوب لہ کا دو سو روپیہ کا قرضدار تھا منجملہ اوسکے بعوض ایکسو
پچیس روپیہ کے کسیقدر اراضی ہبہ کی اور پچہتر روپیہ کی نسبت یہ اقرار کیا کہ
وہ موہوب لہ کے قرضدار کو ادا کریگا اور موہوب لہ نے ایک دستاویز بنام
واہب اوسی روز اس مضمون سے لکھدے کہ اگر واہب دو سو پچہتر روپیہ
موہوب لہ کو ادا کردیگا تو جائداد اراضی واپس کردیگا +
تجویز ہوئی کہ ایسا معاملہ رہن نہین ہے بلکہ بیع ہے - سلسلہ ممبئی جلد ۳ حصہ ۶
یعنی جون ۱۸۷۸ء صفحہ ۲۳۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۹ ر
نومبر ۱۸۷۸ء - بابو جی آپاجی بنام سینا و راجی مارواڑی -

نظائر کفالت مہمل

۱ - اگر کسی رہن نامہ کی عبارت ایسی بے ربط ہو کہ اوسکی تعبیر کئی طرح سے ہوتی ہو تو وہ تعبیر کیجائیگی جو بحق راہن زیادہ تر مفید ہو - نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲۲۸ مورخہ ۱۱ - جون ۱۸۵۵ع للجو بنام گنگو -

۲ - عموماً ذکر اسباب کا دستاویز مین کہ جائداد نویسندہ دستاویز زر قرضہ کے واسطے ذمہ دار ہے بلا تصریح جائداد صرف عبارت لفظی ہی اوس سے استغراق جائداد کی نہین ہوتی - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۴۱۹ کتاب اردو نمبر ۱۱۵ مورخہ ۱۴ - مارچ ۱۸۶۱ع راجہ شیو غلام دوبے بنام بینی مادہو سنگہ -

۳ - بالعموم اپنی کل جائداد کا مکفول کرنا ایک امر مبہم ہے اوس سے خاص جائداد کا انتقال لازم نہین آتا - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۶۳ کتاب اردو نمبر ۱۲۸۹ مورخہ ۲۶ - جنوری ۱۸۶۴ع - مسماۃ مسکن بی بی بنام سید ہادی -

۴ - جائداد مکفولہ کو بعبارت صاف تحریر کرنا چاہیے نہ مہمل - اس مقدمہ مین عبارت دستاویز سے کفالت جائداد ثابت ہو کر ہبہ نامہ جائداد مذکور کا جائز قرار پایا - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۱۵ کتاب اردو نمبر ۹۶ مورخہ ۱۱ - نومبر ۱۸۶۴ع مسماۃ سہودرا بنام نواب آغا احمد علیخان -

۵ - آغاز تمسک مین مسمیان رام پرشاد و کھرچند ساکن و زمیندار موضع حسن آ کے لکھے ہین اور بعد ازان یہ لکھا ہی کہ تا ادائے زر قرضہ حقیت اپنی بذریعہ بیع یا رہن کے منتقل نکرینگے تو عبارت مذکورہ سے کفالت حصہ زمینداری جسکی وے زمیندار لکھے گئے ہین لازم آتی ہے - نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۲۰۵ کتاب اردو ۱۸۶۷ع ۱۲۶ کتاب انگریزی نمبر ۵ مورخہ ۳۰ - جنوری ۱۸۶۶ع - مسٹر

ولیم بارٹین صاحب بنام پریسرام -

۶ - اگر تمسکات کی کفالت مین صرف لفظ بہٹہ لکھا ہوا ور اوس لفظ کی واجبابہ تعبیر قایم ہو سکے کہ جو مال اوس بہٹہ مین موجود تھا شامل اوسکے سمجھا جاے تو مدعی مستحق ڈگری ہے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۵ کتاب اردو و ۲۷۰ کتاب انگریزی نمبر ۹۴۶ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۸۶۸ء گجادہر پرشاد بنام کنہیا لال

۷ - تمسک مین یہ اقرار تھا کہ تا ادا ے زر قرضہ کے ہم کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ منتقل نہین کرینگے - اقرار مذکور صریحا اوس قسم کا تھا کہ اوسکی تعمیل غیر ممکن تھی شخص اقرار کنندہ ایک پیسہ بھی علیحدہ کرنیکا مجاز نہ تھا تو اپنی پرورش اور معمولی کارروبار دنیاوی کسطرح کرسکتا ایسی شرط سے موضع جائداد پر قائم نہین ہو سکتا نویسندگان تمسک قانونا مجاز انتقال جائداد کے تھے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۴۷ کتاب اردو و ۶۵ کتاب انگریزی نمبر ۳۶ مورخہ ۲۷ مئی ۱۸۶۹ء - رام بخش بنام سکھدیو دیبی چرن -

۸ - دستاویز مین راہنان نے اپنے تیئن زمینداران حصہ داران موضع سرداردیہ کا بیان کرکے اقرار کیا ہے کہ بمعاوضہ دستاویز ہٰذا اپنی زمینداری حصص وجملہ دیگر جائداد منقولہ وغیر منقولہ مملوکہ ومقبوضہ اپنے رہن کی اس صورت مین تعبیر مفید دستاویز ہونا چاہیے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۴۶ کتاب اردو و ۲۶۳ کتاب انگریزی نمبر ۲۴۳ مورخہ ۴ جولائی ۱۸۶۸ء - راے نانکچند بنام بہاری لال

۹ - دستاویز مین یہ شرط مندرج تھی کہ تا ادا ے کل زر اصل وسود کے مین

کسی جگہ اپنی جائداد کو بذریعہ رہن یا بیع منتقل نکریگا - تجویز ہوئی کہ ایسی عبارت رہن کی حد تک نہین پہونچتی - سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۶ یعنی جون ۱۸۷۸ع صفحہ ۳۶۳ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۷ع - گنو سنگھ بنام لطافت حسین ÷

۱۰ - تجویز ہوئی کہ جب کوئی شخص عموماً شرط نکرنے انتقال اپنے جایداد کی کرے تو اوس سے کوئی بار کسی جائداد خاص مملوکہ نامبردہ پر پیدا نہین ہوتا - سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۵ صفحہ ۹۴۴ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۸۷۹ع نمبر ۳۷ - بھوپال بنام جگرام -

۱۱ - دستاویز رہن نامہ مین یہ شرط تھی کہ اگر ہم لوگ زر رہن دو برس مین ادا نکرین تو مرتہنان کو اختیار وصول زر رہن حسب ضابطہ جایز حاصل ہے نالش مین جو بنا دستاویز پر نیلام جائداد مرہونہ دائر ہوئی -

تجویز ہوئی کہ دستاویز مذکور سے مطالبہ رہن مکان پر بطور کفالت ادائے زر اصل کی پیدا ہے - سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۸ صفحہ ۲۷۵ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۷۹ع نمبر ۲۶ ۱۸۷۸ع پھول کنور بنام مریم

نظیر کفالت مندرجہ سوال اقبالدعوی

۱ - اقرارنامہ مندرجہ اقبالدعوی جو بربنا ڈگری تھا مشعر نکرنے انتقال جائداد کے تا وقتیکہ ایفاء ڈگری ہو بنظر واقعات بمنزلہ کفالت جائداد تھا اور اوسکی رو سے مدعی کو مواخذہ اوسپر پہونچتا ہے کہ جائداد متنازعہ

ڈگری مین مکفول نہ تھی — نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۲۲۴ کتاب اردو
و ۲۷۰ کتاب انگریزی نمبر ۵۸۹ مورخہ ۲۶ مئی ۱۸۶۸ء جنی لال بنام پہلوان سنگھ

نظائر اعلان رہن وقت نیلام

۱ — مرتہن کو مناسب قرین شرط احتیاط ہے کہ اپنے دعوے کو جو نسبت نیلام ہونیوالی جائداد کی ہو ظاہر کرے نہ ظاہر کرنا موجب اشتباہ ہی مگر مانع دعوی نہین ہے — نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۳۲ کتاب اردو نمبر ۱۳۴ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۸۶۴ء — بندرابن بنام رائے موہچند —

۲ — چونکہ نیلام بتحریک مدعیہ بلا اعلان اوسکے رہن کے عمل مین آیا اور مدعیہ نے زر نیلام وصول کرلیا اور راہنان نے نیلام مذکور کی نسبت کچہ اعتراض نہین کیا بلکہ خریدار کو وقت نیلام سے قابض رہنے دیا تو رہن مدعیہ زائل ہو گیا — سلسلۂ کلکتہ جلد ۱ حصہ ۱ یعنی ماہ اکتوبر ۱۸۷۶ء صفحہ ۳۲۳ کتاب انگریزی انڈین لا ریپورٹ مورخہ ۱۳ و ۱۴ مارچ و ۱۶ مئی ۱۸۷۶ء بھگوتی والسی بنام شامان جیرن بوس —

نظائر تنسیخ دستاویز رہن

۱ — چونکہ تین شخص نے دستاویز رہن بیع بالوفا لکھی تھی ڈگری واسطے استقرار دستاویز بر طبق نالش بسر یکے از نویسندگان دستاویز مذکور خلاف ضابطہ عدالت ہی — نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۱۴۱ کتاب اردو نمبر ۶۶ مورخہ ۲۰ م

اگست ۱۸۶۲ء طالعمندرے بنام رگھوبر رائے۔

۲۔ راہن کا بیٹا جو بعد رہن کے پیدا ہوا استحقاق منسوخی ڈگری زر رہن و نیلام کا جو بعلت ڈگری مذکور عمل میں آیا اور مرتہن نے بہ نیک نیتی خرید کیا نہیں رکھتا۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۲۷۱ کتاب اردو و ۳۲۹ کتاب انگریزی نمبر ۱۴۸۹ مورخہ یکم ستمبر ۱۸۷۱ء۔ سالگرام بنام لالتا پرشاد۔

۳ (ل) ایک ہندو نے مکان مسکونہ اپنے خاندان کو رہن کیا اور مکان مسکونہ مذکور جائداد موروثی تھا نالش موسومہ مادر و زوجہ (ل) میں جو بعد وفات (ل) کے بغرض نفاذ کفالت رہن مذکور کے دائر ہوئے۔

تجویز ہوئی کہ رہن بموجب نظیر منگلا دیبی بنام دینا ناتھ بوس۔ و گوری بنام چندر منی نافذ نہیں ہو سکتے۔ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۶ یعنی جون ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۴۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۷ فروری ۱۸۷۹ء نمبر ۹۶۸ بھیکم داس بنام پوار۔

نظائر مقدمات رہن بہ اسم فرضی فریبی و سازشی و اخفای رہن و تاثیر گواہی مرتہن

۱۔ خریدار نیلام مجاز استدعا تجویز اس امر کا ہے کہ آیا بیع بالوفا سازشی ہے یا نہیں۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۴۴ کتاب اردو نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۸۶۰ء مہاراجہ مہیشر بخش سنگھ بنام نورنگ سنگھ۔

۲- اگر نالش زر رہن کی منجانب مرتہن رجوع ہوکر بہ ثبوت قبضہ مرتہن ڈسمس ہووے تو وہ مانع اوس نالش زر رہن کی نہین ہو جو بعد بیدخلی بسبب فریب راہن کے مرتہن رجوع کرے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۰۷ کتاب اردو نمبر ۲۸ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۸۶۲ع اوتار سنگہ بنام امداد

۳- اگر بیع بالوفا دار نصف موضع رہن شدہ سے بوجہ سازش راہن اور شخص ثالث جسکے ہاتھ راہن نے حصہ بیع کیا بیدخل ہوا تو اوسکو اختیار ہے کہ نصف ثانی کے قبضے سے دست بردار ہوکر نالش واسطے دلاپانے زر رہن کے دائر کرے اور ایسی صورت مین استحقاق بیع بالوفادار کا جائداد رہن شدہ پر ترجیح رکھتا ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۷۳ کتاب اردو نمبر ۳۰۵ مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۶۲ع چنی لال بنام گنیش۔

۴- مرتہن بیع بالوفادار قابض شے مرہونہ باتفاق وسازش راہن و مشتری ثانی شے مرہونہ کے بذریعہ بیع سازشی بیدخل ہوا تو یہ وجہ کافی نالش زر رہن کی ہو نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۶۶۳ کتاب اردو نمبر ۱۶۱۴ مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۶۲ع۔ ایشری دیال رے بنام شیو داس رائے *

۵- جبکہ بائع مدعا علیہ مقر بیع ہو تو ایسا عذر کہ مشتری بوجہ ہونے بیع فرضی کے استحقاق نالش نہین رکھتا قابل پذیرائی نہین ہو اور اگر بصیغہ بیعیات راہن تردید سوال بیعیات مرتہن کا نکرے تو اوس سے یہ تصور نہین ہوسکتا کہ وہ اپنی جائداد سے دست بردار رہوا۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۲۵ کتاب اردو نمبر ۸۶ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۸۶۳ع کلثوم بی بی بنام استجابی بی

۶ - اگر مدعا علیہم مرتہن بھی ہون تاہم منصب اونکو اسبات پر اصرار کرنے کا حاصل ہی کہ وہ شخص جو ظاہرا شخص اجنبی ہی اور بہت برسون کے بعد حاضر ہو کر دعویدار انفکاک رہن جائداد دلایا فی زر کثیر و اصلات کا ہوا ہی استحقاق اپنا ثابت کرے اور جملہ مقدمات مین عدالت کو لازم ہی کہ اطمینان اپنا اس بات مین کر لے جس فریق نے نالش دائر کی ہی اوسکو استحقاق نالش فی الواقع حاصل ہے نہ محض شخص اجنبی جو اسکا نا باغراض فریبی یا کہ اصل شخص اہل غرض کو ذمہ داری خرچہ سے محفوظ رکھنے کے لیے پیش کیا گیا ہو - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۴۶ کتاب اردو و صفحہ ۱۹۵ کتاب انگریزی نمبر ۱۶۱ مورخہ ۹ دسمبر ۱۸۶۷ء رگھناتھ بنام چیندو لال -

۷ - مدعی مقدمہ ہذا نے جو دلال ہی جائداد متنازعہ کو جو اوسکے پاس پیشتر سے رہن تھی مدعا علیہ کے پاس اپنے اہتمام مین باخفاے رہن اپنے گروی کرایا تو مدعی کا استحقاق مرجح رہن مدعا علیہ پر نہین ہو سکتا - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۶۱ کتاب اردو و ۴۰۲ کتاب انگریزی نمبر ۴۷ مورخہ ۸ دسمبر ۱۸۶۸ء - سیتارام بنام کشنداس -

۸ - اجنٹ بنک نے دو دستاویز کے ذریعے سے ایک ہی جائداد کو رہن کیا ایک دستاویز کی ڈگری کی علت مین جائداد کو نیلام کرایا وقت نیلام کے خریدار نے اجنٹ مذکور سے دریافت کیا کہ کچھہ اور مطالبہ تو اس جائداد پر نہین ہی اوسنے کہا کہ مین کچھہ نہین کہہ سکتا ناظر سے دریافت کر لو چونکہ اجنٹ مذکور نے اپنے دوسرے مطالبے کی اطلاع عدالت مین نہ دی تھی اسلیے

ناظر بھی کچھ نہ کہہ سکا۔ تجویز ہوئی کہ یہ امر بالکل صحیح نہ تھا وہ اشخاص جو قریب کھڑے رہیں اور جنھوں نے اوس جائداد کو جسپر اونکو کفالت حاصل تھی دوسرے شخصوں کو بطور جائداد غیر مکفولہ خرید لنے دیا وہ اپنی کفالت کو نافذ نہیں کرا سکتے ہیں اگر تحقیقات پر اوس کفالت کو اونھوں نے ظاہر نہیں کیا۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۴۹ کتاب اردو و ۳۱۵ کتاب انگریزی نمبر ۹۳ مورخہ ۸ اگست ۱۸۶۸ء میکائیل صاحب بنام میر صاحب۔

۹۔ مرتہن اول بعلم و واقفیت مضمون دستاویز رہن نامہ ثانی کے اپنی گواہی رہن نامہ ثانی پر کر دی جس رہن نامہ سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اوس سے پہلے کا کوئی مواخذہ جائداد پر نہیں ہی اور اگر مرتہن ثانی کو مواخذہ اول معلوم ہوتا تو جائداد کو دوبارہ رہن نکرتا تو ایسی گواہی کر دینے سے مرتہن اول کا استحقاق مرجح زائل ہو جاتا ہی۔ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۴ یعنی اپریل ۱۸۷۴ء صفحہ ۵ کتاب اردو و ۳۰۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۷۴ء سلامت علی بنام بدہ سنگھ۔

۱۰ مدعی نے پہلے نالش واسطے اثبات استقرار حق اپنے حصہ منجملہ زر رہن کے دائر کی اور ڈگری پائی اوسکے بعد معلوم ہوا کہ قبل نالش سابق کے مدعا علیہ نے زر رہن راہنان سے وصول کر لیا ہی اور فریبا مدعی سے چھپایا گیا ہی تب دوسری نالش مدعی نے بقدر حصہ اپنے منجملہ زر وصولی کے دائر کی۔ تجویز ہوئی کہ نالش جائز ہی دفعہ ۷۔ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء جسکے بجائے دفعہ ۴۳ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ء نافذ ہے عارض نہیں ہی سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۶ یعنی جون ۱۸۸۱ء

صفحہ ۳۴۵ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۷۹ء – بچھمن سنگھ بنام بانول سنگھ –

۱۱- عدالت نے رہن نامہ ماقبل مدعا علیہ کو سازشی قرار دیکر مدعی کی نالش درخلیابی مین تجویز کی کہ مدعی مستحق دخل ہے کیونکہ وہ خریدار نیک نیت ہے اور مدعا علیہ کا جو استحقاق بربنا رہن نامہ تمالیشی فرضی ہے وہ بائع حق رسی مدعی کا نہین ہے – سلسلہ بمبئی جلد ۴ حصہ ۲ یعنی فروری ۱۸۸۰ء صفحہ ۳۰ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ نمبر ۲۱ مورخہ ۴ ستمبر ۱۸۷۹ء – گوپی واسدیو بھٹ بنام بارکندسے نراین بھٹ

۱۲- راہن کی فریب کی وجہ سے مرتہن کا اقرار موضع کیلسا کو بجائے موضع چاند کھیڑہ کے رہن کرنیکا منسوخ ہوگیا گو خریدار نے نیک نیتی کے ساتھ جائداد کو بہ نفاذ کفالت کے خرید کیا ہو – سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۸ صفحہ ۴۵۵ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۸۷۹ء نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۷۹ء صفدر علی خان بنام بچھمن داس –

تاثیر شرط عدم انتقال جائداد مرہونہ

۱- رہن نامہ مین شرط عدم انتقال شی مرہونہ کی ہو تو انتقال مابعد اوسکا ناجائز ہی نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۱۳ کتاب اردو نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۶۱ء رام بخش بنام بشیشر سنگھ –

۲- اگر رہن نامہ مین شرط صریح درباب عدم انتقال شی مرہونہ لکھی گئی ہو تو انتقال مابعد جو کسی قسم کا یا کسی غرض سی ہوا ہو ناجائز ہی – نظیر صدر دیوانی آگرہ

صفحہ ۸۷، کتاب اردو نمبر ۹۲ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۶۵ء ساہو مکھن لال بنام قطب الدین احمد۔

۳۔ رہن ثانی جو نیت صادق سے واسطے ادائے قرضہ اول کے تھا قابل ناجوازی وخلاف شرائط رہن اول کے نہیں ہی۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد اجلاس کامل صفحہ ۵ اکتاب اردو، کتاب انگریزی نمبر ۲۰۹ ۱۴ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۶۶ء۔ ڈکھہ جورا بنام حاجی ہدایت اللہ۔

۴۔ رہن نامہ مین یہ شرط ہوئی کہ تا ادائے زرِ رہن جایداد مرہونہ کو راہن بیع نکریگا اگر کرے تو بقیمت معینہ مرتہن کے ہاتھہ کرے۔ بعد رہن کے ایک نصف جایداد مرہونہ راہن نے بعوض دین مہر کے اپنی جورو کے نام منتقل کردی مرتہن نے واسطے منسوخی انتقال بلحاظ مضمون دستاویز رہن کے دعوی کیا۔ تجویز ہوئی کہ شرط دستاویز کی روسے عموماً انتقال ممنوع نہ تھا بلکہ مرتہن کو ایک حق مرجح خریداری کا دیا گیا تھا پس مرتہن مجاز نہین ہے کہ بغیر دعوی اور اظہار خواہش خریداری کے واسطے منسوخی انتقال زوجہ راہن کے دعوی کر سکے۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد اجلاس کامل صفحہ ۴ اکتاب اردو و ۶۹ کتاب انگریزی نمبر ۱۰۷۹ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۸۶۷ء شب چندلال بنام رستم علی۔

۵۔ اقرارنامہ مندرجۂ اقبال دعوی جو بناء ڈگری تھا مشعر نکرنے انتقال جایداد کے تاوقتیکہ ایفائے ڈگری نہو منجملہ واقعات بمنزلہ کفالت جایداد تھا اور اوسکی روسے مدعی کا مواخذہ اوس پر پہونچتا ہے کو جایداد متنازعہ ڈگری مین مکفول

نہ تھی - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۲۴ کتاب اردو و ۷۰ ۲ کتاب انگریزی نمبر ۹ و ۵ مورخۂ ۲۶ مئی ۱۸۶۸ع جنی لال بنام پہلوان سنگھ -

۶ - بموجب نظیر اجلاس کامل ۱۱ اگست ۱۸۶۹ع یہ تجویز ہوئی کہ شرط مندرجہ رہن نامہ مشعر ممانعت انتقال جائداد مرہونہ بالغ اوس انتقال جائداد مذکورہ کی نہیں ہوسکتی جو بہ نیک نیتی واسطے ادا کرنے اصل قرضہ رہن کے عمل مین آیا ہو - تجویز مذکور اون مقدمات سے متعلق ہی جنمین بذریعہ انتقال قرضہ فوراً ادا ہوجاے اور اوسکی روسے بتدریج مودی ہونا قرضہ کا جائز نہین ہے مرتہن ایسے انتظام کی نسبت جسکی روسے اوسکو اپنا قرضہ ٹکڑے ٹکڑے لینے کے عرصہ دراز مین کسی شخص سے سوای اوسکے جسکے ساتھ اوسنے ابتدای معاملہ کیا تھا لینا پڑے عذر کرسکتا ہی اور یہ عذر اوسکا اوسیصورت مین رفع ہوسکتا ہے کہ جب قرضہ اوسکا قبل انتقال جائداد کے ادا ہوجاے -
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۴ کتاب اردو و ۳ کتاب انگریزی نمبر ۶ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۸۶۹ع محمد ذکاء اللہ بنام بینی پرشاد -

۷ - شرط مندرجۂ دستاویز کفالت جوادا گوردیال وغیرہ کودیگئی جسمین مالک نے یہ عہد کیا کہ انتقال نکرینگے اوسکو مدعا علیہ کہ جو شخص غیر ہی واسطے شکست دینے سٹالئہ مدعی کی مستحق نہین کرسکتا شرط مذکور واسطے تحفظ گوردیال کے تھی جسکا قرضہ بعد اوسوقت کے ادا ہوگیا - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۶ کتاب اردو و ۲۰۵ کتاب انگریزی نمبر ۹۷ مورخہ ۷ اگست ۱۸۷۱ع کنہی لال بنام وزیر علی *

۸ - رہن نامہ مین یہ شرط تھی کہ تا ادا ے زر رہن مع سود انتقال جائداد مرہونہ ناجائز ہوگا لیکن انتقال بذریعۂ پٹہ عمل مین آیا - تجویز ہوئی کہ ایسا انتقال کالعدم نہین ہی لیکن جہانتک کہ مرتہن کے حقوق کے مضر ہو قابل منسوخی ہی مگر پابندی ایسے انتقال کی خریدار نیلام پر بلا منظوری اوسکے لازم نہین ہی سلسلۂ الہ آباد جلد ۱ حصہ ۵ یعنی مئی ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۲۶ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۸۷۵ء چنی لال بنام بٹھا کرداس

۹ - جب مرتہن محض رہن سنے ڈگری زر نقد کی حاصل کی اور اوسکے اجرا ے مین جائداد مکفولہ نیلام ہوئی اور خود ڈگریدار نے خرید کی تو وہ رہن نامۂ ثانی کی نسبت جو قبل قرقی و نیلام عمل مین آیا اعتراض نہین کرسکتا اور نہ اس شرط مندرجہ دستاویز تمسک کی جہت سے اعتراض کرسکتا ہی کہ اوس تمسک مین یہ شرط مندرج ہی کہ انتقال جائداد مرہونہ کا نہ ہوگا - سلسلۂ الہ آباد جلد ۱ حصہ ۱۱ یعنی نومبر ۱۸۷۶ء صفحہ ۲۴۸ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۹ جون ۱۸۷۶ء - خوب چند بنام کلیان داس -

۱۰ - (س) نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا و قائم مقامان کے بنام (الف) اپنی زوجہ کی ایک دستاویز رجسٹری شدہ اس مضمون سے لکھدی کہ وہ مسماۃ مذکورہ کو کچھ روپیہ ماہواری آمدنی جائداد مذکور سے دیا کریگا اور بغیر شرط ادا ے زر مذکور کے انتقال جائداد ناجائز ہوگا بعد ازان (س) نے (ل) کے نام رہن نامہ دخلی جائداد مذکور بتابعت ادا ے خورد و پوش لکھدیا اور (ل) نے (م) کے پاس جائداد مذکور اس اقرار زبانی کے ساتھ کہ خود (ل) ماہواری خورد و پوش

ادا کرتا رہیگا جائداد کو رہن کیا - نالش مرجوعہ (الف) موسومہ (ل) اور (ر) میں تجویز ہوئی کہ (الف) پر کسی اقرار مابین (ل) اور (ر) کے جو نسبت خورو پوش کے ہوا تھا پابندی نہیں ہے اور چونکہ (ر) دخیل جائداد مذکور ہے لہذا وہ مواخذہ دار خورو پوش (الف) ہے - سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۷ یعنی جولائی ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۶۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۷۹ء نمبر ۹۶۴ - آبادی بیگم بنام الٰہ رام -

جائداد جو کئی جگہ رہن یا مکفول ہوئی ہو یا چند اشخاص کے پاس بذریعہ ایک دستاویز رہن ہو

۱ - اگر کوئی جائداد دو مختلف شخصوں کے پاس رہن ہوا اور بالآخر بیع اوسکا اون میں سے ایک کے ہاتھ عمل میں آوے تو جائداد مذکور بابت قرضہ دیگر راہن کے نیلام ہو سکتی ہے - نظیر صدر دیوانی آگرہ مورخہ ۲۵ اگست ۱۸۵۶ء نمبر ۱۱۲ ہیولا سنگھ بنام ٹھاکر داس -

۲ - رہن ثانی بغرض ادائے زر ڈگری منعقد ہو کر جبکہ جزو زر رہن ادا کیا گیا بقیہ کی نسبت وعدہ ہوا کہ زر رہن مرتہن اول کا ادا کیا جائیگا قبل ادا کرنے اوسکی جائداد نیلام ہو کر بخریداری مرتہن اول کے ہاتھ آئی - تجویز ہوئی کہ مرتہن ثانی کا مواخذہ جائداد پر نہیں صرف ذات راہن سے متعلق ہے - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۴ کتاب اردو نمبر ۶۶ مورخہ ۲۷ فروری ۱۸۵۹ء

ادا کرتا رہیگا جائداد کو رہن کیا - نالش مرجوعہ (الف) موسومہ (ل) اور (ر) مین تجویز ہوئی کہ (الف) پر کسی اقرار مابین (ل) اور (ر) کے جو بنسبت خورو پوش کے ہوا تھا پابندی نہین ہے اور چونکہ (ر) دخیل جائداد مذکور ہے لہذا وہ مواخذہ دار خورو پوش (الف) ہے - سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۷ یعنی جولائی ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۶۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۷۹ء نمبر ۹۶۴ - آبادی بیگم بنام النا رام -

جائداد جو کئی جگہ رہن یا مکفول ہوئی ہو یا چند اشخاص کے پاس بذریعہ ایک دستاویز رہن ہو

۱ - اگر کوئی جائداد دو مختلف شخصون کے پاس رہن ہوا اور بالآخر بیع اوسکا اون مین سے ایک کے ہاتھ عمل مین آوے تو جائداد مذکور بابت قرضہ دیگر راہن کے نیلام ہو سکتی ہے - نظیر صدر دیوانی آگرہ مورخہ ۲۵ اگست ۱۸۵۶ء نمبر ۱۱۲ - سوالال بنام ٹھاکر داس -

۲ - رہن ثانی بغرض ادائے زر ڈگری منعقد ہو کر جزو زر رہن ادا کیا گیا بقیہ کی نسبت وعدہ ہوا کہ زر رہن مرتہن اول کا ادا کیا جائیگا قبل ادا کرنے اوسکی جائداد نیلام ہو کر بخریداری مرتہن اول کے دست آئی - تجویز ہوئی کہ مرتہن ثانی کا مواخذہ جائداد پر نہین سوا ذات راہن سے متعلق ہے - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۴ کتاب اردو نمبر ۶۶ مورخہ ۲۷ فروری ۱۸۵۹ء

کرانے سو منع کا نہین ہی لیکن وہ مرتہن اول سے واسطے نصف زر موصولہ دعوی کر سکتا ہی اور مرتہن اول و ثانی کو اختیار ہے کہ باقی زر رہن راہن سے وصول کرین ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۶۲ کتاب اردو نمبر ۱۲۴ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۸۶۳ع سری دت بنام بلدیو نراین ۔

۸ - مرتہن ثانی قایم مقام راہن متصور نہین ہوسکتا اوسکو منصب ارجاع نالش انفکاک رہن نہین ہی ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۲۷ کتاب اردو نمبر ۵۳۶ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۶۲ع پنڈت نندرام بنام رام فقیر سنگہ

۹ - اگر جائداد مرہونہ بایفاء ڈگری زر رہن یافتنی مرتہن اول کے نیلام ہو تو خریدار نیلام بلا خلشہا سے کفالت مابعد کے حاصل کرتا ہی ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۵۰۸ کتاب اردو نمبر ۲۰۶ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۸۶۳ع کشن لال بنام محمد عنایت اللہ خان ۔

۱۰ - گو مشتری بیع میعادی کو اختیار انفکاک رہن سابقہ دیا گیا ہو مگر وہ قانوناً انفکاک نہین کرا سکتا ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۰۳ کتاب اردو نمبر ۱۱۳۶ مورخہ ۳ فروری ۱۸۶۴ع پرم سکھہ بنام بلدیو

۱۱ - جو جائداد ایک مرتبہ سے زیادہ رہن ہوئی ہو اگر بایفاء دعوی مرتہن اول نیلام کیجاے تو اجلت دعوی مرتہنان مابعد نیلام نہین ہو سکتی اور جو ایسے مرتہن کے مطالبہ مین نیلام ہو جسکا مطالبہ سب سے پہلے کا نہو تو وہ جائداد بپابندی اون مطالبونکے جو پہلے کے ہون نیلام ہوتی ہی اوسپر پابندی مطالبات ما بعد نہو گی اور اگر جائداد بایفاء دعوی ایسے شخص کے نیلام ہو جسکا مطالبہ جائداد

پر نہو تو وہ جائداد پابندی جملہ مطالبون کے جو قبل تاریخ نیلام جائداد مذکور
مرہونہ پر ہون نیلام ہوتی ہے - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۶۸ کتاب
اردو ۷۵۶ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۸۶۵ء - منوہر لال بنام ہینگا مل -

۱۲ - رہن ثانی نیت صادق سے واسطے ادا کرنے رہن اول کے عمل
مین آیا مرتہن ثانی مجاز دعوی انفکاک رہن اول کا ہے - نظیر ہائی کورٹ
الہ آباد صفحہ ۱۵ کتاب اردو ۷ کتاب انگریزی نمبر ۱۴۲۹ مورخہ ۱۱ اگست
۱۸۶۶ء دو کہہ جو راے بنام حاجی ہدایت اللہ اجلاس کامل -

۱۳ - حسب راے اجلاس کامل اس عدالت مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۶۶ء تجویز
ہوئی کہ راہن مجاز تحریر کرنے رہن ثانی کا بغرض انفکاک رہن سابق کے تھا
جب تک کہ مرتہن اول کی حق تلفی نہو - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۰۱ کتاب اردو
۷۵۴ کتاب انگریزی نمبر ۱۳۸ مورخہ ۸ مئی ۱۸۷۳ء شیو دیال بنام دیندیال

۱۴ - جب مرتہن محض نے ڈگری زر نقد حاصل کی وہ رہن نامۂ ثانی کی نسبت
جو قبل قرقی و نیلام عمل مین آیا اعتراض نہین کر سکتا - سلسلہ الہ آباد جلد ۱ حصہ
۱۱ یعنی نومبر ۱۸۷۶ء صفحہ ۳۴۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۹ جون
۱۸۷۶ء - خوب چند بنام کلیان داس -

۱۵ - بعد تحریر رہن نامہ بیع بالوفا کے اگر اراضی مرہونہ بار ثانی رہن کیجاے
تو مرتہن ثانی قائم مقام راہن ہے اوسیر اطلاعنامہ بیعات بھیجنا ضروری ہے
اگر اطلاعنامہ جاری نہوا ہو تو باوجود بیعات ہونے کے مرتہن ثانی بیدخل
نہین ہوسکتا - سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۳ یعنی مارچ ۱۸۸۰ء صفحہ ۴۹۹

کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۸۸۰ء درگھ سنگہ بنام دیبی سنگہ

۱۶-خریداری مدعی بمتابعت رہن موسومہ مدعا علیہ کے تھی اور مدعا علیہ نے جو کہ نالش رہن مین کوئی فریق نہ تھا تو حق مرتہنی مدعا علیہ مین بوجہ نیلام سے مدعی کے کوئی ضرر نہین پہونچتا۔ سلسلہ مدراس جلد ۲ حصہ ۷ یعنی اپریل ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۰۸ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۱ء نمبر ۷۹ وینکاتا نرساما بنام رامیبا۔

۱۷-نالش دخلیابی مین جو درمیان دو خریدارون کے دائر ہوئی ہے جنھون نے ایک ہی جائداد کو دو نیلام مین جو ازروے ڈگریات دو رہن ناموجات کے علیحدہ علیحدہ صادر ہوئی تھین خرید کیا تھا۔ تجویز ہوئی کہ کوئی اعتراض اس امر مین پیدا نہین ہو سکتا کہ کون رہن نامہ پہلے کا تھا بلکہ واقعی اعتراض قابل تجویز یہ تھا کہ کون فریق استحقاق مقدم بہ نسبت دخل کے ثابت کر سکتا ہے۔ سلسلہ کلکتہ جلد ۵ حصہ ۵ یعنی مئی ۱۸۸۰ء صفحہ ۶۲۵ کتاب انگریزی انڈین رپورٹ مورخہ ۸ اپریل ۱۸۷۹ء نمبر ۶۳۱۔ نانک چند بنام تلک دیبی کنور۔

۱۸-نالش مین جو مرتہن ثانی کیطرف سے بنام اوسکے راہن اور مرتہن ثالث کے بابت دعاے حساب فہمی و نیلام کی تھی عدالت نے ہدایت کی کہ حساب صرف اونھین رقومات کا نہ سمجھا جاے جو کہ مدعی کو یافتنی ہو بلکہ اون رقومات کا بھی سمجھا جاے جو مرتہن ثالث کی واجبی ہون۔ سلسلہ کلکتہ جلد ۵ حصہ ۲ یعنی فروری ۱۸۸۰ء صفحہ ۱۰۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۷۹ء اندر و بہوشن چیترجی بنام جھنو لال جوہری۔

نظائر مقدمات رہن در رہن

۱- اگر درمیان مین مرتہن رہن جائداد مرہونہ کا کرے تو راہن باداے کل زر رہن ذمگی جائداد مرہونہ کے بدست مرتہن قابض کے فک الرہن کرا سکتا ہی- مرتہن اول و مرتہن ثانی کو چاہیے کہ تصفیہ حساب آپسمین کرین نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۵۰۹ کتاب اردو نمبر ۲۴ مورخہ ۲ مئی سنہ ۱۸۶۰ع شیو اسیر بنام جوگل داس

۲- گو مرتہن شی مرہونہ کو رہن کر دے تو راہن صرف باداے زر رہن مرتہن اول کے مستحق دخلیابی کا ہوگا اداے زر رہن مرتہن ثانی او سپر ضرور نہین ہی- نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۵۳۰ کتاب اردو نمبر ۴۳۰ مورخہ ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۶۱ع محمد آلہی بخش بنام شیودین-

۳- اگر مرتہن اپنے حق کو دوسرے کے پاس منتقل کرے تو کارروائی مرتہن اول جو بسازش راہن بہ نیت ضرر شخص مذکور کے مابعد تاریخ انتقال عمل مین آوے تو شخص مذکور پر واجب التسلیم نہین ہی- نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۰۴ کتاب اردو نمبر ۱۱۲ مورخہ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ع فیض علی بنام خوبن بی بی

۴- مرتہن کو اختیار ہی کہ حق مرتہنی اپنا جس شخص کے ہاتھہ چاہے منتقل کر دے اور خریدار کو جملہ حقوق مثل مرتہن سابق حاصل ہونگے- نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۷۵۳ کتاب اردو نمبر ۶۱۲ مورخہ ۷ اگست سنہ ۱۸۶۳ع مرزا حسین علی بیگ بنام گھیم چند-

۵ - ذمہ داری مدعا علیہ بہ حیثیت رہن در رہن داری محدود گا اوپر اوسقدر زر محاصل کے ہے جو بابت معاملہ رہن در رہن اوسکو حقیقتاً وصول ہوا ہو نہ عموماً حسب شرائط اصل معاملہ رہن کے - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۰ کتاب اردو نمبر ۱۰۳۳ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۸۶۵ء - بابو جے پرکاس سنگہ بنام بابو رگھوبیر سنگہ

۶ - مرتہن کے حقوق واقعی قابل قرق و انتقال ہوتے ہین اور رہن در رہن جائداد مرہونہ مین مرتہن ثانی مجاز خبرگیری و واقفیت اون معاملات کا ہے جو فیمابین راہن و مرتہن کے وقوع مین آوے اگر مرتہن اول جائداد مرہونہ کو بلا عمل مین آنے انفکاک رہن واقعی بادائے زر یافتنی کے کسی اور طرح پر راہن کے حوالے کرے تو مرتہن ثانی محل اعتراض رکھتا ہے نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۴۸۵ کتاب اردو نمبر ۲۹۶ - ۲۱ جون ۱۸۶۵ء صاحب رائے بنام مساۃ پاربتی -

۷ - جو دستاویز انتقال سو روپیہ سے کم تعداد پر رہن کیجاوے گو دستاویز انتقال کی تعداد سو روپیہ سے زیادہ ہو اوسپر رجسٹری لازمی نہین ہے - سلسلہ بمبئی ہائیکورٹ حصہ ۱۲ یعنی دسمبر ۱۸۷۵ء صفحہ ۵۸ کتاب اردو ۹۰ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۸۷۶ء - سترالماجی بنام وشیرام مس گودلے

نظائر مقدمات حقوق راہن و مرتہن و مشتری جائداد مرہونہ

۱- اگر کوئی جائداد قبل نیلام کے رہن ہوئی ہو تو مواخذہ زر رہن کا ذات خریدار نیلام پر عائد نہین ہو سکتا- نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۷ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۸۴۹ء شیورام بنام الہ بخش خان +

۲- مکان مرہونہ مطالبہ رہن مین نیلام ہو سکتا ہے ذات مشتری ماخوذ نہوگی نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۵۳۳ کتاب اردو نمبر ۱۱۸ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۶۰ء حجام تیواری بنام شیو بخش +

۳ صرف خریدنے سے جائداد مرہونہ کے مشتری شخص ثالث بذات خود ماخوذ مطالبہ رہن کا نہین ہو سکتا- نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۱۷۲- کتاب اردو نمبر ۲۵۷ مورخہ ۲۷ نومبر ۱۸۶۰ء رام دیال بنام بابو رام-

۴ -معاملہ باہم اصل راہن اور خریدار حقوق اوسکے سے کوئی حق جدید مرتہن کو حاصل نہین ہوتا- نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۷۴ کتاب اردو و ۹۱ کتاب انگریزی نمبر ۱۸۳۰ مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۶۹ء نواب جعفری بیگم بنام گنگا رام-

۵ -نالش زر رہن اصل و سود کی بمقابلہ ذات مشتریان کے ڈگری نہونا چاہیے- نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲ کتاب انگریزی مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۸۶۹ء مندرجہ کتاب انگریزی ماہ جون ۱۸۷۰ء دیارام بنام جوالا ناتھ

۶ مرتہن کو جس میعاد تک خود استحقاق جائداد مین حاصل ہے زائد اوس میعاد سے کسی دوسرے شخص کو استحقاق نہین دے سکتا- نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۸۳ کتاب اردو و ۱۹۹ کتاب انگریزی نمبر ۳۴۵ مورخہ ۱۸ مئی ۱۸۷۰ء

اجودھیا سنگھ بنام گردھاری۔

۷ مشتری پر واسطے دلا پانے کے اوسکی ذات سے بقدار زر کفالت کی نالش نہین ہوسکتی۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۱۶۸ کتاب اردو و ۲۰ کتاب انگریزی مورخہ ۱۴ اگست ۱۸۸۱ء جگنا تھہ بنام ٹھاکر۔

۸ چونکہ مدعی نے مکان اجرائے ڈگری مدعاعلیہ مین خود خرید کیا ہی لہذا بار مطالبہ رہن کا بھی اپنے اوپر لیا ہی نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۲۷ کتاب اردو نمبر ۲۴ ۱۴ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۵ء گورسہا ہی بنام رامدیال۔

۹ خریدار ہی نیلام سے اوضعہ زر خفیف بنظر رفع نزاع عدالت مانع اس عذر کی بمقابلہ مرتہن قبل نیلام کے نہین ہو کہ فی الواقع جائداد ہماری ہی نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۷۰ اکتاب اردو نمبر ۹۱ ۱۶ مورخہ یکم مارچ ۱۸۸۵ء پنڈت ہنومان دت بنام حسینی۔

۱۰ اسامی نے مکان چھوڑ دیا اور وہ گر پڑا تو اوس جائداد نے زمیندار کی طرف عود کیا اسامی کا حق باقی نرہا لہذا خریدار نیلام جسنے حق اسامی کا نسبت مکان کے ایسی ڈگری کی علت مین خرید کیا تھا جو بربنا ے رہن نامہ مذکور صادر ہوئی تھی مکان مذکور نہین پاسکتا کیونکہ جسوقت مکان کو اسامی نے چھوڑا اوسوقت حق رہن بھی ساقط ہوگیا۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۱۲۶ کتاب اردو نمبر ۱۳ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۷۵ء ظالم سنگھ بنام بشیشر۔

۱۱ جب ڈگری عموماً بمقابلہ راہن مع استقرار کفالت ہو تو ڈگریدار مجاز ہے کہ خواہ بمقابلہ ذات اور جائداد راہن کے کارروائی کرے خواہ بمقابلہ

جائداد مرہونہ - گویہ امر عدالت جاری کنندہ ڈگری کے اختیار تمیزی سے متعلق ہے کہ کسی خاص صورت میں ایسا امر روا رکھے یا نہیں سلسلۂ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵ یعنی جون ۱۸۷۸ء صفحہ ۱ کتاب اردو و ۲۱۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۷ جون ۱۸۷۸ء لچھمن دئی کنوری بنام آسمان سنگھ -

۱۴ - اگر ڈگری جسکے اجرا میں مزاحمت ہوئی بعد نیلام جائداد مرہونہ اسی مدعا علیہ صادر ہوئی تھی تو وہ بیکار تھی کیونکہ اوسوقت جائداد مرہونہ میں راہن کا کوئی حق باقی نہیں رہا تھا - سلسلہ بمبئی جلد ۲ حصہ ا یعنی جنوری ۱۸۷۸ء صفحہ ۲۱۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۷۶ء گنگا رام بنام رامچندر -

۱۳ مرتہن ٹھیکہ نے کچھ روپیہ واسطے باز رکھے جانے علاقے کو نیلام سے بعلت باقی لگان زمیندار کے جو ہونیوالا تھا ادا کیا - تجویز ہوئی کہ ادا مذکور اختیاری نہ تھا ایسی حالت میں ایسا تصور نہیں ہو سکتا جب تک کہ مرتہن نے اپنے تئیں ایسے تاوانات کا ازروے رہن نامہ کے ذمہ دار قرار نہ دیا ہو - سلسلۂ کلکتہ جلد ۴ حصہ ۲ یعنی جولائی ۱۸۷۹ء صفحہ ۵۳۹ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۵ جون ۱۸۷۹ء مہیش چندر بنرجی بنام پرسنو چودھری -

۱۴ - زید نے بعلت اجراے ڈگری اپنی کے جو بابت رہن کے تھی حق حقوق بکر کے نیلام کرائے ایسے حق حقوق کے نیلام کے باعث خریدار کو فصل

استادہ بکر پر بھی استحقاق حاصل ہوگیا۔ سلسلہ بمبئی جلد ۴ حصہ ۱ یعنی جنوری ۱۸۸۰ء صفحہ ۷۰ کتاب انگریزی انڈین لاریورٹ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۷۹ء۔ لینڈ مارٹگیج بنک بنام وشنو گوبند ٹھنگار۔

۱۵- اگر ڈگریدار اپنی ڈگری کی علت مین جائداد اپنے مدیون کی جو قبل از ڈگری و نیلام کے کسی دوسرے شخص کے پاس رہن ہوئی ہو خرید کرے تو نام برده کو صرف استحقاق انفکاک رہن بہ قائم مقامی اپنے مدیون کے حاصل ہوتا ہے وہ اوس مطالبے سے بری نہین ہوسکتا جو اوسکے مدیون نے جائداد پر کیا ہے سلسلۂ کلکتہ جلد ۴ حصہ ۱۰ یعنی ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ء صفحہ ۸۹ کتاب انگریزی انڈین لاریورٹ مورخۂ ۱۱ ستمبر ۱۸۷۹ء نمبر ۱۳ ۱۸۷۸ء لالہ کالی پرشاد بنام بلی سنگہ۔

۱۶- راہن نے بذریعۂ رہن نامہ کے ذمہ داری اپنی بہ نسبت مالگزاری گورمنٹ جو بوقت تحریر رہنامہ تھی یا وقت بندوبست کی کم و بیش ہو قبول کی مرتہن نے یہ نالش اس بنا پر دائر کی کہ ہمکو علاوہ اوس زر مالگزاری کے جو رہن نامہ مین مندرج ہے من ابتدای ۱۲۷۹ فصلی جو روپیہ سرکار کو دینا پڑا وہ راہن سے دلایا جاوے سو کہ جائز قرار پاے۔ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۷ یعنی جولائی ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۹۳ کتاب انگریزی انڈین لاریورٹ مورخۂ ۱۸ مارچ ۱۸۷۹ء نمبر ۲۹۲ نکاحل بنام سلیمان شیخ گاڈرنر۔

۱۷- (الف) نے ۴ موضع کو پاس (ب) کے رہن کیا (ب) نے بر بنای رہنامۂ مذکور ڈگری حاصل کی بعد ڈگری کے (ب) نے (الف) سے دوام

حصہ واقع موضع مذکور خرید کیا لیکن کچھ عرصہ بعد نامبردہ نے حصۂ مذکور کو بدست (الف) بیع کر ڈالا (الف) کے پھر مالک ہو جانے پر (ب) کو انصافاً استحقاق اس امر کا ہے کہ ۱۴ ار مذکور ما خود رہن کے سمجھے جائیں سلسلہ کلکتہ جلد ۵ حصہ ۴ یعنی اپریل ۱۸۸۰ء صفحہ ۲۵۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۲۶۵ مورخہ ۲۵ مارچ ۱۸۷۹ء دیوبی چند بنام نریان سنگھ۔

۱۸- (الف) نے بربنائے رہن نامہ ڈگری حاصل کر کے جائداد مرہونہ کو خود خرید کیا قبل رجوع نالش ہذا کے (ب) جائداد مرہونہ پر دخیل تھا اسلیے مدعی کو فرض تھا کہ (ب) کو فریق بناتا مدعی تبائید اپنے استحقاق کے ایسی خریداری پر استدلال نہیں کرسکتا جو بے ضابطہ حاصل ہوئی ہو۔ سلسلۂ بمبئی جلد ۱ حصۂ ۲ یعنی فروری ۱۸۸۰ء صفحہ ۸۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۸۷۹ء نمبر ۲۴۰ نرو بنام گلاب سنگھ۔

قسم دوم رہن ڈشٹ بندہک

جسکو محض رہن و نیز رہن بلا قبضہ کہتے ہین

تعریف رہن ڈشٹ بندہک یعنی رہن محض بلا قبضہ

رہن ڈشٹ بندہک مین مرتہن کو قبضہ یا تصرف حاصل نہین ہوتا۔
ڈشٹ کے معنی ہندی مین نظر اور بندہک کے معنی رہن یا گرو ہین
اوس سے مراد یہ ہی کہ جائداد مرہونہ پر مرتہن صرف نگاہ ڈال سکے یعنی جائداد
مرہونہ کو اپنی نظر مین رکھے اوسکو قبض و دخل و تصرف سے کچھ تعلق نہ ہو
لیکن قبض و دخل و تصرف کے نہ ہونے سے ایسے مرتہن کے استحقاق مین کچھ
فرق نہین آتا۔ ایسے مرتہن کو لازم ہے کہ اگر زر رہن اصل و سود راہن
سے وصول نہو تو اپنے مطالبہ کا نفاذ بذریعہ نالش ذات راہن و نیز
بہ نفاذ کفالت بہ نیلام جائداد مرہونہ عدالت سے چاہے اور عرضیدعوے
مقدمہ کی نہایت ہوشیاری کے ساتھہ مرتب کرے جسمین صاف طور پر
استدعای دادرسی بغرض نفاذ کفالت بہ نیلام جائداد مرہونہ مندرج کرے
اور وقت تجویز مقدمہ کے خیال اس بات کا رکھے کہ عدالت سے ڈگری
چارہ کار مستدعیہ یعنی بہ نفاذ کفالت بہ نیلام جائداد مرہونہ صادر ہوئی ہے
یا نہین اگر ایسا مرتہن درخواست نفاذ کفالت بہ نیلام جائداد مرہونہ بغرض

نالش مین نہ کرے یا ایسی درخواست تو کرے لیکن ڈگری نفاذ کفالت
بہ نیلام جائداد مرہونہ حاصل نکرے یا ڈگری مین سہواً یا اور طرح پر حکم نفاذ
کفالت بہ نیلام جائداد مرہونہ لکھنے سے رہ جاے یا مہمل طور پر ڈگری اس
مضمون سے صادر ہو کہ دعوی مدعی بعد خرچہ ڈگری ہوا اور اوسکی اصلاح
بذریعہ تجویز ثانی یا اپیل کے مدعی صاف طور پر نکراوے جس سے ڈگری
نفاذ کفالت بہ نیلام جائداد مرہونہ ظاہر ہو تو باوجود رہن کے استحقاق ایسے
مرتہن کا نسبت رہن مذکور کے از روے ڈگری مذکور زائل و کالعدم ہو جاتا ہے
اور ڈگری اوسکی ڈگری زر نقد سادہ کی متصور ہوتی ہے اور دوسرے دائنان
زر نقد سادہ پر اوسکو ترجیح نہین ہوتی ۔

حال مین بہ سبب ناواقفیت مرتہنان کے اور عدم تنبہی وکلاء کی کہ جنکا
کام عرضی دعوی کا مرتب کرنا ہے اور نیز بہ سبب نازک مزاجی و کوتاہ علمی حکام عدالت
کے اکثر ایسی ڈگریان مرتہنان کو حاصل ہوئی ہین کہ جنکے سبب سے اونکا استحقاق
رہن ضائع و زائل ہو گیا اور مفت مین اونکو نقصان اوٹھانا پڑا اگر کوئی
مرتہن دعوی نفاذ کفالت بہ نیلام جائداد مرہونہ دائر کرے لیکن ویسی
ڈگری حاصل نہ کرے تو اوسکو سواے اس بات کے کہ وہ بذریعہ تجویز ثانی یا
اپیل کے ڈگری کی اصلاح کراوے دوسری نالش واسطے استحقاق نفاذ
کفالت بہ نیلام جائداد مرہونہ دائر نہین کر سکتا ۔ لیکن اگر ایسا مرتہن نالش
اول مین دعوی صرف زر نقد کا کرے اور کوئی استدعا واسطے نفاذ کفالت بہ نیلام جائداد
مرہونہ نکرے تو باوجود حاصل کر لینے ڈگری زر نقد کے دوسری نالش الخ

نفاذ کفالت بہ نیلام جائداد مرہونہ دائر کر سکتا ہے۔

نظایر متعلق نالش زر رہن بہ نفاذ کفالت جائداد مرہونہ

۱۔ جب مدعی پہلی نالش مین جو بذریعہ بیعنامہ بھی ظاہر کر چکا کہ مطالبہ رہننامہ بیعنامہ مین شامل ہے اور بیعنامہ ناجائز ٹھہرا تو اب بر بناے رہننامہ نالش قابل سماعت نہین ہے۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۴ کتاب اردو نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۶۱ع گھنسام لال بنام ہولاس راے۔

۲۔ راہن نے رہننامہ دخلی بنام مرتہن لکھدیا اور خود قابض جائداد رہا لیکن کرایہ نامہ بنام مرتہن لکھدیا بوجہ عدم ادائے کرایہ کے بھی اسواسطے مرتہن کو اختیار نالش زر رہن حاصل ہے۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۰۵ کتاب اردو نمبر ۱۷۵ مورخہ ۳۰ جون ۱۸۶۲ع جوگل پرشاد بنام مسماۃ زلیخن۔

۳۔ بباعث نہ ملنے دخل اور نہ وصول ہونے زر کرایہ شے مرہونہ سے نالش زر راہن بباعث بدعہدی راہن جائز قرار پائی۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۲۷۰ کتاب اردو نمبر ۷۳۳ مورخہ ۴ جون ۱۸۶۳ع مسماۃ بی بی ٹیکو بنام گلزاری مل۔

۴۔ نالش بربناے رہننامہ واسطے دلاپانے اصل و سود کے بہ ثبوت رہن محض یعنی بلا دخلی کے جائز قرار پائی اگرچہ اس نالش سے پیشتر مدعی پسر مرتہن

کی طرف سے ایک نالش مین ہین یہ بیان کیا گیا تھا کہ رہن بالمحاصل تھا۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲ کتاب اردو وصفحہ ۲ کتاب انگریزی نمبر ۹۹
مورخہ ۴ ار جنوری ۱۸۶۸ع۔ چتر کنور بنام برکلی۔

۵۔ مرتہن دخیل کو قبضہ نہ ملے تو نالش دلا پانے زر رہن یا دعوی حبہ کر سکتا ہے
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۴۰ کتاب اردو نمبر ۳۷۵ مورخہ ۵ ار جنوری
۱۸۷۵ع۔ ڈلی سنگہ بنام بہادر۔

۶۔ راہنان نے مرتہن کو قبضہ نہ دیا تو مرتھنان مجاز اسکے تھے کہ نالش نافذ کرانے
معاہدہ یا دلاپانے روپیہ یا فقتنی اپنے کے کرتے اگر ایسا نہین کیا تو وہ مجاز
اسکے نہین ہین کہ دعوی نیلام کرانے جائداد متنازعہ کا اس طور پر کرین
کہ گویا دستاویز بالمحاصل نہی بلکہ بالکفالت ہے۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۴۰ کتاب اردو نمبر ۳۷۶ مورخہ ۱۵ ار جنوری ۱۸۷۵ع
ڈلی سنگہ بنام بہادر۔

نظائر متعلق نالش زر رہن منجانب مرتہن جسنے ڈگری سوا زر نقد حاصل کی

۱۔ مرتہن نے ڈگری سادہ زر نقد حاصل کی اور دوسری ڈگری مین جائداد
نیلام ہوکر شخص غیر کے قبضہ مین آئی تو مرتہن جائداد مذکور کو مکرر نیلام نہین کرسکتا
بلکہ اوسکو لازم ہے کہ اپنا استحقاق تقدم کفالت بذریعہ نالش علیحدہ ثابت کرے
نظیر ہائی کورٹ کلکتہ مورخہ ۱۹ ار جنوری ۱۸۶۷ع۔ بھگوانداس بنام شیخ نبی بخش
۲۔ اگر دائن نے صرف ڈگری سادہ زر نقد کی حاصل کی ہو تو ایسی ڈگری

سے جائداد مرہونہ اوس ڈگری مین ماخوذ نہین ہوجاتی ہے بلکہ جو کچھ انتقال
ازطرف مدیون بعد ڈگری از قسم بیع در رہن قرقی سے پہلے عمل مین آیا وہ جائز سمجھا جاویگا
نظیر ہائیکورٹ کلکتہ مورخہ ۲۷ فروری ۱۸۹۶ع کرشن دہر دوبے بنام منوہر داس
۳۔ اگر دائن نے صرف ڈگری سادہ بابت زرنقد حاصل کی ہو تو محض اس
امر سے کہ اوسکے تمسک مین جائداد مکفول ہے دائن کو یہ اختیار نہوگا کہ اگر جائداد
مکفول ہونے کے بعد مدیون کے قبضہ سے نکل کر شخص غیر کے قبضہ مین آگئی
ہو اپنی اجراء ڈگری مین نیلام کرادے۔
نظیر ہائیکورٹ کلکتہ مورخہ ۳ جنوری ۱۸۹۶ع۔ گوالک متی بنام رام سندر۔
۴۔ اگر نالش صرف اوپر ذات مدیون کے تھی نہ واسطے نفاذ کفالت کے اور
ڈگری صرف بابت زرنقد کے حاصل ہوئی تو ڈگریدار بذریعہ کفالت کے
جائداد کو نیلام نہین کراسکتا لیکن اوسکا حق دیگر ڈگریداران معمولی سے
کم متصور نہین ہے۔
نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۳۱۹ کتاب اردو مورخہ ۸ دسمبر ۱۸۹۹ع مندرجہ
کتاب نومبر ۱۸۹۹ع۔ رامدین ساہو بنام بالک وماد ہو پرشاد بنام لشبیشر۔
۵۔ نالش ذات راہن پر ایک ضلع مین اور نالش بغرض نفاذ حق مرتہنی
دوسرے ضلع مین ہوسکتی ہے دفعہ ۱۳ ایکٹ ۱۸۵۹ع جسکے بجائے دفعہ ۴۳ ایکٹ ۱۸۸۲ع نافذ ہے عارض نہین
ہے لیکن مدعی اگر دادرسی نفاذ کفالت کے عرضیدعوی مین کرے اور بعد
اوسکے ڈگری محض روپیہ کی حاصل کرے تو نالش جدید واسطے نفاذ کفالت
کے نہین ہوسکتی۔

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۰ کتاب اردو وصفحہ ۲۹ کتاب انگریزی نمبر ۱۲۰۹ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۱ع - ملک فقیر بخش بنام لالہ منوہر داس -

۶ - مدعی مرتہن نے ڈگری بذریعۂ کارروائی سرسری قانون رجسٹری کی صرف واسطے روپیہ کے حاصل کی نہ واسطے نفاذ کفالت کے اور نفاذ کفالت کی ڈگری ایسے صیغہ سے ہو بھی نہیں سکتی تھی تو بموجب ایسی ڈگری کے مدعی کو منصب حق مرجح حاصل نہیں ہے -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۰۰ کتاب اردو وصفحہ ۲۳ کتاب انگریزی نمبر ۱۲۱۵ مورخہ ۳ رجون ۱۸۸۱ع - جگناتھ بنام کومل سنگھ -

۷ - مدعی مرتہن نے اول مرتبہ نالش دلاپانے زرنقد معہ استحقاق نفاذ کفالت جائداد مرہونہ کے دائر کی لیکن عدالت کی غلطی سے صرف زرنقد کی ڈگری صادر ہوئی تو مدعی کو یہ استحقاق نہیں ہے کہ نالش ثانی واسطے نفاذ کفالت کے دائر کرے اوسکو اختیار تھا کہ یا تو درخواست تجویز ثانی گذرانتا یا اپیل رجوع کرتا -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۹ کتاب اردو نمبر ۱۴۹۰ - مورخہ ۴ ار دسمبر ۱۸۷۴ع اجلاس کامل - مندرجہ کتاب جنوری ۱۸۷۵ع - بہادر سنگھ بنام نیت رام -

۸ - جب کوئی داین جسکو تمسک کی روسے اراضی پر مواخذہ حاصل ہو نالش کر کے محض ڈگری سادہ حاصل کرے اور بعلت اوس ڈگری کے اراضی کو خود خرید کرلے اور زرنیلام ادای قرضہ کے واسطے کافی نہو تو نامبردہ طرف کفالت زربابت اوس قرضہ کے کہ جو باقی رہا عود نہیں کرسکتا -

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۲ یعنی ماہ دسمبر ۱۸۸۰ع صفحہ ۳۴۳ کتاب انگریزی

انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۸۸۱ء - بلونت سنگہ بنام گوکرن پرشاد -

۹- ڈگری زر نقد کی جو بربنای تمسک جسمین جائداد مکفول ہو صادر ہوئی ہو اوسکی خریدار یعنی مشتری ڈگری کو محض بوجہ خرید ڈگری کے جائداد مواخذہ حاصل نہین ہوتا جب تک بعبارۃ ڈگری مین کچہہ ذکر کسی کفالت کے حق کے بیع کا نہو -

سلسلہ الہ آباد جلد ۴ حصہ ۲ یعنی دسمبر ۱۸۸۱ء صفحہ ۳۴ کتاب اردو صفحہ ۳۴۴ کتاب انگریزی مورخہ ۲۱ جون ۱۸۸۱ء گلپت رای بنام سروپ -

۱۰- اگر رہننامہ کے ذریعہ سے ڈگری زر نقد حاصل کیجای تو اس سبب سے ڈگریدار کا استحقاق واسطے نافذ کرانے حق کفالت کے بربناء تمسک و ڈگری مذکور زائل نہین ہوتا دفعہ ۲۷۰ و ۲۷۱ - ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء جسکے بجاے مجموعہ جدیدہ مین دفعہ ۲۹۵ - ہی استحقاق کسی فریق کو جو بذریعہ معاہدہ کے پیدا ہو تبدیل نہین کرتی دفعات مذکور ڈگریداران حیثیت مساوی سے متعلق ہین -

سلسلہ کلکتہ جلد ۴ حصہ ا یعنی ماہ جنوری ۱۸۷۹ء صفحہ ۲۹ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۵ اپریل ۱۸۷۸ء نمبر ۲۲۴ - حسن آرا بیگم بنام جواد النسا -

اا - مدعی نے نالش بربناء دستاویز جسمین جائداد غیر منقولہ مستغرق تھی ائر کی اور اوسکے عرضیدعوی مین تصریح جائداد مستغرقہ مندرج تھی اور جائداد مذکور بھی خود مدعا علیہ قرار دی گئی تھی لیکن ڈگری اس عبارت سے صادر ہوئی (ڈگری بحق مدعی معہ خرچہ اوپر مدعا علیہ کے صادر ہو) -

تجویز ہوئی کہ ایسی ڈگری صرف ڈگری زر نقد متصور ہونا چاہیئے نہ واسطے

نفاذ کفالت کے۔
سلسلہ آلہ آباد جلد ۲ حصہ ۲ یعنی ماہ دسمبر ۱۸۷۹ع صفحہ ۲۴۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۸ جولائی ۱۸۷۹ع نمبر ۱۱۵ لچھمن سنگہ بنام گنگارام ۱۳ - مدعی سے نالش حصول ڈگری زر نقد نفاذ کفالت جائداد مرہونہ دو جسکی بنیاد پر دعوی مدعی مبنی تھا دائر کی اور ڈگری بلا تخصیص کسی امر سند معینہ کے حاصل کی۔
تجویز ہوئی کہ ڈگری مذکور صرف ڈگری زر نقد کی تھی اوس سے نفاذ کفالت جائداد پر نہیں ہو سکتا۔
سلسلہ آلہ آباد جلد ۲ حصہ ۲ یعنی ماہ دسمبر ۱۸۷۹ع صفحہ ۲۴۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۸ جولائی ۱۸۷۹ع نمبر ۱۴۶ - ہرسنگہ بنام میگہہ راج ۲۳ ا - مدعا علیہ خریدار بعلت اجراء ڈگری زر نقد استحقاق مدعی مرتھن کو بہ نسبت نیلام کرانے جائداد کے بغرض ایفاء اوسکے قرضہ کے زائل نہیں کر سکتا۔
سلسلہ بمبئی جلد ۴ حصہ ۲ یعنی ماہ فروری ۱۸۸۰ع صفحہ ۳۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۷ جون ۱۸۷۹ع نمبر ۱۳۰ - پران جیون گوبر دھن داس بنام یا جو۔
۳۴ ا - (الف) نے بربناء رہننامہ جائداد مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۷۶ع کے ڈگری زر نقد بربناء دستاویز مذکور ۲۳ جنوری ۱۸۷۹ع کو حاصل کی اس ڈگری مین حق حقوق راہن نیلام ہوا اور (الف) نے ۲۹ اپریل ۱۸۷۸ع کو خرید کیا (ب) نے ۳ نومبر ۱۸۷۶ع کو ایک رہننامہ اوسی جائداد کا اپنے نام لکھاکر

ڈگری بر بنا، رہننامہ مذکور ۱۳ مئی ۱۸۶۹ع کو حاصل کی اس ڈگری مین حق حقوق راہن مذکور نیلام ہوا اور (ب) نے ۲۲ نومبر ۱۸۷۰ع کو خرید کیا اور (ب) نے دخل جائداد مذکور ۲۸ مئی ۱۸۷۲ع کو حاصل کیا۔ نالش ودخلیابی الف پر تجویز ہوئی کہ (ب) مستحق قابض رہنے کا بمقابلہ (الف) کے تھا گو خود حق حقوق نامبردہ کے صرف بطور ایک امانت دار راہن مذکور کے ہون اور تابع کفالت رہن (الف) کے ہون بشرطیکہ نامبردہ نے واسطے نفاذ حق حقوق مذکور کے کارروائی مناسب کی ہو۔

سلسلہ کلکتہ جلد ۵ حصہ ۵ یعنی ماہ مئی ۱۸۸۰ع صفحہ ۲۶۹ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۹ مئی ۱۸۷۹ع نمبر ۶۹۵ - درگپال لال بنام بولاقی -

نظیر متعلق زر رہن منجانب مرتھن جائداد غیر منقولہ جسنے نالش زر قرضہ عدالت خفیفہ مین دائر کی ہو

۱ - نالشات متمسک جسمین اراضی مکفول ہو قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ نہین ہے لیکن مرتھن نے اگر عدالت خفیفہ سے ڈگری زر رہن حاصل کی تو وہ صرف دائن محض کے متصور ہوگا نہ مرتھن اور یہ تصور کیا جائیگا کہ وہ بسبب رجوع محکمہ خفیفہ کے استحقاق مرتھنی سے دست بردار ہوا -

اور یہ نظیر مطابق نظیر نمبر ۱۹۹ مورخہ ۷ اپریل ۱۸۶۳ع جلسہ کامل کے صادر ہوئی

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۱ کتاب اردو نمبر ۱۵۵۳ مورخہ ۲۳

جولائی ۱۸۵۶ع — رامیشر سنگھ بنام متھراداس۔

نظایر متعلق قرضہ تمسکی علاوہ زر رہن

۱ - چونکہ یہ ثبوت نہین ہوا کہ قرضہ تمسکی رہن مین شامل ہوکر سب ایک معاملہ قرار دیا گیا لہذا خریدار بلا ادا ے قرضہ تمسک مستحق انفکاک رہن جایداد بذریعہ کوہ کے ہی
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۰۷ کتاب اردو نمبر ۱۴۳ مورخہ ۳۰ جون ۱۸۵۶ع
چھیپ ناتھ بنام ساہ کندن لال۔

۲ - تمسک مین صرف یہ لکھا ہی کہ وقت رہن کے روپیہ تمسک کا دیا جائیگا لیکن جائیداد مرہونہ مکفول تمسک نہین ہے اس صورت مین زر رہن کے شامل زر تمسک نہین ہو سکتا۔
نظیر صدر دیوانی صفحہ ۱۳۰۱ کتاب اردو نمبر ۸۶ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۶۳ع
کریم بخش بنام تلسی رام۔

۳ - نالش مالک کامل از روے رہننامہ بیع بالوفا و تمسک مشروط الرہن مین راہن نے صرف رہننامہ کا روپیہ جمع کیا صدر سے زر تمسک بھی زر رہن متصور ہوکر حکم بیعیات صادر ہوا۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۹۸ کتاب اردو نمبر ۱۰۵۵ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۸۶۴ع
چھہین نرائن بنام سماۃ جگراج کنورمی۔

۴ - مرتہن بذریعہ اوس ڈگری کے جو کفالت مرہونہ شمول تمسک یا اقرارنامہ پر حاصل ہووے جائداد مرہونہ کو علحدہ نیلام نہین کرا سکتا اگر ایسی اجازت

دیجائے تو راہن بمیعاد مناسب فک رہن کرانے کے استحقاق سے محروم رہیگا
سلسلہ کلکتہ جلد ۱ حصہ ۱۰ یعنی ماہ اکتوبر ۱۸۷۸ع صفحہ ۷۳۳ کتاب انگریزی انڈین
لا رپورٹ مورخہ ۱۳ و ۱۴ مارچ و ۲۱ مئی ۱۸۷۶ع بھگوتی داسی بنام شیاما چرن بہوس

نظیر کفالت زر ثمن

۱- بائع جائداد غیر منقولہ نے جسنے قبضہ مشتری کو دیدیا ہو مستحق تعمیل کرانے
معاہدہ بیع و دلاپانے قبضہ کا اس وجہ سے نہیں ہے کہ زرثمن ادا
نہیں ہوا اوسکو چارہ جوئی نالش کی واسطے دلاپانے زرثمن مذکور کے
حاصل ہے اور کفالت بنسبت جائداد مذکور بابت زرثمن مذکور کی نہیں ہے
سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۶ یعنی ماہ جون ۱۸۷۹ع صفحہ ۷۲۱ کتاب انگریزی انڈین
لا رپورٹ نمبر ۸۴۲ مورخہ ۲۵ نومبر ۱۸۷۸ عیسوی تنتری لال راؤ
بنام میونسپل کمشنر آف بمبئی

نظائر کفالت سپردگی دستاویزات

۱- کفالت ماسبق جو بذریعہ سپردگی قبالہ جات بلا دستاویز تھی وہ جائداد
پر بمقابلہ دستاویز رجسٹری شدہ مؤثر نہیں ہے -
نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۸۳ کتاب اردو ۴۷ کتاب انگریزی نمبر ۳
مورخہ ۳ جون ۱۸۶۹ع مفصلی دہر بنام ہیرالال لکھن لال -
۲- مدعی نے مدعا علیہ نمبر ایک کو مبلغ روپیہ دیا اور مبلغ کے

وعدہ کیا اور کل ... کے عوض مین مدعا علیہ نمبر ایک نے اپنی جائداد غیر منقولہ کے رہن کرنیکا اقرار کیا اور دستاویز حقیقت متعلقہ جائداد کو بغرض مدعی کے پاس بغرض تیار کرنے مسودہ رہننامہ کے رکھدی ... کا بقیہ ... کے وصول ہونے پر قرار پایا — ... دستاویز مذکور کو کسی جائداد کی نسبت رفع اشتباہ حق مدعا علیہ نمبر ایک کے کرنے کے لیے مدعا علیہ کو واپس دی لیکن مدعا علیہ نے پھر مدعی کو حوالہ نہین کی اور نہ مدعی نے بقیہ ... دیا بلکہ مدعی نے واسطے دلاپانے ... بنفاد کفالت نالش کی —

تجویز ہوئی کہ از روے انصاف کے مدعی کو بعوض ... کے حق کفالت اوپر جائداد مندرجہ دستاویز کے حاصل ہو گیا ہی —

سلسلہ بمبئی جلد احصہ الیعنی ماہ نومبر ... صفحہ ۲۳ کتاب انگریزی الیمین لاارپورٹ مورخہ ۲۸ ستمبر ... — دیال جی راج — بنام جیوراج بنبسی —

نظیر مواخذہ زر رہن بحالت تغیر و تبدل حیثیت جائداد بعد دعوی

۱ — مدعی نے مکان رہن رکھکر روپیہ قرض لیا بعدہ مکان مذکور بابت اجراے ڈگری عدالت نیلام ہوا مگر حق مرتہن اوسپر برقرار رکھا گیا خریدار نیلام نے اوس مکان مین بہت تغیر و تبدل کیا بعدہ جب مرتہن نے دعوی واسطے دلاپانے زر رہن بہ نیلام اوس مکان کے دائر کیا تب خریدار اس بیان سے معترض ہوا کہ شناخت اسکی کہ کون حصہ مکان کا رہن

ہوا تھا دشوار ہے۔
تجویز ہوئی کہ حق مرتہن بحال و برقرار رہے لہذا مکان بلکہ کورٹ بجائے موجودہ ذمہ دار ہے اور زر رہن کا ہر
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ٥٤٧ کتاب اُردو نمبر ٥٣٥ مورخہ ٩ جولائی ۱۸۶۲ء
مسٹر الگزنڈر صاحب بنام مسماۃ حفیظن بی بی۔

نظائر مواخذہ داری ذات راہن

١ - جائداد مرہونہ مواخذہ رہن سے بری ہوئی زر رہن کا دعویٰ ذات راہن پر متعلق کیا گیا۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ٤٩ کتاب اُردو نمبر ٦٦ مورخہ ٢٧ فروری ۱۸۵۹ء
مسماۃ کیسر بنام بھوانی داس۔

٢ - زر نیلام جائداد مرہونہ وصول ہونے کے بعد باقی زر رہن راہن سے وصول ہونا چاہیئے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ٣٦٢ کتاب اُردو نمبر ٤٢ مورخہ ١٠ مارچ ۱۸۶۳ء
ہری دت بنام بلدیو نرائن۔

٣ - اگر مکان مرہونہ کسی طرح سے بری کیا جائے تو زر رہن کی ڈگری ذات راہن پر کرنا ضرور ہے وہ بری نہیں ہو سکتا۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ٤٩ کتاب اردو نمبر ١٠٢ مورخہ ١٧ فروری ۱۸۶۴ء
جوہری مل بنام بھوپا۔

٤ - اگر نالش صرف اوپر ذات راہن کے ہو کر ڈگری صرف زر نقد کی

حاصل ہوئی تو ڈگریدار بذریعہ کفالت کے جائداد کو نیلام نہین کر سکتا
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۳ اکتاب اردو مورخہ ۶ دسمبر ۱۸۶۹ع مندرجہ
کتاب نومبر ۱۸۶۹ع - رامدین ساہو بنام بالک ماہو پرشاد بنام شیشیہ

۵ - جب ڈگری عموماً بمقابلہ راہن معہ استقرار کفالت ہو تو ڈگریدار مجاز ہے
کہ خواہ بمقابلہ ذات در جائداد راہن کے کارروائی کرے خواہ بمقابلہ جائداد
مرہونہ گویہ امر عدالت جاری کنندہ ڈگری کے اختیار تمیزی سے متعلق ہے
کہ کسی خاص صورت مین ایسا امر روا رکھے یا نہین -
سلسلہ کلکتہ جلد ۲ حصہ ۲ یعنی ماہ جون ۱۸۶۷ع صفحہ ۱ کتاب اردو و صفحہ ۳۱۲
کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۷ جون ۱۸۶۷ع لچھمن دکنوی بنام آسمان سنگھ

قِسمِ سوم رہن بھوگ بندھک

جسکو رہن مع القبض بالتصرف یا رہن انتفاعی کہتے ہین

تعریف رہن بھوگ بندھک

رہن بھوگ بندھک جسکو رہن مع القبض بالتصرف کہتے ہین - اصلیت اسکی
یہ ہے کہ بھوگ کے معنی ہندی مین کھانا پینا یعنی تصرف کرنا اور
بندھک کے معنی رہن یا گرو ہین اس سے مراد یہ ہے کہ منافع جائداد کا
بعوض سود کے مرتہن کو دیا جاوے اور اصل زر رہن کی ادا ہونی پر فک رہن ہوجایا

نظائر مقدمات رہن نسبت قبضہ راہن

۱۔ قبضہ مرتہنی سے بید خلی اصل مالکان متصور نہیں ہو سکتے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۵۷۵ کتاب اردو نمبر ۲۹۴ ۔ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۸۶۳ء ۔ شب چرن بنام گلاب سنگہ ۔
۲۔ وقت بندوبست جوار اضی معافی کہ جو بہ قبضہ مرتہن تھی ضبط ہو گئی تو قبضہ مرتہن مخالفانہ نہیں ہے انفکاک رہن ہو سکتا ہے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۱۷۱ کتاب اردو نمبر ۱۲۶۵ مورخہ ۳۰ جون ۱۸۶۴ء عبد الکریم بنام کنور خوشحال سنگہ ۔
۳۔ مرتہن کے ساتھہ جائداد منضبطہ کا بندوبست ہونے سے حق راہن کا واسطے انفکاک کے زائل نہیں ہو سکتا اور ایسا قبضہ مرتہن کا دخل مخالفانہ نسبت حق راہن کے متصور نہیں ۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۵۶۵ کتاب اردو وصفحہ ۲۲۴ کتاب انگریزی نمبر ۹۳۱۲ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۸۶۶ء مسماۃ امراؤ بیگم بنام مسماۃ نظام النسا ۔
۴ ۔ تاوقتیکہ بیعبات نہو جاوے مشتری قابض جائداد بعوض اپنے زر رہن کے سمجھا جاویگا
سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۹ یعنی ماہ ستمبر ۱۸۶۵ء صفحہ ۵۰۸ کتاب انگریزی ویکلی رپورٹ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۸۶۴ء ۔ شیام نرائن سنگہ بنام رام لال ۔
۵ ۔ مرتہن دخیلکار جائداد مرہونہ حسب منشاء دفعہ ۲۳۰ ۔ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء و دفعہ ۲۳۲ ۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء قابض متصور ہے۔

سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۳ یعنی ماہ اپریل ۱۸۸۱ع صفحہ ۳۰۹ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۷۵۰ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۰ع۔ شہاب الدین بنام لوچن سنگھ۔

نظایر دخلیابی و بیدخلی مرتہن

۱۔ نالش دخلیابی مرتہن بر بنای رہننامہ بہ ثبوت حق راہن جبکا دخل کامل جائداد پر نہ تھا مگر اوسکا حق تھا اور وہ حق اوسنے مرتہن کے پاس دخلی رہن کیا تھا ڈگری ہوئی۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۸۷ کتاب اردو نمبر ۳۸ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۸۶۰ع راجہ شیو غلام دونے بنام رای نرائن داس۔
۲۔ مدعی کو پہلے استحقاق خریداری بمقابلہ بائع ثابت کرنا چاہیے جبتک مدعی لشمول نام بائع مرتہن پر نالش نکرے تب تک مرتہن بیدخل نہین ہو سکتا نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۲۷ کتاب اردو نمبر ۲۱۲ مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۶۲ع۔ سیکشن بنام بلدیو۔

نظائر مقدمات رہن متعلق حلف مرتہن

۱۔ معاملہ انفکاک رہن مین مرتہن سے بموجب دفعہ ۱۰ قانون ۴ ۱۸۰۳ع کا غذ خام تحصیل وصل کرانا و حلف لینا ضرور ہے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۶۲ مورخہ ۲ مئی ۱۸۶۱ع۔ نول سنگھ بنام دھرم سنگھ
۲۔ معاملہ انفکاک رہن مین مرتہن کا اصالتاً حاضر ہوکر حلف کرنا ضرور ہے

عذر بنا و احقیت تحصیل کا نا منظور ہونا چاہیے اور جو قانون مین یہ عبارت
مندرج ہے کہ بعض حالت مین مرتہن حلف سے محفوظ ہوگا اوسکا یہ منشا ہے
کہ بجاے حلف معمولی اقرار صالح پر اوس سے دستخط کرائے جاوینگے
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۱۷۵ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۸۶۵ع میر منیاد علی بنام مرسہاے

۳ - بجاے مرتہن کے شخص وقفکار کا حلف لیا جانا کافی قرار پایا -
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۱۳۷ مورخہ ۱۹ جون ۱۸۶۶ع - پراگ گماشتہ
مسماۃ لچھمی کنور بنام پھوندن لال رگھبر دیال -

نظایر مقدمات رہن نسبت حساب آمدنی و منافع سالانہ

۱ - اگر راہن باوجود حاصل ہونے اون اسباب کے جنسے وہ نسبت صحت
نکاسی کسی موضع کے اپنا اطمینان کرسکتا ہو حساب سالانہ غلط ہونے سے
تو وقوع مین آنا تصحیح مابعد کا بسبب غلطی نکاسی کے مفید راہن نہین ہوسکتا
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۵۳ مورخہ ۱۷ جون ۱۸۶۶ع عیسوی
سید دلدار حسین بنام لالہ ہر پرشاد -

۲ - مرتہن کو لازم ہے کہ حساب اون رقومات کا دیوے جو حقیقت
مین وصول ہوا ہو اور جب کہ یہ ثبوت نہ ہو کہ اوسنے عمداً ازر باقی وصول
نکیا ہو تو مرتہن ذمہ دار اوس باقی کا قرار نہین پاتا -
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۵۸ نمبر ۲۹۲ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۵۹ع
موہن لال بنام بنسی دہر -

۳۔ چونکہ نسبت صحت حساب رہن کے عموماً عدالت اپیل ماتحت مین
عذر پیش ہوا اور ظاہرا وہ حساب مطابق قاعدہ غلط کے تیار ہوا تھا لہذا
عذر نسبت رقومات حساب کے اپیل خاص مین قابل سماعت ہے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۱۸ کتاب اردو نمبر ۹۳ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۶۱ع
چنی لال بنام رام جیت۔

۴۔ حساب کل زر و اصلات کا ہونا چاہیے حساب جزو رہن کا جو مرتہن
نے دیگر حصہ دار کو سمجھا دیا تھا اپیلانٹ راہن پر واجب التعمیل نہین ہے
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۵۹ کتاب اردو نمبر ۷۰ مورخہ ۳۱ اگست
۱۸۶۱ع مسماۃ سعادت النسا بنام گوپی ناتھ۔

۵۔ تحقیقات حساب رہن باوجود درج ہونے کسی شرط مخالف کے رہننامہ
مین واسطے انسداد اس امر کے کہ مرتہن سود ناجائز نہ لینے پاوے ضرور ہے
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۵۴ کتاب اردو نمبر ۱۴۴ مورخہ ۲۹ جون
۱۸۶۱ع مسماۃ چھوگی بنام بدری ناتھ۔

۶۔ دعوی فک رہن مین فرد حساب آمد و خرچ کا پہلے سے لینا چاہیے بلا تعمیل
مراد قانون تجویز بیجا ہے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۴۷ کتاب اردو نمبر ۱۱۶ مورخہ ۷ دسمبر
۱۸۶۱ع بابو رام سہائے سنگھ بنام مسماۃ جیتو۔

۷۔ نسبت ایسی دستاویز رہننامہ کے جو قبل نفاذ ایکٹ ۲۸ ۱۸۵۵ع یعنی یکم جنوری
۱۸۵۷ع کے تحریر ہوا ہو حسب دفعہ ۱ قانون ۳۲ ۱۸۵۵ع تصفیہ حساب کا کرنا چاہیے

گو دستاویز رہننامہ مین شرط خلاف اسکے ہو۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۴۹۰ کتاب اردو نمبر ۲۷۶ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۸۶۲ء۔ کنور بھگوتی پرشاد بنام دیبی دیال۔

۸۔ وقت مرتب کرنے حساب رہن بھوگ بندھک کے اگر یہ ثبوت ہو کہ جو باقیداری خود اسامیان کی کچھہ رقم وصول نہوئی تو بنام مرتہن صرف وہی روپیہ مندرج کرنا چاہیے جو فی الواقع وصول ہوا ہو نہ وہ روپیہ جو کاغذات جمعبندی مین مندرج ہو۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۱۱۲ کتاب اردو نمبر ۱۰ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۸۶۳ء۔ بی بی [illegible] بنام [illegible] سنگھ

۹۔ اگر جمعبندی ضائع ہوگئی ہو تو ثبوت دیگر نسبت زرلگان وصولی کے لیکر و معتبر ہو حساب کی تنقیح کیا جائیگا
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۵۴ کتاب اردو نمبر ۲۷۴ مورخہ ۹ جولائی ۱۸۶۲ء۔ جمنا پرشاد بنام ہرگوبند

۱۰۔ شرط ادائے باقی زرلگان وقت تصفیہ حساب مندرجہ رہننامہ سے وہ باقی زرلگان مراد ہے کہ جو بجبوری باقی رہے یا بذمہ راہن باقی رہے اور جو باقی غفلت مرتہن سے رہے ذمہ مرتہن ہونا چاہیے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۴ کتاب اردو نمبر ۱۵ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۸۶۱ء۔ دھن سنگھ بنام کشن لال۔

۱۱۔ جمعبندی سرکاری حساب وصلات مین بناء تحصیل قرار دیجاے اور مرتہن قابض ذمہ دار اس امر کا ہے کہ بموجب جمعبندی کے تحصیل کرے الا اوس صورت مین کہ واسطے تردید اوسکے وجوہ خاص موجود ہون۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۵۳ کتاب اردو نمبر ۹۴ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۶۴ء۔ دیبی داس بنام مسماۃ نور۔

۱۲ - جو حساب کلکٹری مین داخل ہوتا ہی اوسکا سعائنہ کرنا اور رقم بیجا یا فریبی مندرجہ حساب پر گرفت کرنا راہن کو چاہیے اور منافع سیر بلا لحاظ شرح جمعبندی کے شرح واجب کے حساب سے مجرا ہونا چاہیے۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۱۸ کتاب اردو نمبر ۹۹۰ مورخہ ۲۶ مئی ۱۸۶۹ع - چوہارجہ دیال بنام محمد علیخان -

۱۳ - حساب جمعبندی کے مطابق لگایا گیا نہ اوپر رقم ٹھیکہ کے۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۲۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۶۴ع بیجناتھ مصر بنام رام سروپ -

۱۴ - مدعیان کی طرف سے دو موضع پاس مدعا علیہما رہن تھی روپیہ جو علی الحساب دیا گیا بحساب سدی دونون مین محسوب ہوا -

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۰۸۰ کتاب اردو نمبر ۲۷ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۸۶۴ع برج کشور بنام فتح سنگہ -

۱۵ - اگر جمعبندی یا حساب پٹواری سے ثابت ہو کہ مرتہنون کو رقوم سائر وصول ہوئی تو گو فرد حساب مدخلہ راہن مین رقوم مذکور نہو مگر راہن مجرا پاویگا

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۴ کتاب اردو نمبر ۹۷۶ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۸۶۸ع - ایسری سنگہ بنام بابو رگھبیر سنگہ -

۱۶ - راہن مستحق سمجھا پانے حساب کا تاریخ رہن سے اور بجز ایسی صورت کے کہ غایت مرتہنہ خاص ہو مواخذہ دار اوس باقی مزارگان کا بھی نہین ہو سکتا جو کاشتکاران اراضی مرہونہ سے پا قیتی ہو -

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۷۶ کتاب اردو نمبر ۱۲۵ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۹ع - ٹھاکر پرشاد بنام نظام الدین -

۱۷- محض اس بات پر کہ جعفری بیگم نے حساب جائداد مرہونہ جسپر منی امر کارندہ منجانب بیگم مذکور قابض تھا پیش نکیا نالش ڈسمس نہیں ہوسکتی تھی حاکم عدالت کو لازم تھا کہ ہدایات مناسب واسطے لینے حساب رہن کے کرتے

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۲۰ کتاب اردو صفحہ ۱۵۳ کتاب انگریزی نمبر ۴ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۶۹ع - نواب جعفری بیگم بنام مساۃ عجبی بیگم -

۱۸- کاغذات سالانہ مدخلہ پٹواری ثبوت قطعی نہیں ہے جو اونپر اعتراض نہو سکے اگر مرتھنان جنپر سمجھانا و اصلات کا لازم ہے حساب قابل اعتبار بابت سنوات ماقبل داخل نکر سکیں تو وہ مقدار جو اوس سال مین وصول ہوئی ہو بمنزلہ ایسی وجہ ثبوت کے ہوگی کہ جس سے عدالت تعین مقدار سنوات ماقبل کر سکے مگر مقدار مذکور ثبوت قطعی نہوگی مرتھنون کو اوسکی تردید کا اختیار رہوگا -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۳۵ کتاب اردو صفحہ ۱۳۴ کتاب انگریزی نمبر ۲۳۹ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۷۰ع - سید تیغ علے بنام چودہری

۱۹- تا مرتب ہوئے حساب کے ڈگری نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ اوس وقت تک تحقیق نہیں ہوسکتا تھا کہ زر رہن مدنی جائداد سے ادا ہو گیا یا نہیں -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۸۹ کتاب اردو صفحہ ۲۰۷ کتاب انگریزی نمبر ۱۴۳ مورخہ ۳۰ مئی ۱۸۶۹ع - متھرا داس بنام سیگھہ سنگہ -

۲۰ - مدعیان بحیثیت مرتہنان بذمہ داری اس بات کے کہ وہ راہنان کو حساب سمجھا دینگے مستحق ڈگری کے نہیں ہین -
سلسلہ کلکتہ جلد ۲ حصہ ۹ یعنی ماہ اگست ۱۸۷۷ء صفحہ ۲۳ کتاب اردو وصفحہ ۱۳ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۶ ۱۱ مارچ ۱۸۷۷ء - بنک آف ہندوستان چین وجاپان بنام سور وشیلادیبی -
۲۱ - جائداد واقع ضلع مرزاپور وبنارس تھی دعوی انفکاک رہن مین جج ما تحت مرزاپور نے حساب منافع کل اراضیات مرہونہ ہر دو ضلع کا لیکر جائداد واقع ضلع مرزاپور کی نسبت ڈگری فک رہن کے صادر کی یہ کارروائی اونکی جائز قرار پائی -
سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۱ یعنی ماہ نومبر ۱۸۷۷ء صفحہ ۱۲ کتاب اردو وصفحہ ۴۳ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۲۸ مئی ۱۸۷۷ء - گردہاری بنام شیوراج -

نظائر متعلقات رہن نسبت حق التحصیل وخرچ تحصیل

۱ - موضع شخص ثالث کو ٹھیکہ دیا گیا تو مدعی مستحق حق التحصیل ۵ سیکڑہ نہین ہے چار روپیہ سیکڑہ کافی ہے -
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۸ کتاب اردو نمبر ۲۸۵ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۸۶۰ء پھوپچند بنام موپچند -

۲ - حساب وصلات مین خرچ تحصیل مرتہن مجرا دینا چاہیے -
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۵ کتاب اردو نمبر ۳۹۶ مورخہ ۲۹ جون ۱۸۶۱ء بمرجپال بنام شمس الدین -

۳۔ جو شخص بوجہ ناجائز قابض و دخیل ہے وہ مستحق پانے حق التحصیل نہیں ہے
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۵۱۹ کتاب اردو نمبر ۷۰ مورخہ ۲۹ نومبر ۱۸۶۹ء
سماۃ عظیم النسا بنام چودھری صفدر علی۔

۴۔ اگر کوئی شرط صریحی خلاف وصولیابی حق کمیشن کے نہو یا اگر حق مذکور
غیر واجب ثابت نکیا جاوے تو مرتہن اصل مقدار موصولہ پر اخراجات تحصیل وغیرہ
کی نسبت فیصدی دس روپیہ کے حساب سے حق کمیشن پانیکا مستحق ہے
نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۲۳۱ کتاب اردو ۳۲۳ اکتاب انگریزی نمبر ۷۲۵
مورخہ ۲ اگست ۱۸۶۶ء۔ رگھناتھ تیواری بنام لچھمن سنگہ۔

نظائر مقدمات رہن نسبت حق نانکار و مالکانہ

۱۔ اگر رہننامہ میں دیا جانا حق نانکار کا راہن کو قرار پایا ہو تو مجرائی
اوسکی بعد انفکاک رہن میں ہو سکتی ہے راہن کو ضرور نہیں ہے کہ ہر سال
نانکار کا دعوی کرے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲۳۱ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۸۵۳ء مسٹر یوسن صاحب بنام رامدیال
۲۔ راہن مستحق دلاپانے زر مالکانہ متدعویہ معہ سود اوس تاریخ سے جب کہ
وہ واجب الادا ہوا ہے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۳۰ کتاب اردو نمبر ۳۳۴ مورخہ ۲۷ فروری
۱۸۵۶ء۔ محمد امداد حسین بنام رگھناتھ۔
۳۔ چونکہ مدعی نے حق راہنان خرید کیا لہذا نامبردہ مستحق پانے اوس مالکانہ

کا مرتہن سے ہے جواز روے رہننامہ یا قبضی راہن ذمہ مرتہن چاہیئے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۸ کتاب اردو نمبر ۲۹۲ مورخہ ۲۸ مئی ۱۸۶۸ع بھوانی داس بنام موتی لال۔
۴۔ خریدار حق راہن نے دعوی انفکاک رہن کا بمنہائی مالکانہ یا قبضی رہن ذگی مرتہن کے دائر کیا اور بمنہائی زر مالکانہ کے کل روپیہ جمع کر دیا۔
تجویز ہوئی کہ کارروائی ناجائز نہین ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۲ کتاب اردو نمبر ۵۱۳ مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۶۸ع بھوانی داس بنام موتی لال۔
۵۔ مدعی مالک صرف جزو جائداد مرہونہ کا ہے لہذا مستحق مجرا پانے زر مالکانہ بقدر اوس حصہ کے ہے جو اوسکا عدالت سے قرار پایا ہے۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۴۴ کتاب اردو نمبر ۸۵۶ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۸۶۱ع صاحب داد خان بنام ہر پرشاد۔
۶۔ مورث مدعا علیہ نے وقت قید سے حصہ چار آنہ کے جو اوسکو زمینداری مین اوسوقت تک حاصل تھا اور جسکو اوسنے رہن کیا تھا یہ شرط کی کہ کاشت اراضی مقدمہ ہذا اوسکی اوقات بسری کے لیے اوسکے پاس بلا لگان قایم رہی اس قسم کی شرائط صرف بحق مالک قدیم کے نہین بلکہ اوسکے وارثون کے حق مین بھی نافذ ہوتی ہین۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۵۵ کتاب اردو وصفحہ ۴۰ کتاب انگریزی نمبر ۲۷ مورخہ ۹ اگست ۱۸۶۹ع گنگادین بنام لچھمن پرشاد
۷۔ زر مالکانہ جو کسی شخص کو بمعاوضہ اراضی کے صاحب کلکٹر سے ملتا ہو وہ حق اوسکی بطریقہ جائداد غیر منقولہ ہونا چاہیئے نہ بطریقہ زر نقد کے

سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۸ یعنی ماہ اگست ۱۸۷۸ع صفحہ ۴۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۹۰ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۷۸ع - نیل کنتو دی بنام ہرو سندری داسی
۸ - چونکہ رہننامہ مین یہ شرط ہے کہ مرتہن راہن کو کسقدر روپیہ سالانہ بطور مالکانہ ادا کرے مگر مرتہن نے تاریخ نیلام سے ادا نہین کیا اسلیے مدعی خریدار نیلام قائم مقام راہن مستحق منہا کرا پانے زر رہن مذکور سے اوس روپیہ کا ہے جو تعداد مالکانہ مذکور کے ہو -
سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۰ صفحہ ۵۶۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۸ جولائی ۱۸۷۹ع نمبر ۱۳۶۵ بسنت رائے بنام قنوجی لال -

نظائر مقدمات انفکاک رہن معہ ڈگری شرطیہ انفکاک رہن

۱ - اگر دعوی انفکاک رہن اس بیان سے رجوع کیا جاے کہ زر رہن پٹ گیا اور پٹ جانا ثابت نہو تو مقدمہ ڈسمس کرنا چاہیئے - نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲۳۹ مورخہ ۳۰ اگست ۱۸۵۵ع - محمد خان بنام سماۃ بیگن -
۲ - دعوی انفکاک رہن بباعث ادا ہوجانے زر رہن اندر میعاد کے جایز ہے اور اس مقدمہ مین راہن نے از خود دخل قبل انقضای میعاد کر لیا تھا -
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۱۰۱ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۵۲ عیسوی - پراگ ساہو بنام دریا شن -
۳ - ڈگری شرطیہ بشرط ادای زر رہن جو باقی نکلے بیضابطہ ہے نالش ڈسمس ہونا چاہیئے
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۰۷ کتاب اردو نمبر ۴۲ مورخہ ۸ جون ۱۸۵۲ع

مکتا پرشاد بنام چندو۔

۵۔ گو رہننامہ مین کسی طرح کی شرط درباب سود ہو مگر جب زر رہن وسود ادا ہو جاے شے مرہونہ فک رہن ہوسکتی ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۴۰ کتاب اُردو نمبر ۳۴ مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۵۹ع۔ مبی سنگہ بنام جی سنگہ۔

(مئولف) میرے نزدیک یہ نظیر متعلق رہننامہ قبل نفاذ ایکٹ ۱۸۵۹ع کی ہے

۶۔ دعوی انفکاک رہن مین اگر پٹ جانا زر رہن کا ثابت نہو تو قطعاً ڈسمس کرنا چاہیئے زر باقی داخل کراکے ڈگری کرنی نہ چاہیئے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۴۴۰ کتاب اردو نمبر ۲۶ مورخہ ۲۵ مئی ۱۸۶۱ع۔ بابو گوکل سنگہ بنام بونبی پرشاد سنگہ

۷۔ دستاویز مین شرط انفکاک رہن بعد نو برس باداے زر رہن اگے مندرج ہے اور محاصل بعوض سود دیا گیا ہے اور رہننامہ بعد نفاذ ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ع تحریر ہوا ہے اسلیئے قبل انقضاے میعاد فک رہن نہین ہوسکتا۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۳۰ کتاب اردو نمبر ۵۹ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۶۱ع رام چرن لال بنام بھوانی سنگہ۔

۸۔ دعویدار انفکاک رہن کو یہ ثابت کرنا واجب ہے کہ اوسنے زر رہن خاص مرتھن کو دیا یا عدالت مین جمع کیا یا قبل رجاع نالش زر مذکور مرتھن کے روبرو پیش کیا گیا اور اگر دعویدار مذکور ایسے ثبوت سے قاصر ہو تو دعوی ڈسمس کرنا چاہیئے نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۰۹ کتاب اردو نمبر ۵۹۶ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۶۱ع۔ گنگا رام بنام سماۃ محمدی بیگم۔

۹۔ تاوقتیکہ ادا ہوجانا زر رہن کا ثابت نہو ڈگری فک رہن مشروطیہ نہین ہوسکتی

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۲۰۲ کتاب اردو نمبر ۱۰۷ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۸۶۳ء
حاجی دلاور علے بنام مسماۃ سعید النسا ۔
۱۰۔ ڈگری شرطیہ فک رہن بعد ادائے اوس روپیہ کی بھی جو باقی نکالا جاے صادر نہیں ہو سکتی
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۰۵۵ کتاب اردو نمبر ۷۰۳ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۸۶۳ء
مسماۃ مادہو طوائف بنام سید قاسم علے ۔
۱۱۔ ڈگری عدالت ماتحت بشرط انفکاک رہن بعد ادائے اصل زر رہن اور بحکم تصفیہ حساب واصلات بصیغہ اجرائے ڈگری اوس حالت مین بحال نہین ہو سکتی جب مدعی کا یہ بیان ہو کہ زر رہن مع سود واصلات سے وصول ہو چکا ۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۰۶۰ کتاب اردو نمبر ۷۰۴ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۶۳ء
چھوٹو سنگہ بنام بھیرون پرشاد ۔
۱۲۔ گو زر رہن کسیقدر قلیل یا فتنی مرتھن ذمہ راہن باقی نکلے مقدمہ ڈسمس ہونا چاہیئے شرطیہ ڈگری انفکاک رہن نہین ہو سکتی ۔
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۳۹۷ کتاب اردو نمبر ۹۵۷ مورخہ ۷ دسمبر ۱۸۶۳ء ۔ نوازش احمد خان بنام سید ریاض علے ۔
۱۳۔ جب تک اصل و سود زر رہن ادا ہو جانا ثابت نہو فک رہن نہین ہو سکتا
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۷۴ کتاب اردو نمبر ۱۲۷۳ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۶۴ء ۔ جوکھو بنام اکبر علیشاہ ۔
۱۴۔ جبکہ مدعا علیہ کے پاس دستاویزات رہن اور کاغذات متعلقہ رہن موجود اور اونھون نے ادا ہونا زر رہن کا حسب اطمینان ثابت کیا تو تجویز عدالت

ماتحت جو قیاسات وشہرت عام پر مبنی اور مبہم اور مہمل ہے قابل منسوخی ہے
نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۵۰ کتاب اردو نمبر ۳۳ مورخہ ۱۹ مئی ۱۸۶۷ عیسوی
مادھو سنگھ بنام مسماۃ حسینی بیگم ـ

۱۵ ـ بلاشک یہ قاعدہ عام صحیح ہے کہ تاوقتیکہ کل زر رہن قبل یا ہنگام
نالش ادا نکیا جاے ڈگری فک رہن نہین ہو سکتی مگر یہ تجویز کرنا نہایت جبر ہوگا
کہ کسی صورت مین بھی اجازت ادا کی جانے زمانہ مابعد مین ندیجاے
یا ڈگری شرطیہ انفکاک رہن صادر نہو کیونکہ بعض اوقات مین تحقیقات تعداد
صحیح یافتنی مرتہن غیر ممکن یا دعویدار انفکاک رہن کے اختیار سے خارج ہوتی
ہے اور ایسی صورت مین گو زر رہن یافتنی مرتہن سے کم بھی جمع ہو تو راہن
قصوروار قرار نہین پا سکتا چنانچہ یہ مقدمہ شاذ تصور ہو کر ایک مہینہ کی
مہلت تاریخ پہونچنے فیصلہ سے مرافعہ اول مین واسطے جمع کرنے بقیہ زر رہن
کے دی گئی ـ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۹۳ کتاب اردو نمبر ۲۸ مورخہ
۱۶ فروری ۱۸۶۵ع ـ رام دیو سنگھ بنام علی باندی بی بی ـ

۱۶ ـ منجملہ باقیات متدعویہ کے کسی قدر وقت ارجاع نالش یا وقت پیش ہونے
دعوی انفکاک رہن منجانب مدعیہ غیر ممکن وصول نہ تھی اور مدعا علیہ پر لازم
نہ تھا کہ تا ادای باقیات مذکور قبضہ چھوڑے اگر کچھ زر باقی واجب الادا
پایا جاے اور بعد ادا اوسکی کے تیز نہو تو ممکن ہے کہ صاحب جج انصافاً مدعی
کو ڈگری بشرط ادا اے زر باقی مذکور دیوین ـ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد
صفحہ ۲۰۰ کتاب اردو ۱۸۶۷ع کتاب انگریزی نمبر ۹۱ مورخہ ۱۸ تاریخ ـ رام شاہ پرشاد بنام مسماۃ گھنشا

۱۷۔ اگرچہ راہن جسکو روپیہ لیکر واسطے فک رہن کے فوراً آمادہ ہونا چاہیے استحقاق ایسی ڈگری شرطیہ کا کہ بشرط ادائے زر رہن جائداد فک رہن کیجاے نہین تہا لیکن اگر عدالت مرافعہ اولی نے تعداد زر واجب رہن تجویز کردی ہو مگر اوسکے اداکیواسطے کوئی زمانہ مقرر نکیا ہو تو عدالت اپیل ڈگری شرطیہ بتقرر میعاد دیسکتی ہے۔ اور رہن انتفاعی مین یہ لحاظ نہین ہوسکتا کہ سود اصل سے زیادہ ہوگیا ہے۔

سلسلہ ہائی کورٹ آلہ آباد جلد ۲ حصہ یعنی ماہ جولائی ۱۸۷۹ع صفحہ ۱ کتاب اردو وصفحہ ۳۴۴ کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ مورخہ ۵ جنوری ۱۸۷۹ع راجہ برداکانت راے بنام بھگواندا س۔

۱۸۔ کل زر رہن ادا ہونا منافع جائداد مرہونہ سے ثابت نہوا عدالت نے ڈگری شرطیہ انفکاک رہن کی بحکم ادائے بقیہ زر رہن صادر کی۔ ہائی کورٹ سے اس تجویز کے ساتہ فیصلہ بحال رہا کہ جائداد قبضہ مرتہن مین تہی اور اوسنے کوئی حساب صاف منافع کا پیش نہین کیا اور قبل نالش حساب صحیح راہن کو پیش کرنا ناممکن تہا۔

سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۵ یعنی ماہ مئی ۱۸۸۱ع صفحہ ۵۲۴ کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ مورخہ ۷ دسمبر ۱۸۸۰ع۔ صاحبزادہ بنام پریشر واس۔

نظائر مقدمات انفکاک رہن جزو جائداد مرہونہ

۱۔ رہن مشترکہ مین ایک راہن کو اختیار انفکاک رہن بادائے زر رسدی نہین ہے

کل زر رہن ادا کرکے کل جائداد انفکاک رہن کرا سکتا ہے بعدہ دوسرے
راہن جو شریک انفکاک نہون انکو اختیار ہوگا کہ زر رہن بقدر حصہ رسدی
اپنے معہ اخراجات انفکاک رہن انفکاک کرانے والے کو ادا کرکے قبضہ
اپنے حصہ کا حاصل کرین - نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۳۴۹ مورخہ ۳۰ جولائی
۱۸۵۲ع - شیخ عبد الجلیل بنام مسماۃ مٹرو -

۲ - اپیلانٹ مرتہن دو علاقہ کا تھا حالت رہن مین ایک علاقہ نیلام
ہوکر خریداری مرتہن مین آیا قایم مقام راہن نے دعوی انفکاک صرف علاقہ
محفوظ ماندہ کا کیا کہ باوجود مشترک ہونے شے مرہونہ جائز قرار پایا -
نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۳۳۱ مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۵۲ع - خیالی رام بنام رام دیال

۳ - حصہ چہارم کے خریدار نیلام مدعیان ہین اور مدعا علیہم نے کل حقیت کو
اجمالاً رہن کیا بعد اوسکے راہن نے تین حصہ مرتہن کو بیع کردیا صرف
حصہ متنازعہ پر دخیل رہا اس صورت مین مدعیون کو بقدر زر رہن متعلقہ
حقیت باقی کا جمع کرکے دعوی انفکاک جائز تجویز ہوا - نظیر صدر دیوانی
آگرہ نمبر ۲۰ مورخہ ۲ جنوری ۱۸۵۲ع دلیپ نرائن بنام مسماۃ گھبنیس -

۴ - دستاویز مین شرط انفکاک بحالت ادا کل زر رہن یکمشت بلا لحاظ
حصص راہنان کے مندرج تھی لہذا دعوی انفکاک جزو جائداد مرہونہ کا
جائز قرار پایا - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۵۰ کتاب رود نمبر ۲۸ مورخہ
۱۸ فروری ۱۸۶۰ع - امراؤ خان بنام جان جیمس صاحب -

۵ - اراضی مرہونہ مشترکہ کے مالک کو اختیار ہے کہ بلا شمول دوسرے

شریک کے نالش انفکاک رہن کل اراضی مرہونہ کی کرے مگر یہ اختیار نہین ہے کہ نالش فک رہن اپنے حصہ خاص کی جداگانہ کر سکے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۶۸ مقدمہ نمبر ۱۰۷ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۸۶۶ع شیو مونو سنگھ بنام اکبر علی۔

۴ - اگر تحریر رہن از روے رہن نامہ تھا ایک اجمالی رہن جائداد تین شریک کے قبضہ میں ہو اور دو شریک کا حصہ ... اور تیسرے نے فک کرادی تو نالش مابعد منجانب مرتہن واسطے دلاپانے زر رہن کے تیسرے شریک پر نالش بنام مالکان اون دولون حصہ کے جنکے حصہ کا فک رہن ہوگیا قابل سماعت نہین ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۴۸ کتاب اردو نمبر ۰ مورخہ ۱۴ اگست ۱۸۶۶ع محمد اسحاق بنام لالہ گوپی ناتھ۔

۵ - تجویز ہوئی کہ گو نالش واسطے انفکاک رہن کے دائر ہو لیکن بترضاے فریقین صورت اوسکی تبدیل ہو کر اوس طرح پر ہو سکتی ہے اور بوجہ خاص یہ قاعدہ کلیہ کہ نالش واسطے انفکاک جزو جائداد مرہونہ کے دائر نہین ہو سکتی مستثنی ہو سکتا ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۳۲ کتاب اردو نمبر ۶۳ مورخہ ۸ ستمبر ۱۸۶۶ع سیتل سنگھ بنام کنھیا لال۔

۶ - مقدمہ انفکاک رہن مین منجملہ پانچ راہنان چار نے اقبال دعوی اپیل خاص مین داخل کیا۔ تجویز ہوئی کہ پانچوین راہن کو اختیار ہے کہ جو بدستور اپیل کرے کیونکہ جائداد متنازعہ مشترک غیر منقسمہ ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۴۲ کتاب اردو نمبر ۲۹۹ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۶۸ عیسوی رام بخش بنام وزیر سنگھ۔

۹۔ اگر مرتہن حق ملکیت جزو اراضی مرہونہ کا حاصل کرے تاہم نالش واسطے انفکاک رہن جزو باقیماندہ کے قابل سماعت کے ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۴۴ کتاب اردو نمبر ۲۳۸ مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۶۱ء مسماۃ جہن لنا بنام سگوندا س

۱۰۔ ایک راہن کو اختیار انفکاک رہن کل جائداد مرہونہ کا حاصل ہے مگر وصلات فاصل صرف بقدر اپنے حصہ کے پاویگا۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۴۴ کتاب اردو نمبر ۸ مورخہ ۲۵ فروری ۱۸۶۲ء ہرسکھ بنام پریرام۔

۱۱۔ راہن بادائے کل زر رہن کل جائداد مرہونہ کو فک الرہن کرا سکتا ہے جزو جائداد کے فک الرہن کرانیکا مجاز نہیں ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۲ کتاب اردو نمبر ۷۶ مورخہ ۷ ستمبر ۱۸۶۳ء سوبھا چند بنام گردھاری لال۔

۱۲۔ سولہ موضع بذریعہ ایک رہننامہ کے رہن ہوئے ایک موضع کا حق راہنی مدعیوں نے خرید کیا اور بارہ موضع کا حق راہنی خود مرتہن نے خرید کیا تھا تجویز ہوئی کہ مدعیان مجاز دعوی فک الرہن اپنے موضع خرید کردہ کے معہ دیگر تین موضعات باقیماندہ کے ہیں۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۲ کتاب اردو وصفحہ ۳ کتاب انگریزی نمبر ۱۲۶ مورخہ ۱۸ جون ۱۸۶۹ء نواب احمد علیخان بنام جواہر سنگھ

۱۳۔ راہن واحد یا اوسکا وارث بصورت ادا ہوجانے زر رہن کے اسکے استحقاق رکھتا ہے کہ واسطے فک الرہن مدخلت اپنے حصہ کے دعویدار ہو دوسرے حصہ داران راہن مجاز ہیں کہ جو چاہیں کریں۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۹۱ کتاب اردو وصفحہ ۲۶۳ کتاب انگریزی نمبر ۲ مورخہ ۲۵ جون ۱۸۶۹ء ہردیو بنام گنیشی لال۔

۱۴ - مدعی مستحق انفکاک رہن کل حصہ کا ہے بباعث اسکے کہ اوسنے اثناء استحقاق بہ نسبت ایک نصف کے بذریعہ خریداری ثابت کیا ہے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۳۴ کتاب اردو صفحہ ۲۵ کتاب انگریزی نمبر ۱۲۲ مورخہ ۱۳۱ جولائی ۱۸۶۶ء شتل ناتھ بنام تلسی رام -

۱۵ - حق راہنی دو مواضع کا جو بالاجمال رہن ہوئی تھی بایفاء ڈگری شخص ثالث کے نیلام ہوا ایک جزو اوسکا مدعی نے اور ایک جزو خود مرتہن نے خرید کیا تو ایسی حالت مین مدعی مستحق فک رہن کرانے اپنے حصہ کا بلحاظ مالیت حصہ جائداد مرہونہ بحساب رسدی ہے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۱۰ کتاب اردو ۸۸ کتاب انگریزی نمبر ۱۹۲ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۶۸ء مہتاب سنگھ بنام مصری لال -

۱۶ - مدعی راہن مستحق دخلیابی کا ہے اور اوسنے اپنی حقیت کو بیع نہین کیا اور چونکہ مدعاعلیہ نے جائداد مرہونہ یا کوئی جزو اوسکا بذریعہ بیع حاصل کیا ہے لہذا مدعی مستحق اسکا ہے کہ بادا حصہ رسدی انفکاک رہن کرالے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ کتاب اردو صفحہ ۸ کتاب انگریزی نمبر ۱۸۳ مورخہ ۸ جنوری ۱۸۶۸ء کیسری بنام سیٹھ روشن لال -

۱۷ - معاملہ رہن مشترک تھا اور راہنان مشترکا مواخذہ دار مرتہنان بابت کل قرضہ رہن باستثناء اوسقدر کے ہین جو بذریعہ معاملات خریداری حقوق چند راہنان منعقدہ مرتہنان کے زائل ہو گیا ہے لہذا نالش مدعیان بابت انفکاک رہن اپنے حصص جائداد مرہونہ کے بذریعہ ادائے زر رسدی قرضہ رہن کے جائز نہین ہے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۷۷ کتاب اردو صفحہ

۲۔ دعوی فک رہن قبل از عملداری سرکار ممنوع السماعت ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۰۱۸ کتاب اردو نمبر ۷۶ امورخہ ۱۱ اپریل ۱۸۵۳ع۔ بالک سنگھ بنام کرپا رام

۳۔ رہن قبل از عملداری سرکار ثابت ہوکر دعوی انفکاک رہن صدر الصدور نے بربنا تمادی ایام ڈسمس کیا۔ ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ اقرار مرتہن جو ۱۸۴۲ع و ۱۸۶۵ع میں بذریعہ تحریر وکیل مرتہن ایک مقدمہ میں ہوا تھا واسطے شمار میعاد کے تاریخ جدید حاصل ہوئی ہے تمادی ایام عارض نہیں ہے۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۸۸ کتاب اردو وصفحہ ۲۵۵ کتاب انگریزی نمبر ۹ ۷ ۳ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۸۶۸ع۔ الیسری سنگھ بنام شمشیر سنگھ۔

نظیر نالش ثانی انفکاک رہن بوجہ عدم اجراء ڈگری نالش سابق

۱۔ محض اس امر سے کہ ڈگری انفکاک رہن کی جاری نہوئی استحقاق مالبقاء راہن کا زائل نہیں ہوسکتا اور راہن نے نسبت اپنے استحقاق مابقاء کے نالش جدید انفکاک رہن کی اگرچہ کل استحقاق ناسپردہ از روے نالش سابق جاتا بھی رہا ہو دائر کرسکتا ہے۔

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۹۳ کتاب اردو وصفحہ ۷۵ کتاب انگریزی نمبر ۳۶۶ مورخہ ۱۲ جون ۱۸۶۸ عیسوی۔ چیتیا بنام پرم سکھ۔

قسمِ چہارم رہنِ پٹ بندہک

جسکو رہن مجرائی کہتے ہین

تعریف رہن پٹ بندہک

پٹ بندہک یعنی رہن مجرائی کی اصلیت یہ ہے کہ پٹ ہندی مین ادا کرنے کو کہتے ہین اور بندہک کے معنی رہن یا گرو ہین اس سے یہ مراد ہے کہ راہن کل زر اصل و سود کے بابت ایسی مدت کے لیے مرتہن کو قابض کرادے کہ اوسکی میعاد منقضی ہونے پر بلا ادای اصل و سود زر رہن سے جائداد فک رہن ہو جاے اور مرتہن اپنی مدت مقابضت مین کل اصل و سود زر رہن وصول کرلے۔

نظایر متعلق رہن پٹ بندہک

۱- اگر مرتہن از روے شرایط رہننامہ مستحق دخلیابی جائداد یوصول زر قرضہ خود منافع جائداد سے تا ایام معینہ ہو مگر بعدہ مرتہن نے تحملہ پیداوار معوض اقرار لینے ایک رقم سالانہ کا کیا ہو تو درصورتیکہ زر اصل معہ سود رقم مذکور سے وصول ہوگیا ہو مستحق دخلیابی کا نہین ہے باوجودیکہ میعاد رہن نگذری ہو نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۳۴ کتاب اردو نمبر ۵۵ مورخہ ۲۶ فروری

بہیت حنیلی گر بنام لیلا من۔

۳۔ ٹھیکہ زرپیشگی جسمیں شرط قایم رہنے دخل ٹھیکہ دار کے بعد انقضای میعاد ٹھیکہ بباعث عدم ادا کے جز و زرپیشگی یا اور کسی اتفاق سے درج نہوا از قسم رہن مجرائی نہیں ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۳۱ کتاب نمبر ۵ و نمبر ۱۳ سنہ ۱۰ مورخہ ۶ جون ۱۸۶۲ع مسماۃ چیلی بی بی بنام بلاق علی اعجاب

قسم ششم رہن لہن یا گہن

جسکو رہن بیع بالوفا کہتے ہیں

تعریف رہن لہن گہن یعنی بیع بالوفا

لہن سے مراد ہندی میں مالک ہونے سے ہے اور گہن ہندی میں رہن یا گرو کو کہتے ہیں اور بعض مقام پر اس قسم کے رہن کو رہن ملا کلا بھی کہتے ہیں ایسے رہن سے یہ مراد ہے کہ راہن جائداد کو بلا قبضہ یا معہ قبضہ مرتہن کے پاس ایک مدت معین کے لیئے رہن کرے اور رہننامہ میں یہ شرط لکھے کہ اگر مدت معینہ پر زر رہن ادا نہو گا تو رہن بیع کامل بحساب ہو جاویگی یا یہی رہننامہ بجاے بیعنامہ اور یہی زر رہن بجاے زر ثمن کے متصور ہوگا یا اسی قسم کی اور شرائط لکھے جس سے مفہوم مقصد مذکور الصدر کا ہوتا ہو۔

اس قسم کا رہن سوا جائداد غیر منقولہ کے جائداد منقولہ یا کسی اور شی سے متعلق نہیں ہے

قانون متعلق معاملات رہن لہن گہن یعنی بیع بالوفا۔

قانون اول ۱۸۰۶ع متعلق ممالک بنگالہ و بہار و اڑیسہ

انتخاب دفعہ ۲ ۔ قانون اول ۱۸۰۶ع ۔ ہر معاملہ قرضہ بیع بالوفا میں جو اراضی کی بابت ہوا کرے اور معاملہ کا جو کچھ نام رکھا جاوے اگر قرض لینے والا زر قرضہ معہ سود میعاد معہودہ کے اندر ادا کر کے اپنی اراضی کا فک الرہن کرانا چاہے تو اوسکو اختیار رہے کہ میعاد معینہ کے اخیر تاریخ یا اوس سے پیشتر زر واجب قرض دینے والے کو دیدے اور اگر وہ لینے سے انکار کرے تو ضلع کی عدالت دیوانی میں جہاں اراضی واقع ہو داخل کرے صاحب جج اطلاعنامہ قرض دینے والے کے نام جاری کرینگے ۔ جب قرض لینے والے کی درخواست گذرے اور وہ بیع بالوفا کو واپس کرے یا اوسکے نہ واپس ہونے کی وجہ موجہ بیان کرے تو صاحب جج زر امانتی اوسکو دیکر رسید لکھا کر عدالت کے کاغذات کے ساتھ رکھے گا ۔

جب قرض دینے والے کو اراضی پر دخل دیا جاوے تو زر اصل معہ سود جائز جو بارہ روپیہ سیکڑہ سالانہ سے زائد نہوگا یا اگر سود کا اقرار ٹھہرا ہو لیکن اوسکا تعین

نہ لکھا گیا ہو تو زر اصل معہ سود بارہ روپیہ سیکڑہ سالانہ جو معمولی ہے داخل کا
لیکن اگر قرض دینے والے کو اراضی پر دخل دیا گیا ہو تو صرف اصل ادا
ہونا ضرور ہے اور سود کا معاملہ آئندہ پر موقوف رہیگا۔ جبتک کہ قرض
دینے والا اس بات کو قبول نہ کرے کہ تمام وکمال زر باقی ادا ہو گیا دخل
ہوا اور امر مذکور ثابت نہ ہووے تب تک قرض لینے والے کو اپنی اراضی پر
دخل پانے کا استحقاق نہ ہوگا۔

انتخاب دفعہ ۳۔ قانون اول ۱۸۷۹ع - جبکہ روپیہ کے قرض
دینے والے نے بذریعہ بیع بالوفا یا اور کسی طرح بیع شرطی کے ذریعہ سے
اراضی پر دخل پایا ہو حساب ایام دخل کا اون اصول کے مطابق جو اصل
اور سود کے لیے قانون ۵ ۱۸۷۹ع مین مقرر ہین جہانتک اصول مذکور
معاملہ سے مناسبت رکھین ہوگا لیکن قانون مذکور کی دفعہ ۱ کی عبارت
اس قانون بیع بالوفا سے متعلق نہ ہوگی۔

انتخاب دفعہ ۴۔ قانون اول ۱۸۷۹ع - جس قسم کی بیع بالوفا
کا ذکر اس قانون مین لکھا ہے اوسکے روپیہ کے ادا کے لیے ٹھیٹ دینا قانوناً
جائز نہین ہے سوائے اوس صورت کے کہ قرض دینے والا قبول کرلے اور رسید
بیع بالوفا کی لکھدے۔

(مئولف) ٹھیٹ سے مراد تمسک یا دستاویز ہے۔

انتخاب دفعہ ۵ قانون اول ۱۸۷۹ع - اس قانون کی
کسی عبارت سے یہ مقصود نہین ہے کہ سوائے سود ناجائز معاہدہ مین جو شرائط

متعاقدین کے درمیان ٹھہرین اونمین کچھ تبدیلی ہووے۔

قانون ۷ ۱۹۰۱ء متعلق ملک بنارس

انتخاب دفعہ ۱۔ قانون ۷ ۱۸۷۳ء ۔ جو قواعد کہ قانون اول ۱۸۹۴ء مین بنظر تدارک فریب و ناانصافی کے ایسی بیع مشروطہ اراضی کی صورت مین جو بذریعہ بیع بالوفا یا اوس قسم کی دوسری دستاویز کے عمل مین آئے مقرر ہوئے ہین وہ شمل ممالک بنگالہ وبہار و اوڑیسہ کے بنارس سے بھی متعلق کیے گئے اور قانون مذکور کی دفعہ ۲ کے بموجب اوسکے مشتہر ہونے کی تاریخ سے اس امر کا قرار پانا متصور ہوسکتا ہے کہ شرح سود کی قانوناً بالعموم بارہ روپیہ سیکڑہ سالانہ تک مقرر ہے۔

انتخاب دفعہ ۷ قانون ۷ ۱۸۷۳ء ۔ اگر دستاویز بیع بالوفا کی تحریر کے وقت یا کسی وقت قبل بیعنامہ بیع بالوفادار کو دخل ملا ہو اور راہن نے زر قرضہ مین سے کچھ روپیہ ادا کیا ہو تو قرضہ کے کل زر اصل ادا ہونے سے یا اگر کچھ روپیہ ادا ہوا ہو تو زر باقی کے ادا ہونے سے یا اس بات کے ثابت ہونے پر کہ راہن روپیہ دیتا تھا بیع بالوفادار نے نہ لیا راہن مالک جائداد یا اوسکا قائم مقام اس بات کا مستحق ہوگا کہ جائداد کا فک الرہن کرالے بشرطیکہ مابعد کی دفعہ کے مطابق بیعنامہ نہوگیا ہو اور اگر وقت تحریر بیع بالوفا یا کسی وقت اوسکے بعد بیع بالوفادار کو دخل نہ ملا ہو تو اگر راہن یا اوسکا قائم مقام کل اصل زر قرضہ معہ سود ادا کردے یا یہ بات ثابت کرے کہ وہ

روپیہ دیتا تھا اور بیع بالوفا وارنے نہ لیا تو بشرط اسکے کہ بابعد کی دفعہ کے مطابق بیع بالوفا بیعبات نہو گئی ہو راہن یا قائم مقام راہن ضلع کی عدالت دیوانی مین جسکے علاقہ مین جائداد واقع ہو زر واجب داخل کرے ایسی صورت مین قواعد انفکاک رہن بموجب دفعہ ۲ ۔ قانون اول ۱۸۰۶ع و دفعہ ۱۳ قانون ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ع متعلق ہونگی ۔

دفعہ ۸ ۔ قانون ۷ ۱۸۰۶ع ۔ اس قانون کے دیباچہ و اوپر کی دفعات مین بیع بالوفا کا ذکر ہے جب اوسی طرح بیع بالوفا کسی کے نام لکھی جاوے اور مکتوب الیہ اس قانون کے اوپر کی دفعات کے بموجب بعد منقضی ہونے میعاد معین خواہ قبل ادا ہونے زر قرضہ چاہے کہ رہن بیع بالوفا کو بیعبات کرائے تو مکتوب الیہ کو چاہیے کہ قرضدار یا اوسکے قائم مقام سے زر رہن طلب کرے کے قطعہ سوال اصالتاً یا بذریعہ وکیل سرشتہ ضلع یا شہر کے صاحب جج کو جسکے علاقہ مین اراضی خواہ جائداد مرہونہ واقع ہو گذرانے اور جب صاحب جج کو سوال مذکور وصول ہو تو اوسوقت حاکم عدالت قرضدار یا اوسکے قائم مقام مجاز کو جو باضابطہ ہو جتنا جلد ہو سکے سوال کی نقل حوالہ کریگا اور اوسکے حوالہ کرنے کے ساتہ ایک پروانہ کے ذریعہ سے جسپر دستخط منصبی اور مہر ثبت ہو قرضدار کو اس بات کی اطلاع دیگا کہ اگر وہ جائداد مرہونہ کی بابت جیسا کہ سابق کے دفعہ مین لکھا ہے اطلاعیابی کی تاریخ سے ایک برس کے اندر فک الرہن نہ کرائیگا تو رہن ساقط ہو کے بیعبات ہو جائیگی ۔

نظائر معاملات رہن لہن گہن یعنی بیع بالوفا

نظائر مقدمات متعلق درخواست بیعیات رہن بیع بالوفا

۱- درخواست بیعیات صیغہ متفرقہ حافظ میعاد نہین ہے - نظیر صدر دیوانی اگرہ نمبر ۲۲۷ مورخہ ۲۸ فروری ۱۸۵۵ع - جس رائے بنام نرائن رائے

۲- بیع بالوفادار کو جب تک کل زر رہن ادا نہو جاے دعوی رجوع کرنے بیعیات کا حاصل ہے خواہ جزوی یا قطعی ہو یا کل - نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۱۶۲ کتاب اردو نمبر ۶۶ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۶۶ع - مسٹر جارج چارلس والٹن صاحب بنام ٹھاکر پرشاد -

۳- جب کہ رہن ایسی اراضی کا جو جزو ضلع شاہجہانپور واقع اضلاع ممالک مغربی وشمالی و جزو ضلع کھیری واقع اضلاع اودہ مین واقع ہو بیع شرطیہ کیا جاے اور مرتہن درخواست عدالت ضلع شاہجہانپور مین بالکل کامل کرانے رہن کے بہ نسبت کل جائداد کے پیش کرے اور عدالت درخواست مذکور کو منظور کرے تو بحوالہ فیصلہ پریوی کونسل تجویز ہوئی کہ حکم بیعیات کا نسبت کل جائداد کے کسی ضلع کی عدالت سے ہوسکتا ہے - او قانون ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ع

اودہ اور اضلاع مغربی مین بوقت کارروائی بیعیات نافذ تھا -

سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۰ یعنی ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ع صفحہ ۲۳۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۸۷۹ع نمبر ۱۶۶ - سرجن سنگہ بنام جگنا تھہ سنگہ -

نظائر مقدمات متعلق کارروائی صیغہ بیعبات و نالش دخلیابی بیعبات

۱ - نالش دخلیابی بیعبات تاریخ وجب الادا زر رہن سے بارہ برس کے اندر ہونی چاہیے ایک برس زائد بابت کارروائی صیغہ بیعبات اسکو ملنا چاہیے نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۶۹ کتاب اردو نمبر ۰۲۷ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۸۶۱ع برجور سنگہ بنام سورج پرشاد -

۲ - خریدار نیلام مجاز استدعاے تجویز اس امر کا ہے کہ آیا بیع بالوفا سازشی ہے یا نہیں - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۶۱ کتاب اردو نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۸۶۲ع - مہاراجہ مہیشر بخش سنگہ بنام نورنگ سنگہ -

۳ - گو راہن لاوارث مر جاے تاہم مرتہن کو تکمیل کارروائی بیعبات کی حسب طریقہ قانون لازم ہے - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۰۹ کتاب اردو نمبر ۷ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۶۲ع - الوپ سنگہ بنام گردھر سنگہ -

۴ - اگر صیغہ بیعبات راہن تردید سوال بیعبات مرتہن کا نکرے تو اوس سے یہ تصور نہیں ہو سکتا کہ وہ جائداد سے قطعی دست بردار ہوا - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۲۵ کتاب اردو نمبر ۶۸ مورخہ ۲۸ جون ۱۸۶۳ع سماۃ کلثوم بی بی بنام سماۃ اسحاق بی بی -

۵ - نالش دخلیابی مین تاریخ انقضاے میعاد وعدہ وثیقہ سے حساب کرنا چاہیے نہ تاریخ تحریر سے - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۲۴ کتاب اردو نمبر ۲۷ مورخہ ۱۳ فروری ۱۸۶۳ع - نرپت بنام گجراج سنگہ -

۶- اگر حصہ کثیر زر رہن کا راہن کو وصول ہوا ہو تو راہن کارروائی بیعیات مین بلا ادا کرنے اوس قدر زر رہن کے جسکی وصولیابی کی نسبت تسلیم ہے بعد میعاد یکسالہ یہ اعتراض پیش نہین کرسکتا کہ جزو زر رہن وصول نہین ہوا نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۲۰۴۷ کتاب اردو نمبر ۱۸۱ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۸۶۳ء مسٹر اسٹس مورلس صاحب بنام مسماۃ برباجی بی بی۔

۷- نالش دخلیابی بیعیات مین شمار میعاد تاریخ ختم ہونے میعاد یکسالہ اجرا اطلاعنامہ بیعیات سے چاہیئے نہ تاریخ رہننامہ سے۔ نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ا کتاب اردو نمبر ۱۰۰ مورخہ ۴ جنوری ۱۸۶۳ء۔ بلدیو بنام چھدا لال۔

۸- رہننامہ کے ذریعہ سے نالش مالک کامل و ایرتھی اثناء دوران مقدمہ مین بیع قطعی ہوگئی تو تکملہ بیعیات کی ضرورت نہین۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۷۹ کتاب اردو صفحہ ۷۶ کتاب انگریزی نمبر ۳۱ مورخہ ۱۹ مارچ ۱۸۶۶ء۔ گوردیال بنام ہنس کنوری۔

۹- کوئی میعاد واسطے بیعیات کرانے کے مقرر نہین کی گئی ہے مرتہن کو استحقاق نالش دخلیابی کا بعد بیعیات کے اندر بارہ برس کو حاصل ہوتا ہے نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۸ کتاب اردو صفحہ ۱۰۲ کتاب انگریزی نمبر ۹۹۹ مورخہ ۳ جون ۱۸۶۶ء۔ اجلاس کامل۔ بلدین بنام مسماۃ گلاب کنور

۱۰- اگر مدعاعلیہم وقت انقضاے سال مہلت کے دخیل تھے تو اونکو نالش دخلیابی بتکمیل اپنے استحقاق کی رجوع کرنا ضرور تھا۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۱ کتاب اردو صفحہ ۱۰۳ کتاب انگریزی نمبر ۱۳ مورخہ ۲۶ فروری ۱۸۶۷ء

خوبچند بنام لیلادھر۔

۱۱- استحقاق اوس بیع بالوفادار کا جو کارروائی محکومۃ قانون عمل مین لایا ہو وقت اختتام کارروائی مذکور سے مکمل ہو جاتا ہے باوجودیکہ باہر وہ کوئی نالش واسطے قائم کرانے اپنے استحقاق کے ایک مدت تک دائر نہ کی ہو نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۵۰۰ کتاب اردو صفحہ ۳۵۸ کتاب انگریزی نمبری ۱۲۲ مورخہ ۱۹ اگست ۱۸۶۶ء۔ نورالحسن بنام حکم چند۔

۱۲- جبکہ قبضہ جائداد مرہونہ پر شخص ثالث کا جو بذریعہ راہن کے دعویدار نہین ہے ہو جائے تو وہ فریق ثالث مخالف مرتہن کے متصور ہوگا ایسی حالت مین مرتہن پر واجب ہے کہ اندر بارہ برس کے اپنے حق کو ثابت کرے۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۰۰ کتاب اردو صفحہ ۳۲ کتاب انگریزی نمبر ۱۵ مورخہ ۸ جون ۱۸۶۸ء۔ شیوا نیرسا ہو بنام بھوانی دین وغیرہ۔

۱۳- رہننامہ بیع بالوفا تھا مگر بعد اوسکے وارثان راہن نے بذریعہ سوال کے محکمہ کلکٹری مین داخل خارج مالکانہ مرتہن کو کرادیا اس فعل وارثان راہن سے مدعاعلیہ مرتہن بیع بالوفادار مالک مطلق جائداد مرہونہ کا ہوگیا اوسکو ضرورت تعمیل کارروائی بیعیات حسب منشاء دفعہ ۸ قانون ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ء نہین ہے نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۹ کتاب اردو صفحہ ۲۹ کتاب انگریزی نمبر ۱۲۳ مورخہ ۳ فروری ۱۸۶۸ء۔ رگھناتھ بنام رام گوپال۔

۱۴- تاوقتیکہ کارروائی بیعیات نہو جائے مشتری قابض جائداد بعوض اپنی زر رہن کے سمجھا جائیگا۔ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۹ یکم ستمبر ۱۸۸۱ء صفحہ ۵۰۰ کتاب انگریزی

انڈین لا رپورٹ نمبر ۵۰۰ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۸۸۴ع شیام نرائن سنگہ بنام گھوبر دیال۔

۵ ا۔ (الف) نے (ب) کے پاس پہلے ایک جائداد بعوض ۲۰ ہزار روپیہ رہن کی بعدہ بذریعہ رہننامہ ثانی کے اوسی جائداد اور دیگر جائداد کو دوسرے قرضہ (الف) مین رہن کیا (ب) نے رہننامہ کی رو سے دو رجسٹری بیعبات کی اور تعمیل اطلاعنامہ کرائی بعد اوسکے اور قبل انقضاے میعاد بیعبات کے جزو جائداد نیلام ہوئی اور (ج) نے (د) کے نام سے خرید کی ور بعد انقضاے سال مہلت کے نالش واسطے اثبات استقرار حق اپنے نام اور (د) کے نام سے دائر کی ان بعد (الف) نے ایک نالش واسطے دلاپانے زر نقد کے بربناء رہننامہ ثانی دائر کی تجویز ہوئی کہ چونکہ (ج) مالک جزو جائداد کا بوخذہ داری و متابعت کے دو رہننامجات کے ہی اسلیئے اوسکو استحقاق بیعبات حاصل نہین ہے اور (الف) بربابت کل قرضہ رہننامہ ثانی کے نالش دائر کرسکتا ہے۔

سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۴ یعنی ۱۵ جون ۱۸۷۹ع صفحہ ۴۷۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۱۲۸ و ۱۲۹ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۷۸ع۔ کالی پرشنو گھوس بنام کامنی سندری چودہرائن

نظایر متقدمات متعلق اطلاعنامہ بیعبات

ا۔ اگر راہن اندر میعاد اطلاعنامہ زر رہن حاضر لاوے اور اوسکو مرتہن لیلے تاہم تاریخ حاضر لانے سے وثیقہ بیع بالوفا معدوم ہوجائیگا۔ نظیر صدر دیوانی اگرہ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۸۵۵ع مسماۃ عاصمان بی بی بنام شیخ احمدی

۲۔ تعمیل اطلاعنامہ بیعبات ذات راہن پر خواہ مخواہ ضرور نہین ہے آدنیراتی تعمیل

او سکے ہو قبضہ جائداد وغیرہ پر کافی ہے ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۵ کتاب اردو نمبر ۱۲۰ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۸۵۶ء ۔ رام غریب چوبی بنام لچھمین با تلا ہے ۔

۳ ۔ نالش بیعات مین تحقیقات ہو پہونچنے اطلاعنامہ میعاد یکسالہ کے پاس راہن بحالت عذر کرنے او سکے ضرور ہے ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۴۹ کتاب اردو نمبر ۲۵۲ مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۶۱ء ۔ شیام لچھمن بنام ہٹی دونے ۔

۴ ۔ اجرای اشتہار بیعات او بذات راہن کے ضرور نہین ہے مگر یہ دریافت کر لینا چاہیے کہ راہن کو اطلاع اشتہار کی ہو گئی تھی ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۳۱ کتاب اردو نمبر ۵ مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۶۲ء ۔ ٹھاکر پرشاد بنام اسکن ۔

۵ ۔ بعد انقضای میعاد اطلاعنامہ بیعات کے بیع بالوفا دار قابض کو استحقاق لکست ما بمقابلہ راہن کے قطعی حاصل ہو جاتا ہی ہونا نالش نمبری کا مضر نہین اور مندرج رہنا نام کا بطور مرتہن تا بیع ہین الا اوس صورت مین کہ راہن زر رہن کا ادا ہو جانا قبل انقضای میعاد یکسالہ کے ثابت کر دے ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۳۲ کتاب اردو نمبر ۵۰۵ مورخہ ۱۸ جون ۱۸۶۲ء ۔ ٹھاکر پرشاد بنام لوکی سندن ۔

۶ ۔ اطلاعنامہ بیعات واسطے ادای زر رہن کے اگر تعمیل نہوا ہو تو بذریعہ ڈگری عدالت معاملہ بیع بالوفا بیع کامل قرار نہین پا سکتا ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۰۳ کتاب اردو نمبر ۶۶۹ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۶۳ء ۔ جانکی پرشاد بنام لچھمن پرشاد

۷ ۔ جلسہ کامل سے تجویز ہوئی کہ قائم مقام راہن پر خواہ وہ مشتری بذریعہ نیلام ہو یا مشتری خوش خرید کہ دونون بدرجہ مساوی ہین اجرای اطلاعنامہ بیعات ضرور ہے ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۶۳ کتاب اردو نمبر ۲۵

مورخہ ۲۳ فروری ۱۸۶۳ع - سرکشن بنام امول سنگھ -

۸ - جلسہ کامل سے تجویز ہوئی کہ میعاد یکسالہ تاریخ تحریر اطلاعنامہ بیعات سے باستثنای تاریخ مذکور شمار ہونا چاہئے اور آخر کے روز تعطیل ہو تو بروز افتتاح کچہری داخل ہونا زرہن کا جائز نہین ہے مگر راہن کو اختیار ثابت کرنی روپیہ ادا کے آخانگی کا حاصل ہے - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۵۲۸ کتاب اردو نمبر ۹۰۷ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۸۶۳ع - سنی رائے بنام مرلیدھر -

۹ - مقدمہ بیعات مین مدعا علیہ اپیلانٹ جو بذریعہ خریداری ازروے ڈگری راہن کا قائم مقام جائز ہے اور اوسکے نام کوئی اطلاعنامہ جاری نہین ہوا لہذا نالش ناقابل سماعت تجویز ہو کر ڈسمس ہوئی - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۷۰۹ کتاب اردو نمبر ۵۰۰ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۸۶۳ع - خواجہ بخش بنام منشی تاج سجاد

۱۰ - بیع بالوفا در قطع نظر انکار بیعات کے ثابت کرنا تعمیل اطلاعنامہ کا ازروے شہادت تعمیل کنندہ و گواہان کے لازم ہے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۴۱ کتاب اردو و صفحہ ۳۷ کتاب انگریزی نمبر ۹۵۷ مورخہ ۲۳ اگست ۱۸۶۶ع - سکھان بنام جیو رامن -

۱۱ - باتفاق رائے فیصلجات سابق کے تجویز ہوئی کہ سال معینہ بیع بالوفا اجراے اطلاعنامہ سے شروع ہوتا ہے نہ تعمیل اطلاعنامہ سے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۵۳۵ کتاب اردو و صفحہ ۱۰۳ کتاب انگریزی نمبر ۱۹۱ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۶۶ع - غازی الدین بنام بھجن دوشٹے -

۱۲ - بعد جاری ہونے اطلاعنامہ بیعات کے راہن پر اگر کوئی انتقال جائیداد

جائداد کا بطور خانگی یا کہ اجرائے ڈگری مین بذریعہ نیلام عمل مین آیا ہو اطلاعنامہ
مذکور کے جواز مین موثر نہین ہوسکتا اور نہ اوس سے مرتہن پر یہ بات
لازم آسکتی ہے کہ اطلاعنامہ جدید مشتری پر جاری کرائے اور اگر بنظر احتیاط
مزید اطلاعنامہ ثانی جاری ہوا بھی ہو تو سال مہلت اطلاعنامہ اول کی
تاریخ سے محسوب ہونا چاہیئے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۳۱ کتاب اردو
وصفحہ ۱۰۷ کتاب انگریزی نمبر ۱۳۸۰ مورخہ ۲۹ نومبر ۱۸۹۶ع - مولوی ضیا من علی بنام حسین علی

۳۱ - بیع موسومہ مدعی بعد شروع ہونے کارروائی بیعات اور پہونچنے اطلاعنامہ
کے عمل مین آئے تو مرتہنون کو ضرورت نہ تھی کہ ایک اور اطلاعنامہ جدید
موسومہ مدعی جاری کراوین - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۲۵ کتاب اردو
وصفحہ ۳۰۷ کتاب انگریزی نمبر ۱۰۲ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۹۶ع مہنت جے اگر
بنام راجہ کرشن کشور چند -

۴۱ - اطلاعنامہ بیعات کا اوپر نابالغ اور اوسکی مان کے جاری ہونا قانون
مین خاص حکم نہین ہے بنسبت اوس شخص کے جسپر اطلاعنامہ جاری ہو
جبکہ وہ شخص اوسوقت مستحق انفکاک رہن ہے نابالغ ہو چونکہ ثابت نہین ہوا
کہ کوئی ولی بموجب ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ع مقرر ہوا تھا لہذا اجرای اطلاعنامہ کا کافی
طور پر ہوا علاوہ اسکے خود مادر کو بھی جائداد مین استحقاق حاصل تھا -
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۹۹ کتاب اردو وصفحہ ۴۴ کتاب انگریزی
نمبر ۶۶ مورخہ ۲ دسمبر ۱۸۸۶ع - دیبی پرشاد بنام سبحان خان

۵۱ - اطلاعنامہ موسومہ راہن مطابق دفعہ ۸ قانون ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ع کی جاری نہین ہوا

بلکہ اس مضمون کا جاری ہوا کہ یہ اطلاعنامہ میعادی ایکسال تمہاری نالش ری
ہوتا ہے کہ جو کچھہ عذر تمکو پیش کرنا ہو عدالت مین اصالتاً یا وکالتاً پیش کرو
اوسمین یہ نہین لکھا گیا کہ اگر اصل اور سود یا قیمتی مرتہن ادا نکروگے تو رہن کی بیعات جائیگا
تجویز ہوئی کہ یہ کاروائی بیعات بیضابطہ ہے۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد
صفحہ ۱۳ کتاب اردو و صفحہ ۵۳ کتاب انگریزی نمبر ۴۶ مورخہ ۴ فروری
۱۸۷۱ع بھیکن خان بنام یحییٰ خان۔
۱۶۔ اطلاعنامہ بیعات پر مہر عدالت لیکن دستخط منصرم کے تھے یہ تعمیل کافی
اوس قانون کی نہین ہے جسمین یہ حکم ہے کہ اطلاعنامہ پر مہر اور دستخط باعتبار
عہدہ صاحب جج کے دیا جاوے۔ تجویز ہوئی کہ رہن ہنوز بیعات نہین ہوا۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۴۱ کتاب اردو و صفحہ ۱۰۷ کتاب انگریزی نمبر ۶۹
مورخہ ۱۳ جولائی ۱۸۷۱ع سیٹھہ ہر لال بنام مانک پال۔
۱۷۔ مدعیون نے واسطے ثبوت تعمیل اطلاعنامہ بیعات کے صرف نقل کیفیت ناظر
و نقل اظہار پٹواری و نقل اظہار گواہ و نقل روبکار بیعات جسمین خلاصہ اظہار گواہان
و کیفیت ناظر لکھی ہے پیش کی ہے وہ کافی نہین ہے صاحب جج اور ناظر کو
کچھہ علم ذاتی واقعات کا نہ تھا اور وجہ ثبوت مدعیان سے معلوم ہوتا ہے
کہ اطلاعنامہ بیعات کی تعمیل ذات اپیلانٹ پر نہین ہوئی وہ گھر مین نہ تھا
اوسکے دروازہ پر چسپان کردیا گیا اوس قانون مین یہ حکم نہین ہے کہ تعمیل
ذاتی نکے عوض کوئی اور طریقہ اختیار کیا جاوے۔ یہ تجویز بعض مضمون
مین بیشک ہوئی ہے کہ تعمیل ذاتی کی خواہ مخواہ ضرورت نہین مگر کسی اور

طریقہ تعمیل کے جائز قرار پانے کے لیئے ثابت کرنا چاہیئے۔
اہلکار تعمیل کنندہ کو یہ اختیار کرنا سہل تھا کہ جب مادہو سنگہ گھر واپس آجا
ٹھہر ا رہتا پس اگر یہ بات فرض کیجاے کہ اطلاعنامہ وسکے دروازہ پر لگایا
گیا تو کون کہہ سکتا ہے کہ اوسکے واپس آنے کے قبل وہ کاغذ وہان سے
دور نہین کر دیا گیا۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۶۰۷ کتاب اردو صفحہ
۲۲۵ کتاب انگریزی نمبر ۹۴ مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۴ع۔ مادہو سنگہ بنام مہتاب سنگہ
۱۸۔ تعمیل اطلاعنامہ بعیات کی معہ نقل درخواست بعیات لازمی ہے
عدم ثبوت اوسکا مضر نالش مدعی ہے۔
سلسلہ کلکتہ جلد ۲ حصہ ۵ یعنی ماہ اگست ۱۸۸۶ع صفحہ ۳۰ کتاب اردو صفحہ ۱۳۱
کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۸۸۶ع۔ بنک آف ہندوستان
چین وجاپان بنام سروشیلا دیبی۔
۱۹۔ بعد تحریر رہننامہ بیع بالوفا کے اگر اراضی مرہونہ بار ثانی رہن کیجاے
تو مرتھن ثانی قائم مقام راہن کا ہے اوسپر اطلاعنامہ بعیات بھیجنا ضروری ہے
اگر اطلاعنامہ جاری نہوا ہو تو باوجود بعیات ہونے کے مرتھن ثانی بیدخل
نہین ہوسکتا۔ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۳ یعنی ماہ مارچ ۱۸۸۱ع صفحہ ۹۹ کتاب
انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۸۸۰ع۔ درگج سنگہ بنام دیبی سنگہ
۲۰۔ پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ حسب شرط دفعہ ۸ قانون ۱۷ ۱۸۰۶ع
کے نقل درخواست راہن کے پاس معہ اطلاعنامہ کے اس مضمون سے بھیجی جاے
کہ سال بھر کے اندر تاریخ اطلاعنامہ سے مطالبہ ادا کرکے جائداد مکفول رہن کرالینا چاہیے

اور میعاد یکسالہ کا شمار تاریخ تعمیل اطلاعنامہ سے ہوگا اور مقدمہ دخلیابی مین مرتہن پر لازم ہے کہ وہ تعمیل اطلاعنامہ بیعیات کو شہادت گواہان سے ثابت کراوے صرف کیفیت ناظر محکمہ صاحب جج ظہری اطلاعنامہ بیعیات کافی نہین ہے اور تعمیل اطلاعنامہ کی اون کل مالکان جائداد مرہونہ پر ہونا چاہیئے جو کسی جز و جائداد کے مالک ہون۔ سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۱ یعنی ماہ اگست ۱۸۷۸ع صفحہ ۳۹۷ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۲۱ و ۲۲ نومبر ۱۸۷۷ع نظیر پریوی کونسل۔ نوزندا نرائن سنگھ بنام دوارکالال مندر۔

نظائر مقدمات متعلق جمع ہونے زربیعیات

۱۔ راہن کو چاہیئے کہ کل روپیہ داخل کرے اگر کچھ کمی ہو تو مرتہن مستحق دخلیابی از روے بیعیات کے ہے ڈگری شرطیہ انفکاک رہن نہین ہوسکتی۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۰۲۱ کتاب اردو نمبر ۱۷ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۸۶۳ع حاجی خلاور علے بنام مسماۃ سید النسا۔

۲۔ جب زر رہن بین المیعاد محکمہ ججی مین داخل نہوا تو جمع ہونا روپیہ کا محکمہ منصفی مین کافی نہ ٹھہرا اور بیع کامل ہو کر ڈگری دخلیابی مرتہن کو حاصل ہوئی۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۷۳ کتاب اردو نمبر ۸۲۴ مورخہ ۱۵ فروری ۱۸۶۳ع۔ انگنون بنام امیر علے۔

۳۔ اگر راہن اندر میعاد مہلت یکسالہ کل زر واجب الادا ادا کرے اور اس صورت مین جب کہ مرتہن کو قبضہ نہ دیا گیا ہو مسودجمع خواہ مرتہن کے پیش نکرے

تو رہن بیعبات ہو جائیگا۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۵۰۴ کتاب اردو نمبر ۳۳ مورخہ ۹ اپریل ۱۸۶۶ع۔ جوگا سنگہ بنام بوپ سنگہ۔

۴۔ عدالت مین جمع کرنا زر اصل و سود المضاعف کا کافی تھا کیونکہ ازروے دفعہ اوس قانون کے جو اس مقدمہ سے متعلق ہے المضاعف سے زیادہ نہ لے سکتا تھا اسلیئے ایسے مقدمہ مین ضرور نتھا کہ زر سود بابت سال مہلت جمع کیا جاتا۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۴۴۶ کتاب اردو صفحہ ۱۹۱ کتاب انگریزی نمبر ۷۴۴ مورخہ ۸ دسمبر ۱۸۶۷ع شیو برت بنام ہار ملے ٹھاکر

نظیر مقدمات بیعبات بوجہ عدم ادای سود سال مہلت

۱۔ جلسہ کامل سے تجویز ہوئی کہ گو روسقدر اصل و سود جو درخواست تنفرقہ بیعبات مین مندرج تھا داخل ہوگیا مگر سود بابت سال مہلت کے داخل نہوا تو نہ ادا ہونا سود آخر الذکر کا واسطے بیعبات کے کافی ہے نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۸۴ کتاب اردو نمبر ۵ مورخہ ۱۷ فروری ۱۸۶۴ع۔ جلسہ کامل۔ کنھی پرشاد بنام ملدیو سامی۔

نظائر مقدمات صلحنامہ بیعبات

۱۔ اول نالش بذریعہ بیعنامہ قطعی دائر ہوکر اوسمین صلحنامہ ہوگیا کہ اگر میعاد معین مین روپیہ ادا کیا جاے تو بیعنامہ و ڈگری منسوخ ہوجاے تجویز ہوئی کہ بباعث صلحنامہ بوجہ عدم ادای زر تکمیل بیعبات نہین ہوسکتی

پیہ ڈگری شرطیہ تصور ہوگی۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۶۶ سو کتاب اردو نمبر ۸۵۶ مورخہ ۱۹ مئی ۱۸۶۴ع۔ جگرناتھ بنام جامون سنگہ وغیرہ

۲- فریقین معاملہ رہن مین جو صلحنامہ بعد نالش بیع کامل کے ایک نالش متدائرہ راہن مین جسمین اوسکو تحریر دستاویز سے انکار تھا اس مضمون سے ہوگیا کہ اگر زرمذکور جیٹھ ۱۲۷۵ع فصلی مین ادا نکرے تو کل حقیت مندرجہ بیع بالوفا بیعبات ہوجاوے ضرورت گذرانے درخواست کی صیغہ بیعبات مین نہوگی۔ تجویز ہوئی کہ صلحنامہ کو بہ نسبت معاملہ رشتہ بیع بالوفا کے نہین ہے کہ پھر کاروائی بیعبات عمل مین آوے نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۴۹ کتاب اردو و صفحہ ۳۳ کتاب انگریزی نمبر ۱ مورخہ ۱۲ فروری ۱۸۶۹ع۔ لال مہر آ بنام گنپت رائے۔

۳- وارثان راہن نے بذریعہ سوال کے داخلخارج نام مالکانہ مرتہن بیع بالوفا ادا کرادیا تو اوسکو ضرورت تعمیل بیعبات نہین ہے۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۱۹ کتاب اردو و صفحہ ۲۹ کتاب انگریزی نمبر ۱۳ مورخہ ۳ فروری ۱۸۶۸ع۔ رگھناتھ داس بنام رام گوپال۔

نظیر مقدمات بیعبات بعوض تمسک مشروط الرہن

ا- نالش مالک کامل ادا زر رہننامہ بیع بالوفا و تمسک مشروط الرہن مین راہن نے صرف رہننامہ کا روپیہ جمع کیا صد رزر تمسک بھی زررہن متصور ہوکر حکم بیعبات صادر ہوا اور دعوی دخلیابی ڈگری ہوا۔

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۹۸ کتاب اردو نمبر ۵۵ مورخہ ۱۰ اردو نمبر ۶ لچھمین نرائن بنام مسماۃ جگراج کنوری۔

نظیر مقدمات بیعیات نہ ہونا بوجہ وعدہ خلافی سود کے

۱۔ آئین ۱۰ سنہ ۱۸۰۶ع رہن بیع بالوفا سے متعلق ہے اور بموجب منشا آئین مذکور مرتہن درخواست بیعیات کی اسوقت تک نہیں کر سکتا جب تک کہ میعاد مقررہ زر اصل گذر نہ جاوے بیعیات بوجہ وعدہ خلافی سود کے قبل المیعاد مقررہ نہیں ہو سکتا۔ نظیر نمبر ۲ ستری بالا دیبی بنام نندلال صفحہ ۳۵ کتاب انگریزی ویکلی اندین لا رپورٹ مرتبہ بی صدلین صاحب یعنی خلاصہ نظائر ویکلی رپورٹر بحث انٹرسٹ یعنی سود۔

نظائر متعلق نالش زر رہن منجانب مرتہن بیع بالوفا دار

۱۔ بیع بالوفا دار کو اختیار نہیں ہے کہ زر رہن کا دعوی کرے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۱ مورخہ ۷ اگست ۱۸۴۳ع سوامی نندی بہادر سنگہ بنام گوسائیں پھول گر۔

۲۔ جائداد مرہونہ بیع بالوفا اجرائے ڈگری میں اگر نیلام ہو جاوے تو مرتہن کو بجز کرانے تکملہ بیعیات کے اختیار دعوی زر رہن نہیں ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۱۷۰ مورخہ ۱۹ جون ۱۸۴۹ع رلسیراج بنام اجہر تیواری۔

۳۔ مرتہن بعد حصول روبکار بیعیات بموجب نظیر پریوی کونسل بحالت

بد عہدی دعوی بازیافت زر رہن کر سکتا ہے۔ نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۹۹۳ کتاب اردو نمبر ۹۷۳ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۸۶۴ع۔ لالہ ماتادین بنام حکم سنگھ

۴۔ جب مرتہن بیع بالوفادار بہ ترک دعوی بیعات واسطے قرضہ کے نالش کرے تو وہ محض قرضخواہ متصور ہے جائیداد مرہونہ سے خود انہیں ہوتی نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۱ کتاب اردو نمبر ۱۳۳ مورخہ ۳ جنوری ۱۸۶۲ع گنیش سنگھ بنام مرزا عبد الصمد بیگ۔

۵۔ اگر متعاقدین بیع بالوفا برضامندی یا مرتہن بغیر وجہ کافی بیعات کو چھوڑ کر روپیہ کا دعوی کرے تو کفالت جائداد سے دست بردار سمجھا جائیگا اور اوسکی ڈگری کسی اور ڈگری پر ترجیح نرکھیگی۔ نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۵۵۶ کتاب اردو نمبر ۴۳۸ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۸۶۲ع بھگوانداس بنام گوبند داس

۶۔ اگر بیع بالوفادار نصف موضع رہن شدہ سے بوجہ سازش راہن اور شخص ثالث جسکے ہاتھ راہن نے حصہ بیع کیا ہو بیدخل ہوا تو اوسکو اختیار ہے کہ بمقابلہ ثانی کے قبضہ سے دست بردار ہو کر نالش واسطے ادائی زر رہن کے دائر کرے اور ایسی صورت میں استحقاق بیع بالوفادار کا جائداد رہن شدہ پر ترجیح رکھتا ہے۔ نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۳۷۰ کتاب اردو نمبر ۵۰۲ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۶۲ع چنی لال بنام گنیش۔

۷۔ مرتہن بیع بالوفادار قابض شے مرہونہ باتفاق وسازش راہن ومشتری ثانی شے مرہونہ کے بذریعہ بیع سازشی کے بیدخل ہوا تو یہ وجہ کافی نالش زر رہن کی ہے۔ نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۴۶۳ کتاب اردو ۹۹

نمبر ۳۳ ۹۲ مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۶۲ء۔ بسیری بال راے بنام شیو داس راے

۸۔ بسبب عدم ادائے کرایہ کے عہد شکنی راہن متصور ہے پس دعویٰ رہن جاری ہے

نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۰۵ کتاب ۲ رو نمبر ۵۱۷ مورخہ ۳ جون ۱۸۶۰ء گوکل پرشاد بنام مسماۃ رلقن۔

۹۔ خریدار نے جائداد مبیعات سے بچانے کے واسطے کل زر رہن اپنے پاس سے ادا کر دیا۔ تجویز ہوئی کہ بعد منہائی حصہ خرید کردہ اپنے کے نالش زر رہن بقدر حصہ رسدی حملہ شرکا کرے علیحدہ علیحدہ ہو سکتی ہے دیکھو سلسلہ الٰہ آباد جلد ۳ حصہ ۱ یعنی ماہ جنوری ۱۸۶۸ء صفحہ ۳ ۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۶۷ء ہیرا چند بنام ابدال۔

نظائر مقدمات انفکاک رہن بیع بالوفا

۱۔ معاملہ بیع بالوفا میں یہ شرط ہو کہ اخراجات خوش دو دی مرتہن بھی میعاد معینہ میں دیا جائیگا اور بعد انقضای میعاد مرتہن مستغیث مبیعات ہو اوس صورت میں اگر راہن صرف زر رہن ادا کرے تو انفکاک جائیداد نہ ہوگا نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲۴ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۸۵۳ء۔ بدھی نرائن بنام شیو دھر

۲۔ نفاذ قانون ۱۷ ۱۸۰۶ء کا شروع ۱۲۱۴ فصلی یعنی ۲۸ ستمبر ۱۸۰۶ء سے ہوا اور اس مقدمہ میں جائداد متنازعہ ایک ورس پہلے نفاذ قانون سے بذریعہ کامل ہو جانے بیع شرط کے مرہونہ نہ رہی تھی لہٰذا دعویٰ انفکاک رہن مسترد ہوا۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۷ کتاب ۱ رو نمبر ۹ مورخہ ۵ فروری ۱۸۴۴ء۔ دیوکی نندن ہی بنام مسماۃ سبیا بی

نظیر متعلق نالش بیعبات جز جائداد مرہونہ

۱ - کل زر رہن مرتھنان اور قائم مقامان مابعد مرتھنان کو بلا استقرار وجہ ادا ہوا تھا ایک مرتھن کے قائم مقام نے جو مستحق صرف نصف حصہ زر رہن کا تھا بابت نصف زر رہن نصف حصہ مذکور کے بیعبات کرا کے نالش دخلیابی دائر کی -

تجویز ہوئی کہ بیعبات ناجائز تھا اور نالش قابل رجوع نہ تھی سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ہشتم یعنی ماہ مارچ ۱۸۸۰ع صفحہ ۲۹۷ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۲۴ اگست ۱۸۷۹ع کشن دیال بنام منی رام

نظیر متعلق نالش حصہ سد مرتہن بیعبات

۱ - خریدار نے جائداد کو بیعبات سے بچانے کے واسطے کل زر رہن اپنی جیب سے ادا کر دیا پھر اوسنے جملہ دیگر مرتھنان پر نالش دائر کرے -

تجویز ہوئی کہ بعد منہائی حصہ خریدکردہ نیلام کے بقدر حصہ رسدی جملہ شرکا پر علیحدہ علیحدہ نالش ہونا چاہیئے ایک نالش کل شرکا پر نہ ہونا چاہیئے -

سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ اول یعنی ماہ جنوری ۱۸۸۱ع صفحہ ۵۵۴ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۸۰ عیسوی - ہیرا چند بنام ابدال -

قسم ششم کٹ قبالہ

جسکو بیع شرطی یا بیع مشروط کہتے ہین

تعریف کٹ قبالہ

کٹ قبالہ کی اصلیت یہ ہے کہ کٹ ہندی مین قطع کرنے کو کہتے ہین
اور قبالہ سے مراد بیعنامہ ہے یعنی بیعنامہ بذریعہ اقرارنامہ کے قطع کیا جاتا ہے
اوسکی صورت یہ ہے کہ زید عمرو کے نام کسی جائداد غیر منقولہ کا بیعنامہ قطعی
لکھدے اور عمرو سے ایک اقرارنامہ اپنے حق مین اس مضمون سے لکھا لے
کہ اگر کسیقدر مدت معین مین اسقدر زرثمن مشتری کو ادا کیا جاوے تو
مشتری جائداد کو واپس کردیگا کٹ قبالہ اور رہن بیع بالوفا مین کچھہ
فرق نہین ہے دونون صورتون مین تاریخ انقضاے میعاد رہننامہ
یا تاریخ انقضاے واپسی جائداد سے دعوی فک رہن میعاد قانونی کے اندر
کہ جو بالفعل عام صورتون مین ساٹھہ برس ہی ہو سکتا ہے سوائے اوس صورت
کے کہ مرتہن بیع بالوفادار یا مشتری کٹ قبالہ بعد انقضاے میعاد معینہ
اندر قانون درخواست دیکر بیعیات کرالے بغیر کرانے بیعیات کے مشتری
کٹ قبالہ بھی بعد انقضاے میعاد مالک متصور نہین ہو سکتا اوسکی
حیثیت صرف مرتہن بیع بالوفادار کے مطابق ہے اور کٹ قبالہ بھی

سے جو اسے جائداد غیر منقولہ کے جائداد منقولہ یا دیگر شے سے متعلق نہین ہے
اور مرتہن بیع بالوفا دار یا مشتری کٹ قبالہ بعد انقضای مدت معینہ
کے بلا کارروائی بیعیات کسی حالت مین مالک کامل یا مالک قطعی نہین
ہوسکتا باوجودیکہ دستاویزات مین یہ شرط بھی مندرج ہو کہ کارروائی
بیعیات کی ضرورت نہ ہوگی ۔

نظائر مقدمات کٹ قبالہ

۱- مدعی نے بیعنامہ کو بذریعہ اقرارنامہ بیع بالوفا قرار دیکر صیغہ متفرقہ سے
درخواست انفکاک رہن کی مگر بسبب انکار مدعاعلیہ کے اقرارنامہ سے
مقدمہ خارج ہوا اور اوس تاریخ سے زائد بارہ برس گذر گیا تو اب نالش
فکرہن مین حد سماعت عارض ہے ۔ نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۴۷
کتاب اردو نمبر ۲۹ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۵۶ع ۔ رامدیال بنام جواہر رام

۲- گو مشتری بیع میعادی کو اختیار انفکاک رہن سابقہ دیا گیا ہو مگر وہ
بالوفا انفکاک نہین کرا سکتا ۔ نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۳۰ کتاب اردو
نمبر ۱۳ مورخہ ۳ فروری ۱۸۶۲ع ۔ پرمسکھ بنام بلدیو ۔

۳- جب تک اقرارنامہ مین کہ جو مشتری کی جانب سے اس مضمون کا لکھا گیا
کہ اگر بائعان اندر چھہ سال زرثمن ادا کرینگے حقیت واپس کر دیگا
کیفیت ظہر کی ایسی اقرارنامہ باعث عدم ادا سے زرثمن کے مندرج
نہین ہے تو موجود ہونا اوسکا پاس مشتری کے کہ کسی سبب سے آگیا ہو

وہ بیعنامہ بیع بالوفا تصور
واسطے ناجوازی اوسکے کافی نہین ہے لہذا وہ بیعنامہ بیع بالوفا تصور
ہوکر بروئے دستاویز مقدمہ استحقاق انفکاک رہن کا قرار پایا۔ نظیر صدر دیوانی
آگرہ صفحہ ۲۴۰۵ نمبر ۹۰ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۸۶۴ع۔ ہیری پرتاب سنگھ بنام شیو غلام وغیرہ

۴۔ اقرارنامہ سے ظاہر ہے کہ معاملہ خریداری مطلق مبدل بہ رہن بیع بالوفا ہو
لہذا دعوے مدعی جو واسطے تحریر تکمیل دستاویز بیعنامہ ہے قابل ڈسمس ہے
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۴۲ کتاب اردو و صفحہ ۱۲۹ کتاب انگریزی
نمبر ۹۰ مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۶۷ع۔ نواب غلام رسول بنام مسماۃ بجو

۵۔ اقرارنامہ بمنزلہ بیع بالوفا ہے جسکا یہ مضمون ہے کہ فلان تاریخ کو
اصل و سود ادا کرینگے اوس تاریخ کو ادا نکرین تو ہماری جائداد بعوض
اصل و سود یا قطعی کے تمہاری ہوجائیگی۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ
۲۹۲ کتاب اردو و صفحہ ۱۴۰ کتاب انگریزی نمبر ۱۳۴۲ مورخہ ۲۴ مارچ
۱۸۶۹ع کھوسی لال بنام گیندلال۔

۶۔ حیثیت مدعا علیہم بطور مشتریان کے ہے اور عرصہ دراز سے قبضہ
اونکا بلا تعرض جائداد پر چلا آتا ہے اگر اونہون نے نیک نیتی کے ساتھ
بعوض معاوضہ کثیر المقدار کے جائداد خریدی کی ہے تو اونکے استحقاق بذریعہ
اور قبضہ دیرینہ مین خلل عاید ہونا چاہیئے الا بربناے ثبوت سخت کے
اور مدعیان سے نہ صرف ثبوت طلب کیا جاے بلکہ وجہ معقول واسطے
نہ بیان کرنے اپنے دعوے کے عرصہ دراز تک پہنچی جاے اور نظر وجہ
ثبوت کے ہم صدر الصدور کی راے سے اتفاق کرتے ہین کہ در حقیقت

وہ رہن بیع بالوفا تھا —

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۰۵ کتاب اردو صفحہ ۳۰۵ کتاب انگریزی نمبر ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۶۶ع — رای آسا پال سنگھ بنام شیودین سنگھ

۷ — رہن منظورہ کے وقت سے ساٹھ سال منقضی نہین ہونے اور مجرد بیان استحقاق مخالفانہ سے مرتہن قابض اوس میعاد کو ختم نہین کرسکتا جو راہن کو قانوناً حاصل ہے — ثبوت تحریر اقرارنامہ جو پیش ہوا ہے وہ صرف اوسکی ایک نقل النقل مظہرہ ہے مگر اس نقل کی نسبت یہ بات ثابت نہین ہوئی کہ مقابلہ اوسکا اصل دستاویز کے ساتھ ہوا تھا اسلیئے شہادت درجہ دوم مین منظور نہین ہوسکتی اور یہ نالش جو اوس نقل النقل پر مبنی ہے خواہ مخواہ ساقط ہونی چاہیئے —

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۵۱ کتاب اردو نمبر ۹۰۵ مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۷۳ع اجلاس کامل — شیوپال بنام خادم حسین —

قسم ہفتم ٹھیکہ زرپیشگی

جو مثل رہن بھوگ بندھک یا پٹ بندھک کے متصور ہے

تعریف ٹھیکہ زرپیشگی

جو ٹھیکہ کہ زرپیشگی دیکر بابت جائداد کے لیا جاوے وہ مثل رہن بھوگ بندھک ہے

یا پٹ بندہک کے متصور ہوتا ہے جیسی صورتین کہ شرائط دستاویز ٹھیکہ مذکورسے ظاہر ہوتی ہون —

نظایر متعلق مقدمات ٹھیکہ زرپیشگی و پٹہ قبولیت و مستاجری و تنسیخ ٹھیکہ وغیرہ

۱ — پٹہ زرپیشگی مثل دستاویز رہن ہے تصفیہ سود و واصلات مطابق قانون ۳۴ سنہ ۱۸۰۳ع چاہیئے — نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰ کتاب ردو نمبر ۵۸۵ مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۸۶۳ع — پرکاس سنگہ بنام حاجی محمد امام بخش —

۲ — اگر راہن ٹھیکہ دار کو کہ جو منجانب مرتہن ہو جائداد مرہونہ سے بیدخل کرکے خود دخل کرے اور وصول تحصیل کرے تو مرتہن مستحق ہے کہ زر وصولی راہن سے بذریعہ نالش دلاپاوے اوس صورت مین کہ ٹھیکہ دار نے برداشت کر اپنی لگان مندعویہ سے بحق مرتہن ظاہر کرے اور فک الرہن اوس مراجب التنقیح ہو — نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۴۷ کتاب ارد و نمبر ۳۹ مورخہ ۴ جون سنہ ۱۸۶۰ع مداری لال بنام ہمت سنگہ —

۳ — وصول ہونا یا نہونا کل قرضہ کا مع سود اوسکے مابین میعاد پٹہ جات بہ نظر مستاجرون کی قرار پایا تھا تو ایسی پٹہ جات مانند رہن متصور نہین ہو سکتی — نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۶ کتاب ارد و نمبر ۲۵۵ مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۸۶۰ع منصور خان بنام قادر داد خان —

۴ — راہن اگر ٹھیکہ دار جائداد مرہونہ کا ہو تو جو کچھہ زر دے پٹہ مرتہن کو ادا کرنا ہو

اوس سے سوا مجرا نہین پاسکتا - نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۹۱۸ کتاب اردو نمبر ۹۹۰ مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۶۵ع - چوہار جہ دیال بنام محمد علیخان -

۵ - ٹھیکہ زرپیشگی جسمین شرط قایم رہنے دخل ٹھیکہ دار کی بعد انقضای میعاد ٹھیکہ باعث عدم ادا ے جزو زرپیشگی یا اور کسی اتفاق کے درج ہو اوسمین رہن مجرائی نہین ہے - نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۱۰۳۱ کتاب اردو نمبر ۲۴۲۰ مورخہ ۷ جون ۱۸۶۴ع - مسماۃ حسینی بی بی بنام ملک غلام عباس

۶ - جب راہنان بسبب نہ ادا کرسکنے جمع سرکار مرتہنان کے متاجر ہوے تو دیگر پٹہ داران اور اونمین کچھہ فرق نہین ہے اور جب تک کہ کل کبھی سود کی ادا نہو لیوے تب تک اصل مین کچھہ وہیہ جمع ہونا نہ چاہیئے - نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۲۴ کتاب اردو نمبر ۲۳۸ مورخہ ۲ فروری ۱۸۵۹ع - جمنا پرشاد بنام بابو ہرگوبند -

۷ - پٹہ زرپیشگی بہمہ وجوہ رہن محض ہے اگر فریقین ارادہ اپنا بشرط خاص کے احکام قانون سے تجاوز کرنیکا ظاہر کرین تو وہ ایسا کرسکتے ہین نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۸۱ کتاب اردو وصفحہ ۱۲۳ کتاب انگریزی نمبر ۲۱۰۷ مورخہ ۳۰ جنوری ۱۸۶۷ع - نندلال سنگہ بنام بالک وہیریا

۸ - مدعا علیہ نے اپنا ٹھیکہ دار استمراری ہونا نسبت موضعات کے بیان کیا مدعی نے نالش اس بابت کے ثابت کرانے کی اور کی کہ مدعا علیہ ٹھیکہ دار استمراری نہین ہے کیسہ کی اشامپ پر جائز قرار پائیے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳ ۱۱ کتاب اردو نمبر ۷۲ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۶۸ع - میر سید محمد بنام سماۃ کنیز فاطمہ -

۹- حیثیت رہانڈ نامہ یہ ہے کہ بہ تعمیل ایک قرارداد کے قبضہ دہات خاندان کا
اس شرط پر ملا ہے کہ تا مبرد ہ کسیقدر وظیفہ نقدی مقررہ خاندان اشخاص
دیگر کو ادا کرے تو وہ نسبت حصص اپنے شرکاء کے مانند ٹھیکہ دار کے ہے
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۹۴ کتاب اردو نمبر ۱۰۴۳ مورخہ ۱۸ فروری ۱۸۷۴ء
امر سنگہ بنام متعلم پٹھان -
۱۰- مشتری کا قبضہ تاریخ ڈگری سے جو بربنا بیعنامہ صادر ہوئی تھی کافی
تصور کرنا چاہیئے باوجودیکہ زمینداری پر قبضہ متاجر کا بوساطہ گورنمنٹ کے
بعد ڈگری رہا ہو - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۱ کتاب اردو نمبر ۱۹۱
مورخہ ۳ مارچ ۱۸۷۴ء - دہوندے بنام رام لال -
۱۱- رہننامہ میں شرط عدم انتقال جائداد مندرج تھی انتقال مذکور ٹھیکہ پر آیا
تجویز ہوئی کہ ایسا انتقال کالعدم نہیں ہے لیکن جہانتک کہ مرتہن کے
حقوق کے مضر ہو قابل منسوخی ہے مگر پابندی ایسے انتقال کی خرید نیلام
بہ بلامنظوری اوسکے لازم نہیں ہے -
سلسلہ الہ آباد جلد ۵ یعنی ماہ مئی ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۲۶ کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ
مورخہ ۵ اردسمبر ۱۸۸۲ء سپچی لال بنام ٹھاکر داس -
۱۲- زید نے اپنی کل جائداد جودہ برس کے لیے مدعی کو ٹھیکہ پر دیکر اختیار حصہ
لگان دیا اوسکے بعد زید نے اوس جائداد کے ایک جزو کا ٹھیکہ بحق عمرو لکھا اور
اوسمیں یہ شرط لکھی کہ عمرو کے لگان مین تا قائم رہنے ٹھیکہ مدعی کی تغیر و تبدل نہوگا
مدعی نے نالش استقرار حق بہ منسوخی ٹھیکہ عمرو دائر کی زید پر اسکی جائز قرار پائی

سلسلہ کلکتہ جلد ۲ حصہ ۱۲ یعنی ماہ دسمبر ۱۸۷۷ع صفحہ ۵۹۶ سر کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ
مورخہ ۳ جولائی ۱۸۷۷ع ۔ رام ندہی کند ر بنام راجہ رگہناتھ نرائن ۔

۱۳ ۔ قبولیت مین منجملہ دیگر شرائط کے ایک شرط قابل پابندی مابین زمیندار
و گورنمنٹ یہ بہی تہی کہ تعمیر کرنا بجری و کہودنا کہال اور تعمیر کرنے کنؤون کا نسبت
اراضی شور زدہ سرکار کے ہے ۔ تجویز ہوئی کہ یہ مقدمہ اوس قسم کا نہین ہے
جسمین عدالت اجرا جوابدہی خاص کی ڈگری دیسکے ۔

سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۹ یعنی ماہ اگست ۱۸۷۸ع صفحہ ۳۰۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ
نمبر ۱۰۰ مورخہ ۷ جنوری ۱۸۷۸ع ۔ چندر سیکہر مکرجی بنام کلکٹر مدنا پور ۔

۱۴ ۔ نالش نہری واسطے نفاذ پٹہ کے قابل بحالی کے ہے ۔

سلسلہ مدراس جلد ۴ حصہ ۲ ماہ دسمبر ۱۸۸۱ع صفحہ ۹۹ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ
مورخہ ۹ جنوری ۱۸۸۱ع نمبر ۹۰۴ ۔ کریم بنام مخدوم قادر ۔

۱۵ ۔ جب کہ مدعی کچہہ زرپیشگی کی بابت کوئی جائداد واسطے کسی میعاد مقررہ کے
کسی لگان معین پر بمعاوضہ زرپیشگی وصول شدہ کے ٹہیکہ پر دے اور مدعا علیہ
لگان واجب الادا دینے سے باز رہے اور ادا نکرے تو تجویز ہوئی کہ مدعی
مستحق مجرا دینے اوس قدر روپیہ کا جو پیشگی پایا ہو ہے گو وہ میعاد جو زرپیشگی ٹہیکہ کی
ہو گذر نہ گئی ہو ۔ سلسلہ کلکتہ جلد ۵ حصہ ۶ یعنی ماہ جون ۱۸۷۹ع صفحہ ۳۳۳
کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۷۹ع ۔ نمبر ۲۷۰ ۔ نرسنگہ نراین سنگہ بنام بکہنی [?] سنگہ

۱۶ ۔ شرط متعلق لضب [?] کرنے درختان اور کہودنے کنؤون کے صرف ایک
ممانعت ہے وہ شرط شرط نہین ہے جسکی عہد شکنی کی وجہ سے ٹہیکہ نامہ باطل متصور [?] ہوسکے

اور نہ اس سبب سے ٹھیکہ نامہ باطل ہو سکتا ہے کہ زر لگان بجاے مدعی کے صاحب کلکٹر کو ادا کیا گیا اور نہ اس وجہ سے ٹھیکہ نامہ منسوخ ہو سکتا ہے کہ قسط لگان کی تاریخ واجب الادا پر ادا نہیں ہوئین کیونکہ ٹھیکہ نامہ سے مراد ٹھیکہ نامہ استمراری پایا جاتا ہے سلسلہ آلہ آباد جلد ۲ حصہ ۵ صفحہ ۳۳۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۸۷۹ع نمبر ۱۰۲۹ - ابلا کہہ اے بنام سلیم خان -

قسم ہشتم رہن متفرقات

کہ جسمین ہر قسم اور ہر شئے کا رہن و قواعد و اصول متعلقہ رہن داخل ہین

نظیر متعلق رہن منجانب راہن غیر قابض

۱ - وہ معاملہ رہن جو منجانب مالک جائداد وقت بیدخلی اوسکے انعقاد پایا تھا ناجائز نہین ہے گو نامبردہ اوسوقت قابض نہ تھا مگر ازان بعد ازروے ڈگری عدالت قبضہ حاصل کیا - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۰۷ کتاب بارہ نمبر ۱۳۱ مورخہ ۲۳ فروری ۱۸۶۳ع جیکیشن لال بنام گنیش رام

نظایر متعلق رہن حق حین حیاتی

۱ - بموجب فیصلہ ثالثی یہ قرار پایا تھا کہ بیگم جان کو صرف حق حین حیاتی جائداد مین ہے اور اوسکے انتقال کا اختیار اوسکو حاصل نہین ہے -

تجویز ہوئی کہ رہن جائداد مذکور زائد از زمانہ استحقاق اوسکے ناجائز ہے نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۴۷ کتاب اردو نمبر ۹ مورخہ ۴ اگست ۱۸۶۵ع محمد رضا بیگ بنام بولاقید اس۔

۲۔ اگر شئے منقولہ واسطے نان و نفقہ کسیکو تاحین حیات دیجاوے تو اوسے اختیار انتقال حاصل نہین ہے اگر رہن کرے تو استحقاق دخل مرتہن تاحیات اوسکی ہے نہ بعد فوت اوسکی۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۱۱ کتاب اردو نمبر ۱۲ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۸۶۵ع۔ جدوناتھ بنام ہردیال۔

۳۔ بیوہ نے جائداد کو بعوض ایسے قرضہ کے جو از روے شاستر جائز نہ ہو مکفول کیا ہو تو وہ جائداد بایفاء ایسے قرضہ کے نیلام نہین ہوسکتی کیونکہ حق مسماۃ محدود ہے۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳ کتاب اردو نمبر ۵۳ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۸۶۸ع۔ بولاقی سنگھ بنام جگتیش داس۔

نظایر متعلق معاملات رہن نسبت نابالغان

۱۔ رہننامہ ایام نابالغی مین مادر نابالغ کی طرف سے تحریر ہوا تھا بعد بلوغ کے نابالغ صرف اپنے نام سے نالش فک رہن کرسکتا ہے۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۵۳ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۵۴ع بھیرون سنگھ بنام ناہون سنگھ

۲۔ جو جائداد ولی نے بہ حیثیت ولی رہن کی تھی تاوقتیکہ یہ ثابت نہو کہ وہ بہ نیت فاسد کاربند ہوا مضرت اوسکو نہین پہونچ سکتی اور کفالت ساقط نہین ہوسکتی نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۱۷ کتاب اردو نمبر ۹۲ مورخہ ۱۲ جون ۱۸۶۵ع

رام جیاون سنگھ بنام گھنسیا۔

۳۔ کوئی امر نسبت نابالغیت تنقیح طلب نہ تھا لیکن عدالت مرافعہ اولیٰ نے یہ تجویز کی کہ منجملہ بھائیون کے ایک شخص نابالغ تھا اور عدالت اپیل نے اس تجویز کا لحاظ نہین کیا۔ ہماری دانست مین مرتھنان مستحق اوس ڈگری کے رہن جو اونھون نے قبضہ کی بابت حاصل ہے اگر وہ شخص جو اب بالغ بیان ہوا ہے اپنے عذر نابالغی سے آیندہ کو مستفید ہوا چاہے تو کوئی امر مانع اوسکا نہو گا۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۴ کتاب اردو صفحہ ۳۴ کتاب انگریزی نمبر ۱۳۱۴ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۸۷۶ع سیتل بنام بلدیو۔

۴۔ اطلاعنامہ بیعات کا اوپر نابالغ اور اوسکی ماں کے جاری ہو قانون مین خاص حکم نسبت نابالغ نہین ہے چونکہ ثابت نہین ہوا کہ کوئی ولی بموجب ایکٹ ۱۸۵۸ع مقرر ہوا تھا لہذا ہمکو یہ تصور کرنا لازم ہے کہ اجراے اطلاعنامہ کا کافی طور پر ہوا علاوہ برین یہ بھی لکھنا چاہئے کہ خود مادر کو بیع جائداد مین استحقاق حاصل تھا۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۹۹ کتاب ... وصفحہ ۴۴ کتاب انگریزی نمبر ۹۶ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۸۷۶ع دیبی شاہ بنام غلام ...

۵۔ جو معاملہ بیع نسبت مدعی کے حصہ کے منجانب مادر اوسکی ایام نابالغی مین ہوا ہے ناجائز ہے لیکن مدعی بغیر ادا کرنے زر رہن کے جو اوسکے حصہ پر واجب ہو اور جو رہن اوسکے ماں باپ نے کیا تھا اپنا حصہ نہین پا سکتا نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۷ کتاب اردو نمبر ۱۱ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۷۵ع مرزا پناہ علی بنام سید صادق حسین۔

۶- بلا اجازت عدالت حسب منشاء دفعہ ۱۸ ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ع جو رہن نابالغ کی جائداد کا اوسکے ولی مقررہ ایکٹ مذکور نے کیا ناجائز ہے مرتہن کی نالش مین ولی نے جوابدہی نہ کی اور اوس ڈگری مین جائداد نابالغ نیلام ہو گئی اور خریدار سے تیسرے شخص نے خرید کی اب نابالغ نے واسطے واپسی جائداد کے نالش کی ہے اوسکی نالش سے مرتہن و مشتری کو کوئی محفوظ نہین رہ سکتا۔ اور دفعہ ۲ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۵۹ع عارض نہین ہے۔

سلسلہ کلکتہ جلد ۲ حصہ ۷ یعنی ماہ جولائی سنہ ۱۸۷۷ع صفحہ ۳۰۸ کتاب اردو صفحہ ۳۸۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۸۷۷ع دیبی دیال بنام ہر سہودرائے

۷- ہندو تابع دہرم شاستر متاکشرا خاندان اجمالی نے جائداد غیر منقولہ کو بحالت نابالغی اپنے بیٹون کے رہن کیا مدعی مرتہن نے دعوی نفاذ کفالت جائداد کیا ہے سو اس بات کو ثابت کرنا کہ قرضہ بغرض معقول لیا گیا تھا یا اوسکو وجہ معقول قرضہ دینے کی ظاہر ہوتی تھی ذمہ مرتہن کے ہے۔

سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۱۱ یعنی ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۱ع صفحہ ۵۹ کتاب اردو صفحہ ۳۴۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۸۸۱ع بھیک نراین سنگھ بنام جنک سنگھ

۸- مدعی خریدار نیلام نے نالش دخل اراضی جو بہ قبضہ مدعا علیہ تھی دائر کی مدعا علیہ نے عذر کیا کہ مینے اراضی کو بیوہ مالک سابق سے خرید کیا ہے اور مالک سابق نے اراضی کو رہن کردیا تھا اوس زر رہن کو مینے ادا کیا تھا عدالت ماتحت نے ڈگری بحق مدعی اس بنیاد پر صادر کی کہ چونکہ مالک سابق نے ایک بیٹا نابالغ چھوڑا تھا اور بیوہ نے سارٹیفکیٹ سربراہ کاری

حسب منشای ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۴ع قانون نابالغان متعلقہ بمبئی حاصل نہین کیا
اوسکو اختیار بیع نہ تھا۔ ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ کو بابت
اوس زر رہن کے جو وسنے ادا کیا تھا حق کفالت حاصل ہے مدعی بغیر
ادا ے زر رہن مذکور کے بیع سے مدعا علیہ کو منسوخ نہین کرا سکتا۔
سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۸ یعنی ماہ اگست سنہ ۱۸۷۹ع صفحہ ۴۲۳ کتاب انگریزی
انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۷ فروری سنہ ۱۸۷۹ع نمبر ۴۴ رکنو جی بنام سونی بی اسر

نظایر متعلق مقدمات ترجیح دین مورث بمقابلہ رہن وارث

۱۔ رہن مستدلہ اپیلانٹ بعد نالش زر رہن یا فتنی رسپانڈنٹ قرضخواہ
ذمہ مالک جائداد متوفی کے صرف طرف سے وارث متوفی کے عمل مین آیا
اسلیئے دین مورث پر اوسکو ترجیح نہین ہے۔ نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۱
کتاب اردو نمبر ۳ مورخہ ۳ فروری سنہ ۱۸۵۹ع۔ بابو بنی لال بنام مسماۃ جھجو وغیرہ
۲۔ جبکہ وارثان نے بابت قرضہ مورث کے تمسک جدید لکھدیا تو وہ قرضہ مگی
مورث متصور نہین ہوسکتا تمسک مدعا علیہا بابت ایک تعداد جدید کے ہے
جسے نویسندگان تمسک نے اپنی ذات پر تسلیم کرلیا اور مکان کو اپنی ملکیت
بیان کیا تو وہ جدید متصور اور غیر مرجح ہے اور دعوی مدعی کا برنا تمسک
ماقبل کے واسطے استرداد نیلام مذکور و نیلام کرا پانے اپنے مطالبہ کے جاری ہے
نظیر صدر دیوانی اگرہ صفحہ ۲۳ کتاب اردو نمبر ۳۵ مورخہ ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع
چیون لال بنام موہن لال۔

نظیر متعلق متفرقات تحریر بیعنامہ ظہر رہننامہ کے

لکھا جانا بیعنامہ ظہر رہننامہ پر بحالت ادا ہوجانے زر قیمت بیعنامہ ظہری
قانوناً ناجائز ہے ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۴۷۷ کتاب اردو نمبر ۱۶۹ مورخہ
۱۷ اپریل ۱۸۵۳ع جلسہ کامل ۔ مرزا روح اللہ بیگ بنام سہاسا ہو ۔

نظایر متعلق متفرقات نیلام دوبارہ جائداد مرہونہ

۱ ۔ بحالت نیلام ہوجانے شے مرہونہ کے دوسری ڈگری میں حق کفالت
دوبارہ نیلام ہوسکتا ہے ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۰۳ کتاب اردو
نمبر ۱۷۳ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۸۶۳ع ۔ چھدا سنگہ بنام مریم مسیح ۔ سنے
۲ ۔ اگر جائداد مرہونہ واسطے ایفاے جزو زر رہن ایکدفعہ نیلام ہوتو پھر
واسطے ایفاے بقایا زر رہن کے نیلام نہیں ہوسکتی ۔ نظیر صدر دیوانی
آگرہ صفحہ ۵۳۱۲ کتاب اردو نمبر ۱۸۴ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۸۶۳ عیسوی
بختاور لال بنام حیدر حسین ۔

۳ ۔ جو جائداد ایک مرتبہ سے زیادہ رہن ہوئی ہو اگر بایفاء دعوی مرتہن
اول نیلام کیجاے تو بعلت دعوی مرتہنان مابعد پھر نیلام نہیں ہوسکتی
اور اگر ایسے شخص کی مطالبہ میں نیلام ہو جسکا مطالبہ سب سے پہلے کا نہو
تو وہ جائداد بپابندی مطالبات پہلے کے اور بلاپابندی مطالبات مابعد
نیلام ہوگی ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۶ کتاب اردو نمبر ۶۵ مورخہ

۱۸ ستمبر ۱۸۹۵ع - منوہر لال بنام ہینگا مل -

نظایر متعلق مقدمات خسارہ و نقصان جایداد مرہونہ

۱- مدعا علیہ نے حقوق مرتہنی مدعی کے ہاتھہ فروخت کیے اس شرط پر کہ جو کچھہ نقصان بوجہ مخاصمت یا مقابلہ راہنان مدعی پر عائد ہوگا اوسکو مدعا علیہ ادا کریگا مدعی نے راہن پر نالش کی مگر رہن ثابت نکرسکا تو مقدار خسارہ و نقصان جسکی بنسبت مدعی مستحق ہے قیمت اوس شی کی ہوئی جس سے محروم ہوا نہ تعداد اوس زر رہن کی جو اوسنے ادا کیا -
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۰۷ کتاب اردو صفحہ ۸۲ کتاب انگریزی نمبر ۲۵۶ مورخہ ۹ جولائی ۱۸۸۱ع - مسماۃ پاربتی بنام چمن لال سنگہ -

۲- نالش واحد مین دعوی استقرار استحقاق انفکاک رہن بنام مرتہن اور اشخاص قابض اور دعوی استقرار استحقاق ہرچہ بفرض اسکے کہ ایسا دعوی قابل سماعت ہے شامل کرنا چاہیے تھا کیونکہ اشخاص قابض کو کچھہ سروکار دعوی مرتہنی سے نہ تھا
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ کتاب اردو صفحہ ۷ کتاب انگریزی نمبر ۱۰ مورخہ ۸ مئی ۱۸۸۲ع - کشوری لال بنام گوبند رام -

۳- مرتہن دخیلکار اراضی نے نالش راہن پر واسطے دلا پانے زر رہن کے دائر کی راہن نے بیان کیا کہ مرتہن نے اراضی کو خراب و برباد کردالا ہے یا سپردہ مواخذہ دار ادا اوس معاوضہ کا ہے جسکی مجرائی کا عین راہن تجویز ہوئی کہ حسب منشاء دفعہ ۱۱۱ - ایکٹ ۱۸۸۲ع تعداد معاوضہ مذکور کے

مجرائی دعوی مین نہین ہو سکتی ۔
سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۹ یعنی ماہ ستمبر ۱۸۷۹ع صفحہ ۲۵۲ کتاب انگریزی
انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۵ مارچ ۱۸۷۹ع نمبر ۱۰۳۱ ۔ گہوتہ وہ انام شہرو حسنی بیگم

نظائر متعلق مقدمات حقوق راہن و مرتہن بنسبت درختان

۱ ۔ اگرچہ مدعا علیہ مرتہن قسم رہن بالمحاصل حصہ جائداد مشترکہ کو استحقاق نسبت درختان جنکو اوسنے اوس زمین پر جسپر وہ بذریعہ رہن قابض ہے نصب کیا حاصل نہین ہے لیکن چونکہ وہ شریک جائداد ہے لہذا وہ بنسبت درختان کے شریک متصور ہوگا ۔ نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۶۹۴ کتاب ردو صفحہ ۱۸۱۲ کتاب انگریزی نمبر ۱۶۸۶ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۸۶۹ع بہادر خان بنام کور اہل
۲ ۔ اگر یہ ثابت کرایا جاوے کہ مدعا علیہم مرتہن درخت قطع کرکے لے گئے اور بموجب طریقہ معہودہ زرقیمت مجرا دینے سے انکار کیا تو مدعیان کو مدعا علیہم سے اس نالش فک الرہن مین قیمت اوسکی مجرا دلانا چاہیئے ۔
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۵۲ کتاب اردو صفحہ ۳۶۱ کتاب انگریزی نمبر ۴ مورخہ ۱۵ فروری ۱۸۶۷ع ۔ دریاؤ بنام مہر سنگہ ۔

نظیر متعلق مقدمات مرمت شکست و ریخت جائداد مرہونہ

۱ ۔ جو روپیہ مرتہن اپنی سمجھ سے مناسب جانکر بابت مرمت و ترقی جائداد مرہونہ کے خرچ کرے اوس سب روپیہ کا ذمہ راہن عائد کرنا مرتہن کا بلا قرارداد

روا نہین ہے خواہ وہ روپیہ مرتہن خود اپنی خوشی سے یا بموجب کسی حکم حاکم کے جسکی تعمیل اوسکے اوپر قانونًا لازم ہو خرچ کرے مگر مرتہن خرچ ضروری مرمت راہن پر عائد کرسکتا ہے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۰۴ کتاب اردو وصفحہ ۱۷ کتاب انگریزی نمبر ۲۳۷ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۸۸۵ع - امیر اللہ بنام مداس

نظیر متعلق مقدمات رہن منجانب دیوالیہ

ا - اگر منا لال دیوالیہ مقروض مدعیان جو رشتہ دار اوسکے ظاہر کیے گئے ہین پایا جاوے اور مدعیون نے اوسسے ضمانت اپنے قرضہ کی بہ رہن جائداد بہ تشدد یا بلا تشدد لی ہو تو وہ ناجائز نہین ہوسکتی - کوئی امر مانع اسکا نہین ہے کہ ایک قرضخواہ دیگر قرضخواہون پر غلبہ حاصل کرے -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۷ کتاب اردو و ۳۴ کتاب انگریزی نمبر ۱۴۰۳ مورخہ ۷ جنوری ۱۸۸۶ع - بلدیو داس بنام منا لال -

نظایر متعلق مقدمات رہن نزادہ و اسٹیٹ و بھٹہ وغیرہ

ا - اگر تمسکات کی کفالت مین صرف لفظ بھٹہ لکھا ہوا ور اوس لفظ کی واجبی یہ تعبیر قایم ہوسکے کہ جو مال اوسوقت بھٹہ مین موجود تھا شامل اوسکے سمجھا جاوے تو مدعی مستحق ڈگری کا ہے -

نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۵ کتاب اردو وصفحہ ۲۷ کتاب انگریزی نمبر ۱۴۰۹ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۸۸۶ع - گجادھر پرشاد بنام کنھیا لال

۴ - بوجہ نامقبول ہونے نزاوہ یا انہیون کے اون تمسکات مین جنکی بنا پر مدعی کے حق مین ڈگری صادر ہوئی تھی مدعی کو یہ حق حاصل ہوا کہ جائداد مکفولہ یا زر رہن اوسکا بابت ادعوی ڈگری شدہ اوسکی یہ ترجیح مطالبہ ماقبل دیگر قرضخواہ جو اوپر جائداد مذکور کے ہو لگایا جاسے - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۰ کتاب اردو وصفحہ ۲۵ کتاب انگریزی نمبر ۱۹ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۹۶ع - گجادہر پرشاد بنام الہی بخش

نظائر متعلق مقدمات خرچہ معاملات رہن

۱ - مرتہن مطابق قاعدہ عام کے خرچہ صرف بمقدار اوس حق کے جسکی اوسنے جوابدہی کی پاویگا - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۶ کتاب اردو وصفحہ ۸ کتاب انگریزی نمبر ۳۰ مورخہ ۴ فروری ۱۸۹۶ع - جیون پنڈا بنام مسماۃ سونا کنور

۲ - اگرچہ از روے قاعدہ عام کے مرتہن کو خرچہ جو اوسکو بغرض نفاذ کفالت کے عائد ہوا ہو ملسکتا ہے لیکن نہ ایسی صورت مین کہ جب عدالت ماتحت کل یا جزو خرچہ دلانے سے انکار کرے اور اگر ایسا انکار کیا جاسے تو عدالت اپیل کی طرف سے دست اندازی نہین ہوسکتی -

سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۷ یعنی ماہ جولائی ۱۸۹۶ع صفحہ ۲۰۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۳ مورخہ ۷ فروری ۱۸۹۶ع - جی کاردیل ہو بنام لقمن بی بی

۳ - ڈگری مقدمہ انفکاک رہن مین یہ حکم تھا کہ مدعی زاہن زر رہن اور سود مدعا علیہ کو ادا کرے اور مدعا علیہ مدعی کو خرچہ نالش ادا کرے - تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق مجرا پانے اپنے خرچہ کا زر رہن مین سے جسکے ادا کرنے کا وہ حسب حکم

ڈگری کے مواخذہ دار تھا ہے گو کوئی دعوی اثر فی مدعا علیہ کا بمقابلہ مدعا علیہ
بہ نسبت خرچہ مدعا علیہ کے ہو۔
سلسلہ کلکتہ جلد ۴ حصہ ۹ یعنی ماہ ستمبر ۱۸۷۹ع صفحہ ۲۴۲ کتاب انگریزی انڈین
لا رپورٹ مورخہ ۱۰ اردو ۲۵ مارچ ۱۸۷۹ع - برجنا تھ داس بنام جگرناتھ

نظائر متعلق مقدمات رہن اشیائے منقولہ

۱- صاحب جج نے یہ تصور کرنے مین غلطی کی ہی کہ رہن اشیای منقولہ کا زبانی
نہین ہو سکتا صاحب جج کی یہ تجویز بھی غلط ہے کہ دیا جانا قبضہ کا مرتھن کو
واسطے جواز ایسے رہن کے ضرور ہے۔ اگر یہ ثابت ہو کہ رہن بہ نیک نیتی عمل
مین آیا تو گو جائداد مرہونہ قبضہ راہن مین چھوڑی گئی ہو تائید رہن کی ہو سکتی ہے
نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۷۵ کتاب اردو و صفحہ ۱۷ کتاب انگریزی نمبر
۲۶۵۳ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۸۶۸ع - شیام سندر بنام خیا دہنا-
۲- (الف) نے کچھ تخم نیل (ب) کے ہاتھ جو مالک ایک کارخانہ تخم نیل کا
تھا فروخت کیا کارخانہ مذکور کا (ج) مرتھن تھا اقرار نامہ بیع مین کوئی ذکر
رہن فصل نیل یا پیداوار کا بطور کفالت اوسکی قیمت کے نتھا لہذا (الف)
کی نالش مین (ج) مرتھن جسنے از روے ڈگری اپنے رہن کے دخل کا حاصل
پر حاصل کیا قابل مواخذہ نہین ہے اور نہ از روے رواج کے کوئی کفالت
کارخانہ مذکور یا پیداوار نیل پر بابت کسی قرضہ کارخانہ مذکور کی عائد ہو سکتی ہے
سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۵ یعنی ماہ مئی ۱۸۷۸ع صفحہ ۱۳۲ کتاب انگریزی انڈین

لا رپورٹ مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۷۷ء منوہر داس بنام گنا ٹن۔

۳۔ مری نے دوارکاناتھ متر سے تحریر پر ہیا سیری نوٹ قرض لیا اور واسطے اطمینان کی اپنی گھڑیاں مکفول کردیں مال مرہونہ کئی مہینے تک دوارکاناتھ متر کے پاس رہا پھر اوسنے مال مرہونہ کو حوالہ مری اس غرض سے کردیا کہ اوسکو وہ کمیشن پر نیلام کرکے زر ثمن زر قرضہ کی بابت دوارکاناتھ کی مری نے مال انکو گروی رکھ لیا اور روپیہ میں سے کسیقدر بجنسہ ادا اور باقی جو رہا وہ مری کو دیوالیہ ہونے پر افیشل اسنی کے قبضہ میں آیا۔ تجویز ہوئی کہ قبضہ افیشل اسنی درست کر اور دوارکاناتھ متر کا حق اوسوقت زائل ہوگیا جب مال اوسکے قبضہ سے نکل گیا۔ سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۲ یعنی ماہ فروری ۱۸۷۸ء صفحہ ۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۱ و ۲۴ اگست ۱۸۷۷ء۔ مری انسالونٹ۔

۴۔ ایک عورت نے کچھ مال اپنے نوکر کے سپرد کیا نوکر نے اوسکو رہن کردیا۔ تجویز ہوئی کہ از روے دفعہ ۱۷۸۔ ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء قانون معاہدہ کی تحویل یا امانتی بلا اوسکے ملازم قابض مال متصور نہیں ہوسکتا۔ سلسلہ کلکتہ جلد ۴ حصہ ۶ یعنی ماہ جون ۱۸۷۹ء صفحہ ۹۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۳۱۰ مورخہ ۴ جولائی ۱۸۷۸ء بدومتی دیبی بنام سیتارام و بدومتی دیبی بنام شوپال داس ملک۔

نظایر متعلق معاملات رہن منجانب بعض شرکا جنکی پابندی جملہ شرکا کو لازم ہے

۱۔ خیدپٹی داران ذمہ وار زر رہن بقدر حصص اپنے قرار دیے گئے گو نام شرکان شریک دستاویز نہ تھے کیونکہ یہ امر ثبوت ہوا کہ زر رہن سے اونکے حصہ کا بھی فائدہ ہوا ہے نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۲۴ کتاب اردو نمبر ۹۵ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۸۶۱ء

سیام سندر لال بنام بہادر سنگھ۔

۳۔ تین اہالی خاندان غیر منقسمہ ہنود نے رہننامہ بنام مدعی لکھدیا چند گرہ یا
اہالی خاندان غیر مقران رہننامہ نے بعد رہننامہ کے جائداد کو ایک ڈگری میں
نیلام کرایا مدعی کے لڑکے نے جو شامل شریک خاندان تھا حصہ مذکور خرید کیا۔
تجویز ہوئی کہ رہن موسومہ مدعی کا جائز ہے اور اسکی پابندی اشخاص غیر مقران سابق وجوہ
پر بھی واجب ہے سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۱۲ یعنی ماہ دسمبر ۱۸۷۹ء صفحہ ۵۰۷ کتاب انگریزی
انڈین لا رپورٹ مورخہ ۸ جولائی ۱۸۷۸ء آر ایس جوشی بنام ایل بی جوشی۔

نظیر متعلق مقدمات رہن منجانب وارث سارٹیفکیٹ یافتہ

۱۔ جب کوئی شخص جسکو سارٹیفکیٹ حسب منشاء ایکٹ ۲۷ ۱۸۶۰ء بغرض وصول
قرضہ جات ہندو متوفی کے عطا کیا گیا ہو لیکن اوسکو کوئی حصہ یا حق ترکہ مذکور
میں حاصل نہو کچھ روپیہ بغرض ادا کرنے قرضہ ذمگی ترکہ مذکور کے لیوے اور جائداد
مذکور کو واسطے ادائے قرضہ مذکور کے مکفول کر دیوے تو۔ تجویز ہوئی کہ دائن بوجہ
کارروائیات شخص مذکور کے دعوی ولا پانے اوسی روپیہ کا جو وسی شخص مذکور کو دیا ہو ورثان ترکہ متوفی پر
نہیں کر سکتا گو مذکور ادائے قرضہ جات متوفی میں لگایا بھی گیا ہو سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۱ صفحہ ۵۲۳
کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ یکم دسمبر ۱۸۷۹ء۔ نمبر ۱۶۱ مسماۃ مینا بنام بالکرام

تمام شد رسالہ ہذا